خاندانی خوشی کا راز

خاندانی خوشی کا راز

خاندان قدیم ترین انسانی ادارہ ہے جو آجکل مشکلات کا شکار ہے۔ نوعمروں میں منشیات کے ناجائز استعمال اور جنسی بداخلاقی میں خوفناک اضافہ، طلاق کی جدید وبا اور خانگی تشدد، سنگل پیرنٹ فیملیز [ماں یا باپ کے بغیر خاندان] میں دھماکا خیز اضافہ اور کئی دیگر تشویشناک مسائل بعض لوگوں کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیتے ہیں کہ آیا یہ ادارہ قائم رہیگا۔

کیا ہمارے زمانے میں بھی ایک خاندان کے لئے اپنے اراکین کے لئے ایک مستحکم اور تعلیم و تربیت کا ماحول فراہم کرنا ممکن ہے؟ جی ہاں، بشرطیکہ خاندان کے اراکین خاندانی خوشی کے حقیقی راز سے واقف ہوں۔ یہ راز پوشیدہ نہیں ہے۔ یہ صدیوں سے آزمودہ اور کامیاب ہے۔ یہ راز کیا ہے؟ اِسکا جواب خاندانی خوشی کا راز کتاب دیتی ہے۔ یہ کتاب اس بات کے ثبوت میں عملی نمونے بھی پیش کرتی ہے کہ کیسے یہ ”راز“ بیشتر مشکل ترین خاندانی مسائل کو حل کرنے میں مدد دے سکتا ہے۔ کیا آجکل کوئی ایسا شخص ہے جسے ایسی معلومات کی ضرورت نہیں ہے؟

خاندانی خوشی کا راز

فہرستِ مضامین

باب		صفحہ
۱	کیا خاندانی خوشی کا کوئی راز ہے؟	۵
۲	ایک کامیاب شادی کیلئے تیاری کرنا	۱۳
۳	ایک پائدار شادی کیلئے دو کُنجیاں	۲۷
۴	آپ ایک گھرانے کا انتظام کیسے کر سکتے ہیں؟	۳۹
۵	اپنے بچے کی بچپن سے تربیت کریں	۵۱
۶	اپنے جواں سال بچے کی نشوونما پانے میں مدد کریں	۶۴
۷	کیا گھر میں کوئی باغی ہے؟	۷۶
۸	اپنے خاندان کو تباہ کُن اثرات سے بچائیں	۹۰
۹	والدین میں سے ایک پر مشتمل خاندان کامیاب ہو سکتے ہیں!	۱۰۳
۱۰	جب خاندان کا کوئی فرد بیمار ہے	۱۱۶
۱۱	اپنے گھرانے میں میل ملاپ قائم رکھیں	۱۲۸
۱۲	آپ خاندان کو نقصان پہنچانے والے مسائل پر غالب آسکتے ہیں	۱۴۲
۱۳	اگر شادی ٹوٹنے کے مرحلے میں ہے	۱۵۳
۱۴	ایک ساتھ بوڑھے ہونا	۱۶۳
۱۵	اپنے عمر رسیدہ والدین کی عزت کرنا	۱۷۳
۱۶	اپنے خاندان کیلئے ایک پائدار مستقبل محفوظ کر لیں	۱۸۳

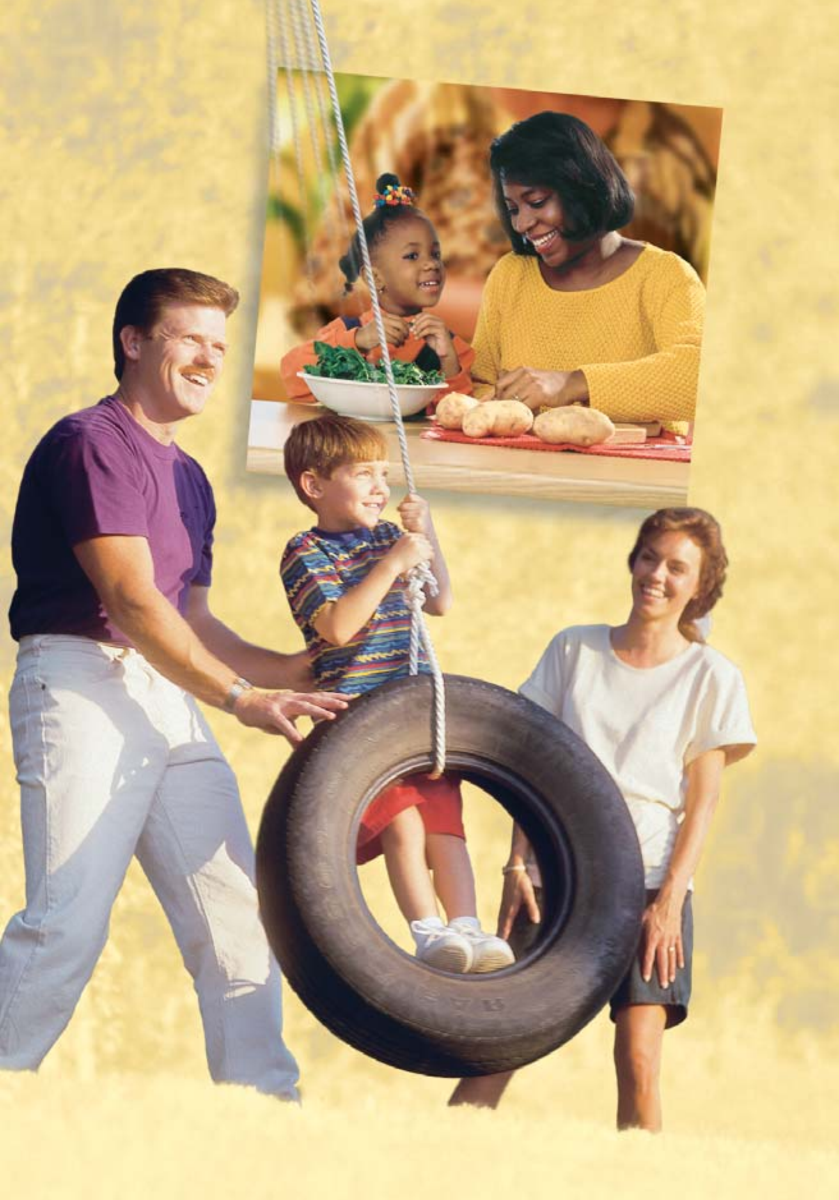

باب ایک

کیا خاندانی خوشی کا کوئی راز ہے؟

خاندان زمین پر قدیم ترین ادارہ ہے، اور یہ انسانی معاشرے میں نہایت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ پوری تاریخ کے دوران، مستحکم خاندانوں نے مستحکم معاشرے تشکیل دینے میں مدد دی ہے۔ پُختہ بالغ بننے کیلئے بچوں کی پرورش کرنے کی خاطر خاندان بہترین انتظام ہے۔

۲ ایک خوشحال خاندان تحفظ اور سلامتی کا گہوارہ ہے۔ لمحہ بھر کیلئے مثالی خاندان کا تصور کریں۔ اپنے شام کے کھانے کے دوران، خیال رکھنے والے والدین اپنے بچوں کیساتھ بیٹھتے

---

۱. انسانی معاشرے میں مستحکم خاندان کیوں اہم ہیں؟

۲-۵. (ا) اُس تحفظ کی وضاحت کریں جو ایک بچہ خوشحال خاندان میں محسوس کرتا ہے۔ (ب) بعض خاندانوں سے کن مسائل کی رپورٹ ملی ہے؟

اور دِن بھر کے واقعات پر بات چیت کرتے ہیں۔ بچے جوش و خروش سے باتیں کرتے ہیں جب وہ سکول میں واقع ہونے والی باتوں کی بابت اپنی ماں یا باپ کو بتاتے ہیں۔ آرام کرنے کیلئے اکٹھے گزارہ گیا وقت ہر ایک کو گھر سے باہر ایک اَور دن کیلئے تازہ دم کرتا ہے۔

۳ ایک خوشحال خاندان میں، بچہ جانتا ہے کہ جب وہ بیمار پڑتا ہے تو اُس کی ماں اور باپ شاید اُس کے سرہانے رات کے دوران باری باری اُس کی تیمارداری کرینگے۔ وہ جانتا ہے کہ وہ اپنی ناتجربہ کار زندگی کے مسائل کیساتھ اپنی ماں یا باپ کے پاس جا سکتا اور مشورت اور مدد حاصل کر سکتا ہے۔ جی ہاں، بچہ اپنے والدین کیساتھ محفوظ محسوس کرتا ہے خواہ باہر کی دُنیا مسائل سے کتنی ہی بھری پڑی ہو۔

۴ جب بچے جوان ہو جاتے ہیں تو وہ عموماً شادی کر لیتے ہیں اور اُنکا ایک اپنا خاندان ہوتا ہے۔ ایک مشرقی ضرب‌المثل بیان کرتی ہے، ”جب ایک شخص کا اپنا بچہ ہوتا ہے تو اُسے احساس ہوتا ہے کہ وہ اپنے والدین کا کسقدر مقروض ہے۔“ محبت اور احسانمندی کے گہرے احساس کیساتھ، بالغ بچے اپنے ذاتی خاندانوں کو خوشحال بنانے کی کوشش کرتے ہیں اور وہ اِس وقت بوڑھے والدین کی دیکھ بھال بھی کرتے ہیں، جو اسباط کی صحبت سے خوش ہوتے ہیں۔

۵ شاید اِس وقت آپ سوچ رہے ہیں: 'ہاں، مَیں اپنے خاندان سے محبت رکھتا ہوں، لیکن یہ ویسا نہیں ہے جس کا ابھی ذکر کیا گیا ہے۔ میرے اور میری رفیقِ‌حیات کے مختلف جدوَل ہیں اور بمشکل ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ ہم زیادہ‌تر پیسے کے مسائل پر ہی بات چیت کرتے ہیں۔' یا آپ کہتے ہیں، 'میرے بچے اور اسباط ایک دوسرے قصبے میں رہتے ہیں، اور مجھے اُن سے ملنے کا کبھی موقع ہی نہیں ملتا؟' جی ہاں، ایسی حالتوں کا سامنا کرنے والوں کی، اکثر قابو سے باہر وجوہات کی بنا پر، عام طور پر خاندانی زندگی مثالی نہیں ہے۔ اِسکے باوجود، بعض لوگ خوشحال خاندانی زندگیاں گزارتے ہیں۔ کیسے؟ کیا خاندانی خوشی کا کوئی راز ہے؟ جواب ہے جی ہاں۔ لیکن یہ بحث کرنے سے پہلے کہ یہ ہے کیا، ہمیں ایک اہم سوال کا جواب دینا چاہئے۔

ایک خاندان کیا ہے؟

۶ مغربی ممالک میں، بیشتر خاندان باپ، ماں اور بچوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ دادا دادی یا نانا نانی شاید اپنے ذاتی گھروں میں رہتے ہیں جبتک کہ وہ رہ سکتے ہیں۔ اگرچہ زیادہ دُور کے رشتےداروں کے ساتھ رابطہ تو رکھا جاتا ہے، لیکن اِن کے سلسلے میں ذمہ داریاں محدود ہوتی ہیں۔ بنیادی طور پر، یہی مرکزی خاندان ہے جس پر ہم اِس کتاب میں بحث کرینگے۔ تاہم، حالیہ برسوں میں دیگر قسم کے خاندان بھی کافی عام ہو گئے ہیں۔سنگل پیرنٹ فیملی [والدین میں سے ایک (ماں یا باپ) پر مشتمل خاندان]، سوتیلا خاندان، اور ایسا خاندان جس میں والدین کسی نہ کسی وجہ سے اکٹھے نہیں رہتے۔

۷ بعض تہذیبوں میں توسیعی خاندان عام ہے۔ اِس بندوبست میں، اگر ممکن ہو تو بڑے بوڑھوں کی دیکھ بھال حسبِ معمول اُنکے بچے کرتے ہیں، اور قریبی تعلقات اور ذمہ داریوں کو دُور کے رشتےداروں تک بڑھا دیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر، شاید خاندان کے افراد اپنے بھائی بہنوں کے بچوں، یا زیادہ دُور کے رشتےداروں کی معاونت، پرورش کرنے اور تعلیم کے اخراجات برداشت کرنے میں بھی مدد کرتے ہیں۔ اِس اشاعت میں زیرِبحث آنے والے اصولوں کا اطلاق توسیعی خاندانوں پر بھی ہوتا ہے۔

دباؤ کے تحت خاندان

۸ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آجکل خاندان کی حالت بدلتی جا رہی ہے—بہتری کے لئے نہیں۔ ایک مثال بھارت سے دیکھی گئی ہے، جہاں ایک بیوی شاید اپنے شوہر کے خاندان کے ساتھ رہتی ہے اور گھر میں اپنی ساس سُسر کے زیرِہدایت کام کرتی ہے۔ تاہم، آجکل، بھارتی بیویوں کیلئے گھر سے باہر ملازمت تلاش کرنا غیرمعمولی بات نہیں ہے۔ پھر بھی

---

۶. اِس کتاب میں کس قسم کے خاندانوں پر بحث کی جائیگی؟

۷. توسیعی خاندان کیا ہے؟

۸، ۹. بعض ممالک میں کونسے مسائل یہ ظاہر کرتے ہیں کہ خاندان میں تبدیلی آ رہی ہے؟

ظاہراً اُن سے گھر میں اپنے روایتی کردار ادا کرنے کی بھی توقع کی جاتی ہے۔ متعدد ممالک میں اُٹھایا جانے والا سوال یہ ہے کہ خاندان کے دیگر افراد کے مقابلے میں باہر ملازمت کرنے والی عورت سے گھر کے اندر کتنا کام کرنے کی توقع کی جانی چاہئے؟

۹ مشرقی معاشروں میں، مضبوط توسیعی خاندانی تعلقات روایتی ہیں۔ تاہم، مغربی طرز کی انفرادیت اور معاشی مسائل کے دباؤ کے زیرِاثر، روایتی توسیعی خاندان کمزور پڑتا جا رہا ہے۔ اِسلئے، بہتیرے لوگ خاندان کے عمررسیدہ افراد کی دیکھ بھال کو ایک فرض یا استحقاق کے طور پر خیال کرنے کی بجائے ایک بوجھ سمجھتے ہیں۔ بعض عمررسیدہ والدین کیساتھ بدسلوکی کی جاتی ہے۔ واقعی، بوڑھوں سے بدسلوکی اور بےاعتنائی آجکل بہت سے ممالک میں عام ہے۔

۱۰ طلاق بازی بڑی تیزی سے عام ہوتی جا رہی ہے۔ سپین میں ۲۰ویں صدی کے آخری دہے کے شروع سے طلاق کی شرح ۸ شادیوں میں سے ۱ تک بڑھ گئی—صرف ۲۵ سال پہلے ۱۰۰ میں سے ۱، ایک بڑی جست۔ رپورٹ کے مطابق یورپ میں طلاق کی بلندترین شرح برطانیہ میں ہے (۱۰ میں سے ۴ شادیوں کے ناکام ہونے کی توقع کی جاتی ہے)، والدین میں سے ایک پر مشتمل خاندانوں کی تعداد میں اضافہ اچانک سامنے آیا ہے۔

۱۱ جرمنی میں بہتیرے لوگ روایتی خاندان کو یکسر ترک کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ ۱۹۹۰ کے دہے نے تمام جرمن گھرانوں کے ۳۵ فیصد کو ایک فرد پر مشتمل اور ۳۱ فیصد کو صرف دو اشخاص پر مشتمل دیکھا۔ فرانسیسی بھی اکثر کم شادیاں کرتے ہیں، اور جو شادی کرتے بھی ہیں پہلے کی نسبت اَور زیادہ جلدی طلاق دیتے ہیں۔ لوگوں کی بڑھتی ہوئی تعداد شادی کی ذمہ داریوں کے بغیر اکٹھے رہنے کو ترجیح دیتی ہے۔ اِسی طرح کے رجحانات تمام دُنیا میں دکھائی دیتے ہیں۔

۱۲ بچوں کی بابت کیا ہے؟ ریاستہائے متحدہ اور بہت سے دیگر ممالک میں، زیادہ سے

۱۰، ۱۱. کونسے حقائق ظاہر کرتے ہیں کہ یورپی ممالک میں خاندان میں تبدیلی آ رہی ہے؟
۱۲. جدید خاندان میں تبدیلیوں کی وجہ سے بچے کس طرح تکلیف اُٹھاتے ہیں؟

زیادہ بچے شادی کے بندھن کے بغیر پیدا ہوتے ہیں، بعض کم سِن نوعمروں سے۔ بہت سی نوعمر لڑکیاں کئی ایک بچے پیدا کرتی ہیں جنکے والد مختلف ہوتے ہیں۔ تمام دُنیا سے رپورٹیں ظاہر کرتی ہیں کہ لاکھوں بے خانماں بچے سڑکوں پر مارے مارے پھرتے ہیں؛ بہتیرے بدسلوکی کرنے والے گھروں سے بھاگے ہوئے ہیں یا ایسے خاندانوں سے نکال دیئے گئے ہیں جو مزید اُنکی کفالت نہیں کر سکتے۔

۱۳ جی ہاں، خاندان بحران کا شکار ہے۔ جو کچھ پہلے بیان کِیا گیا ہے اُس کے علاوہ، عنفوانِ شباب کی بغاوت، بچوں کیساتھ بدسلوکی، رفیقِ حیات کیطرف سے تشدد، شراب خواری، اور دیگر تباہ کُن مسائل بہت سے خاندانوں کی خوشی چھین لیتے ہیں۔ بچوں اور بالغوں کی بڑی تعداد کیلئے، خاندان جائے تحفظ ہونے سے کہیں بعید ہے۔

۱۴ خاندانی بحران کیوں؟ بعض موجودہ خاندانی بحران کا الزام عورت کے ملازمت کے میدان میں اُترنے پر لگاتے ہیں۔ دیگر آجکل کی اخلاقی تنزلی کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اور مزید وجوہات بھی بیان کی گئی ہیں۔ تقریباً دو ہزار سال پہلے، ایک مشہور وکیل نے پیشگوئی کی کہ بہت سے دباؤ خاندان پر مشکل لائینگے، جب اُس نے لکھا: ”اخیر زمانہ میں بُرے دن آئیں گے۔ کیونکہ آدمی خودغرض۔ زردوست۔ شیخی باز، مغرور۔ بدگو۔ ماں باپ کے نافرمان۔ ناشکر۔ ناپاک۔ طبعی محبت سے خالی۔ سنگدل۔ تہمت لگانے والے۔ بےضبط۔ تند مزاج۔ نیکی کے دشمن۔ دغاباز۔ ڈھیٹھ۔ گھمنڈ کرنے والے۔ خدا کی نسبت عیش وعشرت کو زیادہ دوست رکھنے والے ہونگے۔“ (۲-تیمتھیس ۳:‏۱-۴) کیا کوئی شک کریگا کہ یہ الفاظ آجکل تکمیل پذیر ہیں؟ ایسی حالتوں والی دُنیا میں، کیا یہ کوئی حیرانی کی بات ہے کہ بہت سے خاندان بحران کا شکار ہیں؟

---

۱۳. کونسے عام مسائل خاندانوں کی خوشی چھین لیتے ہیں؟

۱۴. (ا) بعض لوگوں کے مطابق، خاندانی بحران کی کیا وجوہات ہیں؟ (ب) پہلی صدی کے ایک وکیل نے آجکل کی دُنیا کو کیسے بیان کِیا، اور اُسکے الفاظ کی تکمیل کا خاندانی زندگی پر کیا اثر پڑا ہے؟

خاندانی خوشی کا راز

۱۵ خاندان میں خوشی کیسے حاصل کریں اِسکی بابت مشورت ہر طرف سے پیش کی جاتی ہے۔ مغرب میں عملی ہدایت اور نصیحت فراہم کرنے والی کُتب اور رسائل کا غیرمختتم سلسلہ مشورت پیش کرتا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ انسانی مشیر ایک دوسرے کی تردید کرتے ہیں، اور جو مشورت آج عملی ہے کل ناقابلِ عمل خیال کی جا سکتی ہے۔

۱۶ لہٰذا، ہم قابلِ اعتماد خاندانی راہنمائی کہاں تلاش کر سکتے ہیں؟ ہاں تو، کیا آپ کوئی ۱،۹۰۰ سال پہلے مکمل ہونے والی کتاب سے توقع رکھیں گے؟ یا کیا آپ محسوس کریں گے کہ اِس طرح کی کتاب مکمل طور پر متروک ہوگی؟ سچ تو یہ ہے کہ خاندانی خوشی کا حقیقی راز اِسی طرح کے ماخذ میں پایا جاتا ہے۔

۱۷ وہ ماخذ بائبل ہے۔ تمام تر ثبوت کے مطابق، خدا خود اِس کا الہام بخشنے والا ہے۔ بائبل میں ہم درج ذیل بیان پاتے ہیں: "ہر ایک صحیفہ جو خدا کے الہام سے ہے تعلیم اور الزام اور اصلاح اور راستبازی میں تربیت کرنے کیلئے فائدہ مند بھی ہے۔" (۲-تیمتھیس ۳:۱۶) اِس اشاعت میں ہم آپکی حوصلہ‌افزائی کرینگے کہ آجکل خاندانوں کو درپیش دباؤ اور مسائل کا مقابلہ کرتے وقت غور کریں کہ 'اصلاح کرنے' میں بائبل آپکی مدد کیسے کر سکتی ہے۔

۱۸ اگر آپ اِس امکان کو مسترد کرنے کی طرف مائل ہیں کہ بائبل خاندانوں کو خوشحال بنانے میں مدد فراہم کر سکتی ہے تو اِس بات پر غور کریں: جس نے بائبل کا الہام بخشا وہی شادی کے بندوبست کا بانی ہے۔ (پیدایش ۲:۱۸-۲۵) بائبل بیان کرتی ہے کہ اُس کا نام یہوواہ ہے۔ (زبور ۸۳:۱۸) وہ خالق اور 'باپ' ہے 'جس سے آسمان اور زمین کا ہر خاندان نامزد ہے۔' (افسیوں ۳:۱۴، ۱۵) یہوواہ نے نوعِ انسانی کے آغاز ہی سے خاندانی زندگی کا مشاہدہ کیا

۱۵-۱۷. اِس کتاب میں، کس بااختیار ہستی کی طرف توجہ مبذول کرائی جائے گی جس کے پاس خاندانی خوشی کا راز ہے؟

۱۸. شادی کے سلسلے میں مشورت کے طور پر بائبل کو ایک سند کے طور پر تسلیم کرنا کیوں معقول ہے؟

ہے۔ وہ اُن مسائل سے واقف ہے جو پیدا ہو سکتے ہیں اور اُنہیں حل کرنے کیلئے مشورت دی ہے۔ پوری تاریخ کے دوران، جنہوں نے اپنی خاندانی زندگی میں خلوصدلی سے بائبل اصولوں کا اطلاق کِیا ہے اُنہوں نے زیادہ خوشی حاصل کی ہے۔

۱۹ مثال کے طور پر، انڈونیشیا میں ایک خاتونِ خانہ بڑی زبردست قمار باز تھی۔ سالہاسال تک اُس نے اپنے تین بچوں سے غفلت برتی اور اپنے شوہر سے مستقل جھگڑتی رہتی تھی۔ ایسی صورتحال میں اُس نے بائبل کا مطالعہ شروع کر دیا۔ جو کچھ بائبل نے بیان کِیا ہے وہ خاتون بتدریج اُس پر ایمان لے آئی۔ جب اُس نے اُسکی مشورت کا اطلاق کِیا تو وہ ایک بہتر بیوی بن گئی۔ بائبل اصولوں پر مبنی، اُسکی کاوشیں، اُسکے پورے خاندان کیلئے بڑی خوشی کا سبب بنیں۔

۲۰ سپین سے ایک خاتونِ خانہ بیان کرتی ہے: ”ہماری شادی کو ابھی ایک سال ہوا تھا کہ ہم سنگین مسائل سے دوچار ہو گئے۔“ اُسکی اور اُسکے شوہر کی بیشتر باتیں مشترک نہیں تھیں اور وہ بہت کم بات چیت کرتے ماسوائے اُس وقت جب وہ جھگڑتے تھے۔ ایک چھوٹی بیٹی ہونے کے باوجود بھی، اُنہوں نے باضابطہ علیٰحدگی اختیار کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ تاہم، اِس سے پیشتر کہ یہ واقع ہوتا اُنکی حوصلہافزائی کی گئی کہ بائبل کا جائزہ لیں۔ اُنہوں نے شادی شُدہ مردوں اور عورتوں کیلئے اِسکی مشورت کا مطالعہ کِیا اور اِسکا اطلاق کرنا شروع کر دیا۔ جلد ہی وہ پُرامن طور پر بات چیت کر سکتے تھے اور اُنکا چھوٹا سا خاندان پُرمسرت طور پر متحد ہو گیا۔

۲۱ بائبل عمررسیدہ لوگوں کی بھی مدد کرتی ہے۔ مثال کے طور پر، ایک جاپانی جوڑے کے تجربے پر غور کریں۔ شوہر تُندمزاج تھا اور بعض اوقات متشدّد بھی۔ پہلے اِس جوڑے کی بیٹیوں نے اپنے والدین کی مخالفت کے باوجود بائبل کا مطالعہ کرنا شروع کِیا۔ اِسکے بعد، شوہر بیٹیوں کے ساتھ شامل ہو گیا، لیکن بیوی نے مخالفت جاری رکھی۔ تاہم، سالوں کے دوران، اُس نے اپنے خاندان پر بائبل اصولوں کے اچھے اثر کو دیکھا۔ اُسکی بیٹیوں نے اُسکا خوب خیال رکھا، اور اُس کا شوہر نہایت نرم مزاج بن گیا۔ ایسی تبدیلیوں نے عورت کو اپنے طور پر بائبل کا جائزہ

۱۹-۲۱. شادی کے مسائل کو حل کرنے کے سلسلے میں بائبل کی قوت کی بابت جدید تجربات کیا ظاہر کرتے ہیں؟

لینے کی تحریک دی، اور اِسکا اُس پر ویسا ہی اچھا اثر ہوا۔ اِس عمر رسیدہ خاتون نے بارہا بیان کیا: ”ہم حقیقی شادی شُدہ جوڑا بن گئے۔“

۲۲ یہ افراد اُس جمِ غفیر میں شامل ہیں جنہوں نے خاندانی خوشی کا راز معلوم کر لیا ہے۔ اُنہوں نے بائبل کی مشورت کو قبول کِیا ہے اور اِسکا اطلاق کِیا ہے۔ یہ سچ ہے کہ وہ بھی سب کی طرح اِسی تشدّد، بداخلاق، معاشی دباؤ کے تحت دُنیا میں رہتے ہیں۔ علاوہ‌ازیں، وہ ناکامل ہیں، لیکن وہ خاندانی بندوبست کے بانی کی مرضی بجالانے کی کوشش کرنے میں خوشی پاتے ہیں۔ جیسے کہ بائبل بیان کرتی ہے، یہوواہ خدا ہی ہے جو ”تجھے مفید تعلیم دیتا [ہے] اور تجھے اُس راہ میں جس میں تجھے جانا ہے لے چلتا [ہے]۔“—یسعیاہ ۴۸:۱۷۔

۲۳ اگرچہ بائبل تقریباً دو ہزار سال پہلے مکمل ہوئی تھی، تو بھی اِس کی مشورت واقعی جدید ہے۔ علاوہ‌ازیں، اِسے تمام لوگوں کے لئے لکھا گیا تھا۔ بائبل کوئی امریکی یا مغربی کتاب نہیں ہے۔ یہوواہ نے ”ایک ہی اصل سے آدمیوں کی ہر ایک قوم . . . پیدا کی،“ اور وہ سب جگہ کے انسانوں کی ساخت سے واقف ہے۔ (اعمال ۱۷:۲۶) بائبل اصول ہر ایک کیلئے کارگر ثابت ہوتے ہیں۔ اگر آپ اُن کا اطلاق کرتے ہیں تو آپ کو بھی خاندانی خوشی کا راز معلوم ہو جائے گا۔

۲۲، ۲۳. اپنی خاندانی زندگی میں خوشی حاصل کرنے کے لئے بائبل تمام قومی پس منظر کے لوگوں کی مدد کیسے کرتی ہے؟

کیا آپ اِن سوالوں کا جواب دے سکتے ہیں؟

آجکل خاندان کیساتھ کیا واقع ہو رہا ہے؟—۲-تیمتھیس ۳:۱-۴۔

خاندانی بندوبست کا آغاز کس نے کِیا؟—افسیوں ۳:۱۴، ۱۵۔

خاندانی خوشی کا راز کیا ہے؟—یسعیاہ ۴۸:۱۷۔

باب دو

ایک کامیاب شادی کیلئے تیاری کرنا

کسی عمارت کی تعمیر پوری تیاری کا تقاضا کرتی ہے۔ بنیاد ڈالے جانے سے پہلے، زمین حاصل کی جانی چاہئے اور نقشے تیار کئے جانے چاہئیں۔ تاہم، کچھ اَور بھی ضروری ہے۔ یسوؔع نے کہا: ”تم میں سے ایسا کون ہے کہ جب وہ ایک برج بنانا چاہے تو پہلے بیٹھ کر لاگت کا حساب نہ کر لے کہ آیا میرے پاس تیار کرنے کا سامان ہے یا نہیں؟“—لوقا ۱۴:۲۸۔

۱، ۲. (ا) یسوؔع نے منصوبہ سازی کی اہمیت پر کیسے زور دیا؟ (ب) بالخصوص کس حلقے میں منصوبہ سازی لازمی ہے؟

۲ جو بات ایک عمارت تعمیر کرنے کے سلسلے میں سچ ہے وہی ایک شادی کو کامیاب بنانے پر بھی عائد ہوتی ہے۔ بہتیرے کہتے ہیں: ”مَیں شادی کرنا چاہتا ہوں۔“ لیکن کتنے لوگ لاگت کا حساب لگانے کیلئے توقف سے کام لیتے ہیں؟ اگرچہ بائبل شادی کی حمایت میں کلام کرتی ہے، تاہم یہ اُن چیلنجوں پر بھی توجہ مبذول کراتی ہے جو یہ پیش کرتی ہے۔ (امثال ۱۸:۲۲؛ ۱-کرنتھیوں ۷:۲۸) پس شادی کی بابت سوچنے والوں کو شادی شُدہ ہونے کی برکات اور مشکلات دونوں کا حقیقت پسندانہ جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔

۳ بائبل مدد فراہم کر سکتی ہے۔ اِسکی مشورت شادی کے بانی، یہوواہ خدا کے الہام سے ہے۔ (افسیوں ۳:۱۴، ۱۵؛ ۲-تیمتھیس ۳:۱۶) اِس قدیم مگر نہایت جدیدترین رہبر کتاب میں پائے جانے والے اصولوں کو استعمال کرتے ہوئے، آیئے تعیّن کریں (۱) کوئی شخص کیسے بتا سکتا ہے کہ آیا وہ شادی کیلئے تیار ہے؟ (۲) ایک ساتھی میں کونسی چیز دیکھی جانی چاہئے؟ اور (۳) کس طرح کورٹ شپ [شادی خواہ معاشقہ] کو باعزت رکھا جا سکتا ہے؟

کیا آپ شادی کے لئے تیار ہیں؟

۴ ایک عمارت تعمیر کرنا گراں ہو سکتا ہے، لیکن طویل مدت تک اچھی حالت میں رکھنے کے لئے اس کی دیکھ بھال کرنا بھی گراں بہا ہے۔ شادی کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہے۔ شادی کرنا کافی چیلنج خیز دکھائی دیتا ہے؛ تاہم، سالہاسال تک ازدواجی رشتے کو قائم رکھنے پر بھی غوروخوض کیا جانا چاہئے۔ ایسے رشتے کو برقرار رکھنے میں کیا کچھ شامل ہے؟ ایک ضروری عنصر مکمل ذمہ داری ہے۔ دیکھیں بائبل ازدواجی رشتے کو کیسے بیان کرتی ہے: ”اِس واسطے مرد اپنے ماں باپ کو چھوڑیگا اور اپنی بیوی سے ملا رہیگا اور وہ ایک تن ہونگے۔“

---

۳. شادی کا منصوبہ بنانے والوں کیلئے بائبل ایک بیش قیمت مدد کیوں ہے، اور کونسے تین سوال جواب دینے کیلئے ہماری مدد کرینگے؟

۴. ایک کامیاب شادی کو قائم رکھنے میں کونسا عنصر لازمی ہے، اور کیوں؟

(پیدایش ۲:۲۴) یسوؔع مسیح نے دوبارہ شادی کے امکان کیساتھ طلاق کیلئے واحد صحیفائی بنیاد فراہم کی۔ ”حرامکاری“ یعنی، شادی کے باہر ناجائز جنسی تعلقات۔ (متی ۱۹:۹) اگر آپ شادی کی بابت سوچ رہے ہیں، تو اِن صحیفائی معیاروں کو ذہن میں رکھیں۔ اگر آپ اِس سنجیدہ ذمہ داری کے لئے تیار نہیں ہیں، تو آپ شادی کے لئے تیار نہیں ہیں۔—استثنا ۲۳:۲۱؛ واعظ ۵:۴،۵۔

۵ سنجیدہ عہدوپیمان کا خیال بہتیروں کو پریشان کر دیتا ہے۔ ”اِس علم نے کہ ہمیں زندگی بھر ایک دوسرے کے ساتھ وفادار رہنا ہوگا مجھے پابند، نظربند، یکسر محدود ہونے کا احساس دیا،“ ایک جوان شخص نے اعتراف کیا۔ لیکن اگر آپ کو اُس شخص سے واقعی محبت ہے جس سے آپ شادی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، تو عہدوپیمان ایک بوجھ کی طرح دکھائی نہیں دیں گے۔ اِسکی بجائے، اِسے تحفظ کا ذریعہ خیال کیا جائے گا۔ شادی میں عہدوپیمان کے احساس کا شامل ہونا ایک جوڑے کو اچھے اور بُرے اوقات میں ایک دوسرے کے ساتھ رہنے کی خواہش رکھنے اور ہر حالت میں ایک دوسرے کی مدد کرنے والا بنائے گا۔ مسیحی رسول پولسؔ نے لکھا کہ سچی محبت ”سب کچھ سہہ لیتی ہے“ اور ”سب باتوں کی برداشت کرتی ہے۔“ (۱-کرنتھیوں ۱۳:۴، ۷) ”شادی کے عہدوپیمان نے مجھے اَور زیادہ احساسِ تحفظ بخشا،“ ایک خاتون بیان کرتی ہے۔ ”اپنے اور دُنیا کے سامنے یہ تسلیم کرنے کے اطمینان سے مجھے محبت ہے کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ وفادار رہنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔“—واعظ ۴:۹-۱۲۔

۶ ایسے عہدوپیمان پر پورا اترنا پختگی کا تقاضا کرتا ہے۔ لہٰذا، پولسؔ مشورت دیتا ہے کہ مسیحی ”جوانی کے ڈھل“ جانے تک شادی نہ کرکے بہتر کرتے ہیں، جو ایک ایسا دَور ہوتا

---

۵. اگرچہ شادی کے سنجیدہ عہدوپیمان بعض کو پریشان کر دیتے ہیں، اِسکی بجائے جو شادی کا ارادہ رکھتے ہیں اُنہیں اِس کی بہت زیادہ قدر کیوں کرنی چاہئے؟
۶. چھوٹی عمر میں شادی کیلئے جلد بازی نہ کرنا کیوں بہترین ہے؟

ہے جب جنسی جذبات جوبن پر ہوتے ہیں اور کسی کی بصیرت کو بگاڑ سکتے ہیں۔ (۱-کرنتھیوں ۷:۳۶) نوجوان لوگوں میں پروان چڑھتے وقت بڑی تیزی سے تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ جوانی کے عالم میں شادی کرنے والے بہتیرے یہ محسوس کرتے ہیں کہ اُن کی اور اُن کے ساتھی کی ضروریات اور خواہشات بھی چند ہی سالوں کے بعد تبدیل ہو گئی ہیں۔ اعدادوشمار ظاہر کرتے ہیں کہ تھوڑا انتظار کرنے والوں کی نسبت نوعمر شادی کرنے والوں کے ناخوش ہونے اور طلاق حاصل کرنے کی کوشش کرنے کے امکان کہیں زیادہ ہیں۔ پس شادی کرنے کے لئے جلدی نہ کریں۔ ایک جوان، غیرشادی شُدہ بالغ کے طور پر گزارے گئے کچھ سال آپ کو بیش قیمت تجربہ دے سکتے ہیں جو آپ کو ایک موزوں ساتھی بننے کے لئے بہتر طور پر لائق اور زیادہ پُختہ بنائے گا۔ شادی کرنے کے لئے انتظار کرنا آپ کو اپنی بابت بہتر سمجھ حاصل کرنے میں بھی مدد دے سکتا ہے-ایک ضرورت اگر آپ کو اپنی شادی میں کامیاب رشتہ پیدا کرنا ہے۔

پہلے خود کو جانیں

۷ کیا آپکو اُن خوبیوں کی فہرست بنانا آسان لگتا ہے جنہیں آپ ایک ساتھی میں دیکھنا چاہتے ہیں؟ زیادہ تر اِسے آسان پاتے ہیں۔ تاہم، آپ کی اپنی خوبیوں کی بابت کیا ہے؟ آپ کن اوصاف کے مالک ہیں جو ایک کامیاب شادی کا باعث بننے کے لئے آپ کی مدد کرینگے؟ آپ کس قسم کے شوہر یا بیوی ہونگے؟ مثال کے طور پر، کیا آپ آسانی سے اپنی غلطیاں تسلیم کر لیتے اور نصیحت قبول کر لیتے ہیں، یا جب اِصلاح کی جاتی ہے تو آپ ہمیشہ دفاعی طریقہ اختیار کر لیتے ہیں؟ کیا آپ عام طور پر مسرور اور پُراُمید رہتے ہیں، یا آپ اُداس رہنے، اکثروبیشتر شکایت کرتے رہنے کی طرف مائل رہتے ہیں؟ (امثال ۸:۳۳؛ ۱۵:۱۵) یاد رکھیں، شادی آپ کی شخصیت کو تبدیل نہیں کریگی۔ جب آپ کنوارے ہوتے ہوئے مغرور، بیحد حساس، یا حد سے زیادہ قنوطی ہیں تو شادی ہو جانے پر بھی آپ ویسے ہی رہینگے۔ چونکہ

---

۷. جو شادی کرنے کا منصوبہ بناتے ہیں اُنہیں پہلے اپنا جائزہ کیوں لینا چاہئے؟

رسم و رواج اور بائبل

حق مَہر اور جہیز: بعض ممالک میں دُلہے کے خاندان سے دُلہن کے خاندان کو رقم دینے کی توقع کی جاتی ہے۔ دیگر میں دُلہن کا خاندان دُلہے کے خاندان کو رقم (جہیز) دیتا ہے۔ اِن رسم و رواج میں جبتک یہ جائز ہیں تو کوئی خرابی نہیں ہے۔ (رومیوں ۱۳:۱) تاہم، دونوں صورتوں میں، حاصل کرنے والے خاندان کو لالچ سے معقول رقم یا چیزوں سے زیادہ کا تقاضا کرنے سے گریز کرنا چاہئے۔ (امثال ۲۰:۲۱؛ ۱-کرنتھیوں ۶:۱۰) علاوہ ازیں، مہر اَدا کرنے کا یہ مفہوم نہیں لینا چاہئے کہ ایک بیوی محض زرخرید جائداد ہے؛ نہ ہی شوہر کو یہ محسوس کرنا چاہئے کہ اپنی بیوی اور سُسرال والوں کے سلسلے میں اُسکی واحد ذمہ داری صرف مالی ہی ہے۔

کثرتِ ازدواج: بعض ثقافتیں ایک مرد کو ایک بیوی سے زیادہ کرنے کی اجازت دیتی ہیں۔ ایسے ماحول میں، مرد شوہر اور والد کے برعکس ایک فرمانروا بن سکتا ہے۔ علاوہ ازیں، کثرتِ ازدواج اکثر بیویوں کے درمیان مقابلہ بازی کو پیدا کر دیتی ہے۔ مسیحیوں کیلئے، بائبل صرف کنوارپن یا یک زوجگی کی اجازت دیتی ہے۔ —۱-کرنتھیوں ۷:۲۔

آزمائشی شادی: بہتیرے جوڑے دعویٰ کرتے ہیں کہ شادی سے پہلے اکٹھے رہنا اُن کی اپنی ہم آہنگی کو پرکھنے میں مدد دے گا۔ تاہم، آزمائشی شادی بیاہ کے نہایت اہم عناصر میں سے ایک—عہدوپیمان کو نہیں پرکھتی۔ شادی کے علاوہ کوئی دوسرا بندوبست تمام فریقین کو—بشمول ایسے بچوں کے جو اس ملاپ کا نتیجہ ہو سکتے ہیں مساوی تحفظ اور اطمینان پیش نہیں کرتا۔ یہوواہ خدا کی نظر میں شادی کے بندوبست کے بغیر رضامندی سے اکٹھے رہنا حرامکاری ہے۔ —۱-کرنتھیوں ۶:۱۸؛ عبرانیوں ۱۳:۴۔

جس طرح دوسرے ہمیں دیکھتے ہیں ویسے ہی خود کو دیکھنا مشکل ہے، اِسلئے کیوں نہ ماں یا باپ یا کسی قابلِ اعتماد دوست سے بِلاتصنع تبصروں اور تجاویز کیلئے درخواست کریں؟ اگر آپ کو ایسی تبدیلیوں کا علم ہوتا ہے جو پیدا کی جا سکتی ہیں، تو شادی کی طرف قدم بڑھانے سے پہلے اِن پر کام کریں۔

^۸ بائبل ہماری حوصلہ‌افزائی کرتی ہے کہ "محبت۔ خوشی۔ اطمینان۔ تحمل۔ مہربانی۔ نیکی۔ ایمانداری۔ حلم۔ پرہیزگاری" جیسی خوبیاں پیدا کرتے ہوئے، اپنے اندر خدا کی روح‌القدس کو کام کرنے دیں۔ نیز یہ ہمیں حکم دیتی ہے کہ "اپنی عقل کی روحانی حالت میں نئے بنتے جاؤ" اور "نئی انسانیت کو پہنو جو خدا کے مطابق سچائی کی راستبازی اور پاکیزگی میں پیدا کی گئی ہے۔" (گلتیوں ۵:‏۲۲، ۲۳؛ افسیوں ۴:‏۲۳، ۲۴) اِس مشورت کا اطلاق کرنا جبکہ آپ غیرشادی شُدہ ہیں بینک میں پیسے جمع کرانے کی مانند ہوگا—ایک ایسی چیز جو مستقبل میں، جب آپ شادی کر لیتے ہیں، بڑی بیش قیمت ثابت ہوگی۔

^۹ مثال کے طور پر، اگر آپ ایک خاتون ہیں تو اپنی جسمانی وضع قطع کی بجائے "باطنی اور پوشیدہ انسانیت" پر زیادہ توجہ دینا سیکھیں۔ (۱-پطرس ۳:‏۳، ۴) سادگی اور ذہنی پختگی، حکمت حاصل کرنے کے لئے آپ کی مدد کریں گی جو ایک حقیقی "جمال کا تاج" ہے۔ (امثال ۴:‏۹؛ ۳۱:‏۱۰، ۳۰؛ ۱-تیمتھیس ۲:‏۹، ۱۰) اگر آپ ایک مرد ہیں تو عورتوں کے ساتھ ایک مہربانہ اور باعزت طریقے سے پیش آنا سیکھیں۔ (۱-تیمتھیس ۵:‏۱، ۲) فیصلے کرنا اور ذمہ‌داری اُٹھانا سیکھتے ہوئے، منکسرالمزاج اور فروتن بننا بھی سیکھیں۔ ایک تحکمانہ رویہ شادی میں مشکل کا باعث بنیگا۔—امثال ۲۹:‏۲۳؛ میکاہ ۶:‏۸؛ افسیوں ۵:‏۲۸، ۲۹۔

^۱۰ اگرچہ اِن حلقوں میں اپنی ذہنی حالت میں تبدیلی لانا آسان نہیں ہے، لیکن یہ ایک ایسی چیز ہے جس پر تمام مسیحیوں کو کام کرنا چاہئے۔ اور یہ ایک بہتر بیاہتا ساتھی بننے کیلئے آپکی مدد کریگی۔

۸-۱۰. بائبل کیا مشورت دیتی ہے جو شادی کیلئے تیار ہونے کیلئے کسی شخص کی مدد کریگی؟

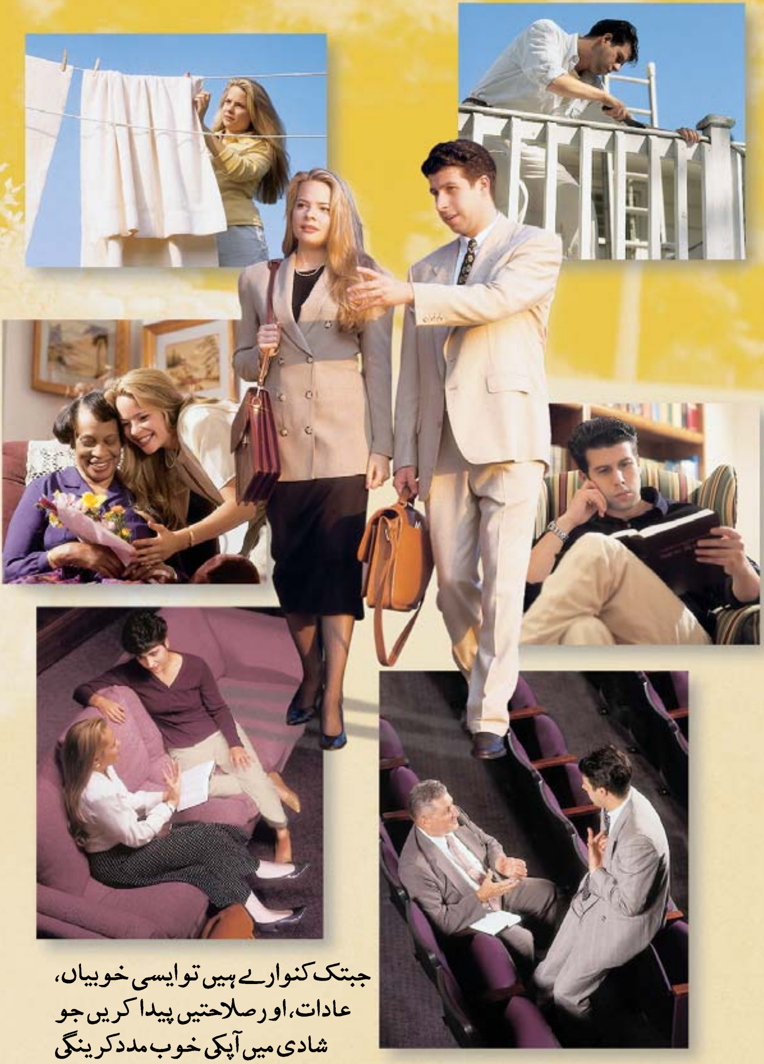

جبتک کنوارے ہیں تو ایسی خوبیاں،
عادات، اور صلاحتیں پیدا کریں جو
شادی میں آپکی خوب مدد کرینگی

ایک ساتھی میں
کیا کچھ دیکھا جائے

۱۱ جہاں آپ رہتے ہیں کیا وہاں کسی شخص کے بیاہتا ساتھی کا خود انتخاب کرنے کا رواج ہے؟ اگر ایسا ہے تو جب آپ کسی دلکش مخالف جنس سے ملتے ہیں تو آپ کو کیسے مراسم بڑھانے چاہئیں؟ سب سے پہلے، خود سے پوچھیں، ’کیا واقعی شادی میرا ارادہ ہے؟‘ جھوٹی توقعات کا سبب بننے سے کسی شخص کے جذبات سے کھیلنا ظلم ہے۔ (امثال ۱۳:۱۲) لہٰذا، خود سے پوچھیں، ’کیا مَیں شادی کرنے کی حالت میں ہوں؟‘ اگر دونوں سوالوں کا جواب مثبت ہے تو اِسکے بعد جو اقدام آپ اُٹھائینگے وہ مقامی رواج کے پیشِ‌نظر مختلف ہونگے۔ بعض ممالک میں، کچھ دیر جانچنے کے بعد، شاید آپ اُس شخص کے پاس جائیں اور بہتر شناسائی پیدا کرنے کی خواہش کا اظہار کریں۔ اگر جوابی عمل منفی ہے تو قابلِ‌اعتراض ہونے کی حد تک نہ جائیں۔ یاد رکھیں کہ دوسرا شخص بھی معاملے میں فیصلہ کرنے کا حق رکھتا ہے۔ تاہم، اگر جواب مثبت ہے تو آپ صحت بخش سرگرمیوں میں اکٹھے وقت صرف کرنے کا بندوبست بنا سکتے ہیں۔ اس سے آپکو یہ سمجھنے کا موقع ملیگا کہ آیا اِس شخص سے شادی کرنا عقلمندی ہوگی۔ *

اِس مرحلے پر آپ کو کس چیز کی تلاش میں ہونا چاہئے؟

۱۲ اِس سوال کا جواب دینے کیلئے موسیقی کے دو آلات کا تصور کریں، شاید ایک پیانو اور ایک گیٹار۔ اگر اُنہیں ٹھیک طرح بجایا جاتا ہے، تو ہر ایک سُریلی سولو موسیقی پیدا کر سکتا ہے۔ تاہم، اگر موسیقی کے اِن آلات کو ایک ساتھ بجایا جاتا ہے تو کیا واقع ہوتا ہے؟ اب اُنہیں ایک دوسرے کے ہم آواز ہونا چاہئے۔ آپ اور آپکے متوقع ساتھی کے سلسلے میں بھی یہی بات ہے۔ آپ میں سے ہر ایک نے انفرادی طور پر اپنے شخصیتی اوصاف کو ”ہم آہنگ“

---

* اِسکا اطلاق ایسے ممالک میں ہوگا جہاں ڈیٹنگ کو مسیحیوں کیلئے موزوں خیال کیا جاتا ہے۔

۱۱، ۱۲. دو فرد کیسے جان سکتے ہیں کہ آیا وہ ہم آہنگ ہیں یا کہ نہیں؟

کرنے کیلئے شاید سخت محنت کی ہے۔ لیکن اب سوال یہ ہے: کیا آپ ایک دوسرے کے ہمنوا ہیں؟ بالفاظِ دیگر، کیا آپ ہم آہنگ ہیں؟

۱۳ یہ ضروری ہے کہ آپ دونوں کے اعتقادات اور اصول مشترک ہوں۔ پولسؔ رسول نے لکھا: ”بےایمانوں کے ساتھ ناہموار جُوئے میں نہ جتو۔“ (۲-کرنتھیوں ۶:‏۱۴؛ ۱-کرنتھیوں ۷:‏۳۹) کسی ایسے شخص سے شادی کرنا جو آپ کی طرح خدا پر ایمان نہیں رکھتا اِس بات کو زیادہ یقینی بناتا ہے کہ شدید ناموافقت ہوگی۔ اِس کی دوسری جانب، یہوؔواہ خدا کے لئے باہمی عقیدت اتحاد کے لئے مضبوط ترین بنیاد ہے۔ یہوؔواہ چاہتا ہے کہ آپ خوش ہوں اور جس شخص سے آپ شادی کرتے ہیں اُس کے ساتھ ممکنہ قریب ترین رشتے سے لطف اُٹھائیں۔ وہ چاہتا ہے آپ محبت کی تہری ڈوری میں اُس کے ساتھ اور ایک دوسرے کے ساتھ بندھے رہیں۔—واعظ ۴:‏۱۲۔

۱۴ اگرچہ اکٹھے خدا کی پرستش کرنا اتحاد کیلئے نہایت اہم پہلو ہے، تاہم اِس میں زیادہ کچھ شامل ہے۔ ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہونے کے لئے، آپ اور آپ کے متوقع ساتھی کے نصب‌العین مشترک ہونے چاہئیں۔ آپ کے نصب‌العین کیا ہیں؟ مثال کے طور پر، آپ دونوں بچے پیدا کرنے کی بابت کیسا محسوس کرتے ہیں؟ آپکی زندگی میں کونسی چیزیں پہلا درجہ رکھتی ہیں؟* (متی ۶:‏۳۳) ایک حقیقی کامیاب شادی میں، میاں بیوی اچھے دوست ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کی رفاقت سے لطف اُٹھاتے ہیں۔ (امثال ۱۷:‏۱۷) اِس کے لئے، اُنہیں مشترکہ مفادات رکھنے کی ضرورت ہے۔ اگر ایسا نہ ہو—تو دوستی قائم رکھنا مشکل ہوتا ہے—اور شادی کو قائم رکھنا اَور بھی مشکل ہوتا ہے۔ تاہم، اگر آپ کا متوقع ساتھی کسی

* مسیحی کلیسیا میں بھی، بعض ایسے ہو سکتے ہیں جو گویا کناروں پر ہی رہتے ہیں۔ خدا کے خلوصدل خادم بننے کی بجائے، وہ دُنیا کے رویے اور اطوار سے متاثر ہو سکتے ہیں۔—یوحنا ۱۷:‏۱۶؛ یعقوب ۴:‏۴۔

۱۳. کسی ایسے شخص کیساتھ معاشقہ کرنا اتنا غیردانشمندانہ کیوں ہے جو آپ جیسا ایمان نہیں رکھتا؟
۱۴، ۱۵. کیا شادی میں اتحاد کیلئے واحد پہلو ایک جیسا ایمان رکھنا ہی ہے؟ وضاحت کریں۔

خاص کارگزاری جیسے کہ پیدل سفر کرنے سے لطف اندوز ہوتا ہے، اور آپ نہیں ہوتے، تو کیا اِسکا یہ مطلب ہے کہ آپ دونوں کو شادی نہیں کرنی چاہئے؟ ضروری طور پر نہیں۔ شاید آپکے دیگر، زیادہ اہم مفادات مشترک ہیں۔ علاوہ ازیں، آپ صحتمندانہ سرگرمیوں میں حصہ لینے سے اپنے متوقع ساتھی کو خوشی دے سکتے ہیں کیونکہ دوسرا شخص اُن سے لطف اندوز ہوتا ہے۔—اعمال ۲۰:‏۳۵۔

۱۵ واقعی، کافی حد تک، ہم آہنگی کا تعیّن اس بات سے ہوتا ہے کہ آپ دونوں ایک جیسا ہونے کی بجائے کسقدر مطابقت پذیر ہیں۔ یہ پوچھنے کی بجائے کہ "کیا ہم ہر بات پر متفق ہوتے ہیں؟" کچھ اسطرح کے سوال زیادہ اچھے ہو سکتے ہیں: "جب ہم اختلافِ رائے رکھتے ہیں تو کیا واقع ہوتا ہے؟ کیا ہم ایک دوسرے کی عزت وحرمت کا خیال رکھتے ہوئے معاملات پر نرمی سے بات چیت کر سکتے ہیں؟ یا کیا مباحثے اکثر گرماگرم تکرار میں بدل جاتے ہیں؟" (افسیوں ۴:‏۲۹، ۳۱) اگر آپ شادی کرنا چاہتے ہیں تو کسی بھی ایسے شخص سے محتاط رہیں جو مغرور اور خودرائے ہے، مصالحت کرنے کیلئے کبھی تیار نہیں ہوتا، یا جو ہمیشہ تقاضا کرتا اور اپنی من مانی کرنے کے درپے ہوتا ہے۔

قبل‌ازوقت دریافت کریں

۱۶ مسیحی کلیسیا میں، جنہیں ذمہ‌داری سونپی جاتی ہے وہ "پہلے آزمائے" جاتے ہیں۔ (۱-تیمتھیس ۳:‏۱۰) آپ بھی اِسی اصول کا اطلاق کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، ایک خاتون پوچھ سکتی ہے، "یہ آدمی کس قسم کی شہرت رکھتا ہے؟ اِسکے دوست کون ہیں؟ کیا یہ ضبطِ‌نفس سے کام لیتا ہے؟ یہ عمررسیدہ اشخاص کیساتھ کیسے پیش آتا ہے؟ اِسکا خاندانی پس‌منظر کیسا ہے؟ یہ اُن پر کیسے اثرانداز ہوتا ہے؟ پیسے کے سلسلے میں اِسکا رویہ کیا ہے؟ کیا یہ الکحلی مشروبات کا غلط استعمال کرتا ہے؟ کیا وہ تندمزاج، حتیٰ کہ متشدد بھی ہے؟ اُسکے پاس کونسی کلیسیائی ذمہ‌داریاں ہیں، اور وہ اُنہیں کیسے پورا کرتا ہے؟ کیا مَیں اِسکا گہرا احترام کر

۱۶، ۱۷. ایک متوقع بیاہتا ساتھی کی بابت سوچ بچار کرتے وقت ایک مرد یا ایک عورت کیا دیکھ سکتے ہیں؟

سکتی ہوں؟"-احبار ۱۹:۳۲؛ امثال ۲۲:۲۹؛ ۳۱:۲۳؛ افسیوں ۵:۳-۵، ۳۳؛ ۱-تیمتھیس ۵:۸؛ ۶:۱۰؛ ططس ۲:۶، ۷۔

[17] ایک مرد پوچھ سکتا ہے، "کیا یہ خاتون خدا کے لئے محبت اور احترام ظاہر کرتی ہے؟ کیا وہ ایک گھر کی دیکھ بھال کرنے کے لائق ہے؟ اُس کا خاندان ہم سے کیا توقع کریگا؟ کیا وہ دانشمند، محنتی، کفایت شعار ہے؟ وہ کن چیزوں کی بابت بات چیت کرتی ہے؟ کیا وہ دوسروں کی فلاح میں واقعی دلچسپی رکھتی ہے، یا وہ اپنی ذات میں مگن، لگائی بجھائی کرنے والی ہے؟ کیا وہ قابلِ اعتماد ہے؟ کیا وہ سرداری کی اطاعت کرنے کے لئے تیار ہے، یا وہ خودسر، شاید سرکش بھی ہے؟"-امثال ۳۱:۱۰-۳۱؛ لوقا ۶:۴۵؛ افسیوں ۵:۲۲، ۲۳؛ ۱-تیمتھیس ۵:۱۳؛ ۱-پطرس ۴:۱۵۔

[18] یہ مت بھولیں کہ آپ کا آدم کی کسی ناکامل اولاد سے سابقہ ہے، کسی رومانوی ناول کے محبوب ہیرو یا ہیروئن سے نہیں۔ ہر ایک میں کمزوریاں ہیں، اور اِن میں سے بعض کو نظرانداز کرنا ہی پڑیگا-آپکی اپنی اور آپکے متوقع ساتھی دونوں کی۔ (رومیوں ۳:۲۳؛ یعقوب ۳:۲) علاوہ ازیں، کسی کمزوری سے آگاہی ترقی کرنے کا موقع فراہم کرسکتی ہے۔ مثال کے طور پر، فرض کریں کہ اپنی کورٹ شپ کے دوران آپکی تکرار ہو جاتی ہے۔ ذرا سوچیں: وہ لوگ بھی کبھی کبھار اختلافِ رائے رکھتے ہیں جو ایک دوسرے کیلئے محبت اور احترام رکھتے ہیں۔ (مقابلہ کریں پیدایش ۲۱:۳۰؛ اعمال ۱۵:۳۹۔) کیا یہ ممکن ہے کہ آپ دونوں کو صرف 'اپنے نفس پر کچھ زیادہ قابو رکھنے' اور یہ سیکھنے کی ضرورت ہے کہ معاملات کو کیسے پُرامن طور پر حل کریں؟ (امثال ۲۵:۲۸) کیا آپکا متوقع ساتھی بہتری پیدا کرنے کی خواہش ظاہر کرتا ہے؟ کیا آپ کرتے ہیں؟ کیا آپ کم حساس، کم زودرنج ہونا سیکھ سکتے ہیں؟ (واعظ ۷:۹) مسائل کو حل کرنا سیکھ لینا ایک دیانتدارانہ رابطے کے سلسلے کو استوار کرسکتا ہے جو ضروری ہے اگر آپ دونوں واقعی شادی کر لیتے ہیں۔-کلسیوں ۳:۱۳۔

۱۸. اگر کورٹ شپ کے دوران چھوٹی چھوٹی کمزوریاں نظر آتی ہیں تو کیا چیز ذہن میں رکھنی چاہئے؟

[19] تاہم، اگر ایسی چیزیں آپ کے علم میں آتی ہیں جو آپ کو شدید پریشان کرتی ہیں، تو کیا ہو؟ ایسے شکوک پر احتیاط سے بات چیت کر لینی چاہئے۔ خواہ آپ کتنے ہی رومانوی محسوس کریں یا شادی کرنے کے لئے کتنے ہی متمنی ہوں، سنگین غلطیوں سے چشم پوشی نہ کریں۔ (امثال ۲۲:۳؛ واعظ ۲:۱۴) اگر آپ کا تعلق کسی ایسے شخص سے ہے جس کی بابت آپ شدید شکوک رکھتے ہیں تو تعلق قائم نہ رکھنا یا دائمی عہد باندھنے سے باز رہنا دانشمندی کی بات ہے۔

اپنی کورٹ شپ کو باعزت رکھیں

[20] آپ اپنی کورٹ شپ کو کیسے باعزت رکھ سکتے ہیں؟ سب سے پہلے اس بات کا یقین کر لیں کہ آپ کا اخلاقی معیار ملامت سے بالاتر ہے۔ جہاں آپ رہتے ہیں، کیا وہاں پر بن بیاہے جوڑوں کے لئے ہاتھ پکڑنا، بوس و کنار ہونا، یا گلے لگانا موزوں طرزِعمل خیال کیا جاتا ہے؟ اگرچہ محبت کے ایسے اظہارات کو ناپسندیدہ خیال نہ بھی کیا جاتا ہو، تو بھی ان کی صرف اُس وقت اجازت ہونی چاہئے جب تعلق اُس حد تک آگے بڑھ چکا ہے جہاں شادی کا قطعی طور پر منصوبہ بنالیا گیا ہے۔ اس بات سے محتاط رہیں کہ محبت کا اظہار ناپاک چال چلن یا حرامکاری کی حد تک نہ بڑھ جائے۔ (افسیوں ۴:۱۸، ۱۹؛ مقابلہ کریں غزل الغزلات ۱:۲؛ ۲:۶؛ ۸:۵، ۹، ۱۰۔) چونکہ دل حیلہ باز ہے، اِس لئے آپ دونوں ایک گھر، ایک اپارٹمنٹ، یا پارک کی ہوئی گاڑی، یا کسی اَور جگہ تنہا ہونے سے اجتناب کرتے ہوئے دانشمند بنیں گے جو غلط چال چلن کا موقع فراہم کرے گا۔ (یرمیاہ ۱۷:۹) اپنی کورٹ شپ کو اخلاقی طور پر پاک صاف رکھنا واضح ثبوت فراہم کرتا ہے کہ آپ ضبطِ نفس رکھتے ہیں اور یہ کہ آپ دوسرے شخص کی فلاح کی خاطر اپنی بےغرضانہ دلچسپی کو اپنی ذاتی خواہشات پر ترجیح دیتے ہیں۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ پاکیزہ

---

۱۹. اگر کورٹ شپ کے دوران سنگین مسائل سامنے آتے ہیں تو کونسی روش دانشمندانہ ہوگی؟

۲۰. کورٹ شپ کرنے والا جوڑا اپنے اخلاقی چال چلن کو ملامت سے بالاتر کیسے رکھ سکتا ہے؟

کورٹ شپ یہوواہ خدا کو پسند آئے گی، جو اپنے خادموں کو ناپاکی اور حرامکاری سے باز رہنے کا حکم دیتا ہے۔—گلتیوں ۵:‏۱۹-‏۲۱۔

[۲۱] دوم، باعزت کورٹ شپ میں مخلصانہ رابطہ بھی شامل ہے۔ جُوں جُوں آپ کی کورٹ شپ شادی کی جانب بڑھتی ہے، بعض معاملات پر صاف گوئی سے بات چیت کرنے کی ضرورت ہوگی۔ آپ کہاں رہینگے؟ کیا آپ دونوں دنیاوی ملازمت کرینگے؟ کیا آپ بچے پیدا کرنا چاہتے ہیں؟ ایسی باتوں کو آشکارا کرنا بھی واجب ہے، شاید جنکا تعلق کسی کے ماضی سے ہو، جو شادی پر اثرانداز ہوسکتی ہیں۔ اِن میں بڑے قرضے یا ذمہ داریاں یا طبّی معاملات شامل ہو سکتے ہیں، جیسے کہ تشویشناک بیماری یا کیفیت جو آپکو لاحق ہو سکتی ہے۔ چونکہ ایچ آئی وی (ایڈز کا سبب بننے والا وائرس) سے متاثرہ بہتیرے اشخاص کوئی فوری علامات ظاہر نہیں کرتے، اِسلئے کسی فرد یا فکر رکھنے والے والدین کا کسی ایسے شخص سے ایڈز کیلئے بلڈ ٹسٹ کرانے کی درخواست کرنا بیجا نہ ہوگا جو ماضی میں آزادانہ جنسی تعلقات میں ملوث رہا ہے یا نس کے ذریعے نشہ استعمال کرتا تھا۔ اگر ٹسٹ پازیٹو ثابت ہوتا ہے، تو متاثرہ شخص کو متوقع ساتھی پر تعلق قائم رکھنے کیلئے دباؤ نہیں ڈالنا چاہئے اگر وہ اب اِسے ختم کرنا چاہتا ہے۔ درحقیقت، ہر وہ شخص جو خطرناک طرزِزندگی میں ملوث رہا ہے کورٹ شپ شروع کرنے سے پہلے رضاکارانہ طور پر ایڈز کیلئے بلڈ ٹسٹ کی خاطر خود کو پیش کر کے اچھا کریگا۔

شادی کی تقریب کے پار دیکھنا

[۲۲] شادی سے پہلے آخری مہینوں میں، غالباً آپ دونوں شادی کی تقریب کا بندوبست کرنے میں بہت مصروف ہونگے۔ اعتدال پسند ہو کر آپ تناؤ کو بڑی حد تک کم کر سکتے ہیں۔ ایک دھوم دھام والی شادی کی تقریب رشتےداروں اور علاقے کے لوگوں کو خوش کر

---

۲۱. کورٹ شپ کو باعزت رکھنے کی خاطر کس دیانتدارانہ رابطے کی ضرورت ہوسکتی ہے؟

۲۲، ۲۳. (ا) شادی کی تقریب کی تیاری کرتے وقت توازن کیسے کھویا جا سکتا ہے؟ (ب) شادی کی تقریب اور شادی کی بابت غوروخوض کرتے وقت کونسا متوازن نظریہ قائم رکھا جانا چاہئے؟

سکتی ہے، لیکن یہ شاید نئے نویلے جوڑے اور اُنکے خاندانوں کو جسمانی طور پر تھکا دے اور مالی طور پر دیوالیہ نکال دے۔ کسی حد تک مقامی رسوم کی پابندی کرنا معقول ہے، لیکن غلامانہ اور شاید مقابلہ باز مطابقت تقریب کے مقصد کو بُری طرح متاثر کر سکتی ہے اور شاید آپکو اُس خوشی سے محروم کر دے جو آپکو حاصل ہونی چاہئے۔ اگرچہ دوسروں کے جذبات کا لحاظ رکھا جانا چاہئے، تو بھی یہ فیصلہ کرنے کیلئے کہ شادی کی ضیافت پر کیا کچھ ہوگا اوّلین ذمہ داری دُلہا کی ہے۔—یوحنا ۲:‏۹۔

۲۳ یاد رکھیں کہ آپکی شادی کی تقریب صرف ایک دن تک رہتی ہے، لیکن آپکی شادی زندگی بھر کا معاملہ ہے۔ شادی رچانے کے عمل پر بہت زیادہ توجہ دینے سے گریز کریں۔ اِس کی بجائے، راہنمائی کے لئے یہوواہ خدا پر توکل رکھیں، اور شادی شُدہ ہونے والی زندگی کے لئے پہلے سے منصوبہ سازی کریں۔ اس صورت میں آپ نے ایک کامیاب شادی کیلئے اچھی تیاری کر لی ہوگی۔

بائبل کے یہ اصول...
ایک شخص کی ایک کامیاب شادی کیلئے تیار ہونے کی خاطر کیسے مدد کر سکتے ہیں؟

ایک شوہر اور بیوی کو ایک دوسرے کا پابند ہونا چاہئے۔
—پیدایش ۲:‏۲۴۔

ظاہری وضع قطع کی نسبت باطنی شخص زیادہ اہم ہے۔
—۱-پطرس ۳:‏۳، ۴۔

”ناہموار جُوئے میں نہ جتو۔“—۲-کرنتھیوں ۶:‏۱۴۔

اخلاقی طور پر ناپاک لوگ خدا سے دُور ہوتے ہیں۔—افسیوں ۴:‏۱۸، ۱۹۔

باب تین

ایک پائدار شادی کیلئے دو کُنجیاں

جب خدا نے پہلے مرد اور عورت کو شادی کے بندھن میں باندھا تو ایسا کوئی اشارہ نہیں ملتا کہ اس بندھن کو صرف عارضی ہونا تھا۔ آدم اور حوّا کو زندگی بھر اکٹھے رہنا تھا۔ (پیدایش ۲:۲۴) ایک باعزت شادی کے لئے خدا کا معیار ایک نر اور ایک ناری کو اکٹھا کرنا ہے۔ ایک یا دونوں ساتھیوں کی طرف سے سنگین جنسی بداخلاقی ہی دوبارہ شادی کرنے کے امکان کے ساتھ طلاق کیلئے صحیفائی وجوہات فراہم کرتی ہے۔—متی ۵:۳۲۔

۲ کیا دو اشخاص کے لئے غیرمُعیّنہ طور پر طویل مدت تک خوشی کیساتھ اکٹھے رہنا ممکن ہے؟ جی ہاں، اور بائبل دو نہایت اہم عوامل، یا کُنجیوں کی نشاندہی کرتی ہے، جو اِسے ممکن بنانے کیلئے مدد کرتی ہیں۔ اگر شوہر اور بیوی دونوں اِنہیں کام میں لاتے ہیں تو خوشی اور بہت سی برکات کے دروازے اُن کیلئے کُھل جائینگے۔ وہ کُنجیاں کیا ہیں؟

پہلی کُنجی

۳ پہلی کُنجی محبت ہے۔ دلچسپی کی بات ہے کہ بائبل میں محبت کی مختلف اقسام کی نشاندہی کی گئی ہے۔ ایک کسی کیلئے پُرتپاک، ذاتی اُلفت ہے یعنی محبت کی وہ قسم جو قریبی دوستوں میں پائی جاتی ہے۔ (یوحنا ۱۱:۳) ایک دوسری محبت وہ ہے جو خاندانی افراد کے مابین نشوونما پاتی

۱، ۲. (ا) شادی کو کتنی دیر تک قائم رہنے کیلئے ترتیب دیا گیا تھا؟ (ب) یہ کیسے ممکن ہے؟
۳. بیاہتا ساتھیوں کو محبت کی کن تین اقسام کو پیدا کرنا چاہئے؟

باہمی محبت اور احترام شادی میں کامیابی کا باعث بنتے ہیں

ہے۔ (رومیوں ۱۲:۱۰) اور تیسری رومانوی محبت ہے جو کوئی کسی مخالف جنس کے فرد کیساتھ رکھ سکتا ہے۔ (امثال ۵:۱۵-۲۰) بِلاشُبہ، ایک شوہر اور بیوی کو اِن تمام کو پیدا کرنا چاہئے۔ لیکن محبت کی ایک چوتھی قسم بھی ہے، جو دیگر اقسام سے زیادہ اہم ہے۔

۴ مسیحی یونانی صحائف کی اصلی زبان میں، محبت کی اِس چوتھی قسم کیلئے لفظ اگاپے ہے۔ اس لفظ کو ۱-یوحنا ۴:۸ میں استعمال کِیا گیا ہے جہاں ہمیں بتایا گیا ہے: "خدا محبت ہے۔" واقعی، "ہم اِسلئے محبت رکھتے ہیں کہ پہلے [خدا] نے ہم سے محبت رکھی۔" (۱-یوحنا ۴:۱۹) ایک مسیحی ایسی محبت پہلے یہوواہ خدا کیلئے اور پھر ساتھی انسانوں کیلئے پیدا کرتا ہے۔ (مرقس

۴. محبت کی چوتھی قسم کونسی ہے؟

۱۲:۲۹-۳۱) لفظ اگاپے افسیوں ۵:۲ میں بھی استعمال کیا گیا ہے جو بیان کرتی ہے: "محبت سے چلو۔ جیسے مسیح نے تم سے محبت کی اور ہمارے واسطے اپنے آپ کو... نذر کر کے قربان کِیا۔" یسوؔع نے کہا تھا کہ اِس قسم کی محبت اُسکے سچے پیروکاروں کی شناخت کرائیگی: "اگر آپس میں محبت [اگاپے] رکھو گے تو اِس سے سب جانینگے کہ تم میرے شاگرد ہو۔" (یوحنا ۱۳:۳۵) ۱-کرنتھیوں ۱۳:۱۳ میں بھی، اگاپے کے استعمال پر غور کریں: "غرض ایمان اُمید محبت یہ تینوں دائمی ہیں مگر افضل اِن میں محبت [اگاپے] ہے۔"

۵ کونسی چیز اِس اگاپے محبت کو ایمان اور اُمید سے افضل بناتی ہے؟ یہ خدا کے کلام میں پائے جانے والے اصولوں–راست اصولوں–پر مبنی ہے۔ (زبور ۱۱۹:۱۰۵) جی ہاں، یہ دوسروں کے لئے وہ کام کرنے کے لئے بےلوث فکرمندی ہے جو خدا کے نقطۂنظر سے درست اور اچھا ہے، خواہ وصول کنندہ اِس کا مستحق دکھائی دیتا ہے یا نہیں۔ ایسی محبت بیاہتا ساتھیوں کو بائبل کی مشورت پر چلنے کے قابل بناتی ہے: "اگر کسی کو دوسرے کی شکایت ہو تو ایک دوسرے کی برداشت کرے اور ایک دوسرے کے قصور معاف کرے۔ جیسے خداوند نے تمہارے قصور معاف کئے ویسے ہی تم بھی کرو۔" (کلسیوں ۳:۱۳) محبت دکھانے والے شادی شُدہ جوڑے "[ایک دوسرے کے لئے] بڑی محبت [اگاپے]" رکھتے اور پیدا کرتے ہیں، "کیونکہ محبت بہت سے گناہوں پر پردہ ڈال دیتی ہے۔" (۱-پطرس ۴:۸) غور کریں کہ یہ محبت غلطیوں پر پردہ ڈالتی ہے۔ یہ انہیں جڑ سے اُکھاڑ کر نہیں پھینک دیتی، اِس لئے کہ کوئی بھی ناکامل انسان خطا سے پاک نہیں ہو سکتا۔–زبور ۱۳۰:۳، ۴؛ یعقوب ۳:۲۔

۶ جب ایک بیاہتا جوڑا خدا اور ایک دوسرے کیلئے ایسی محبت پیدا کرتا ہے تو اُنکی شادی قائم اور خوشحال رہیگی، کیونکہ "محبت کو زوال نہیں۔" (۱-کرنتھیوں ۱۳:۸) محبت "اتحاد

۵، ۶. (ا) محبت ایمان اور اُمید سے افضل کیوں ہے؟ (ب) بعض وجوہات کیا ہیں جنکی وجہ سے محبت شادی کو پائدار بنانے کیلئے مدد کریگی؟

کا کامل بندھن“ ہے۔ (کلسیوں ۳:۱۴، این ڈبلیو) اگر آپ شادی شُدہ ہیں تو آپکا بیاہتا ساتھی اور آپ اس قسم کی محبت کیسے پیدا کر سکتے ہیں؟ اکٹھے ملکر خدا کا کلام پڑھیں اور اِسکی بابت بات چیت کریں۔ یسوؔع کی محبت کے نمونے کا مطالعہ کریں اور اُس کی تقلید کرنے، اُسکی طرح سوچنے اور عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اِسکے علاوہ، مسیحی اجلاسوں پر حاضر ہوں، جہاں پر خدا کے کلام کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور محبت کی اِس اعلیٰ قسم کو پیدا کرنے کی خاطر خدا کی مدد کیلئے دُعا کریں، جو خدا کی روح القدس کا ایک پھل ہے۔–امثال ۳:۵،۶؛ یوحنا ۱۷:۳؛ گلتیوں ۵:۲۲؛ عبرانیوں ۱۰:۲۴، ۲۵۔

دوسری کُنجی

۷ اگر دو شادی شُدہ افراد ایک دوسرے سے واقعی محبت رکھتے ہیں تو وہ ایک دوسرے کا احترام بھی کریں گے، اور احترام خوشحال شادی کی دوسری کُنجی ہے۔ احترام کی تعریف ”دوسروں کا پاس و لحاظ رکھنے، اُنہیں عزت دینے“ کے طور پر کی گئی ہے۔ خدا کا کلام تمام مسیحیوں کو، بشمول شوہروں اور بیویوں کے، مشورت دیتا ہے: ”عزت کی رو سے ایک دوسرے کو بہتر سمجھو۔“ (رومیوں ۱۲:۱۰) پطرؔس رسول نے لکھا: ”اَے شوہرو! تم بھی [اپنی] بیویوں کیساتھ عقلمندی سے بسر کرو اور عورت کو نازک ظرف جان کر اُس کی عزت کرو۔“ (۱-پطرس ۳:۷) بیوی کو ”اپنے شوہر کا گہرا احترام کرنے“ کی نصیحت کی گئی ہے۔ (افسیوں ۵:۳۳، این ڈبلیو) اگر آپ کسی کو عزت دینا چاہتے ہیں تو آپ اُس شخص پر مہربان ہوتے ہیں، اُس شخص کے وقار اور ظاہر کردہ نظریات کا احترام کرتے ہیں، اور کسی بھی معقول فرمائش کو پورا کرنے کیلئے تیار ہوتے ہیں جو آپ سے کی گئی ہے۔

۸ جو لوگ ایک پُرمسرت شادی سے لطف اندوز ہونے کی خواہش رکھتے ہیں وہ ”اپنے ہی احوال پر نہیں بلکہ ... دوسروں [اپنے بیاہتا ساتھیوں] کے احوال پر بھی نظر رکھنے“ سے

---

۷. احترام کیا ہے، اور شادی میں کسے احترام ظاہر کرنا چاہیئے؟
۸-۱۰. بعض طریقے کیا ہیں کہ احترام شادی کے بندھن کو مستحکم اور خوشحال بنانے میں مدد کریگا؟

اپنے بیاہتا ساتھیوں کے لئے احترام دکھاتے ہیں۔ (فلپیوں ۲:۴) وہ صرف اپنی بہتری ہی کا خیال نہیں رکھتے-جوکہ خودغرضی ہوگی۔ اِسکی بجائے، وہ اپنے ساتھیوں کے مفاد کا بھی خیال رکھتے ہیں۔ واقعی، وہ اِسی بات کو ترجیح دیتے ہیں۔

۹ احترام بیاہتا ساتھیوں کی مدد کریگا کہ نقطۂ نظر میں اختلافات کو تسلیم کریں۔ دو افراد سے ہر بات پر بالکل ایک جیسے نظریات رکھنے کی توقع کرنا معقول نہیں ہے۔ جو بات شوہر کیلئے اہم ہوسکتی ہے شاید بیوی کے لئے اتنی اہم نہ ہو، اور جس چیز کو بیوی پسند کرتی ہے شاید شوہر اُسے پسند نہ کرتا ہو۔ لیکن ہر ایک کو دوسرے کے نظریات اور انتخابات کا احترام کرنا چاہئے، جبتک یہ یہوواہ کے آئین اور اصولوں کے دائرے کے اندر ہیں۔ (۱-پطرس ۲:۱۶؛ مقابلہ کریں فلیمون ۱۴۔) علاوہ ازیں، ہر ایک کو چاہئے کہ جَلوت یا خَلوت میں تحقیر آمیز تمسخر یا تبصروں کا نشانہ نہ بنانے سے دوسرے کی حُرمت کا احترام کرے۔

۱۰ جی ہاں، خدا اور ایک دوسرے کے لئے محبت اور باہمی احترام ایک کامیاب شادی کیلئے دو نہایت اہم کُنجیاں ہیں۔ شادی شُدہ زندگی کے بعض زیادہ اہم حلقوں میں اِنکا اطلاق کیسے ہو سکتا ہے؟

مسیح جیسی سرداری

۱۱ بائبل ہمیں بتاتی ہے کہ مرد کو ایسی صفات کے ساتھ خلق کیا گیا تھا جو اُسے ایک کامیاب خاندانی سردار بنائینگی۔ اِس حیثیت سے، مرد اپنی بیوی اور بچوں کی روحانی اور جسمانی فلاح و بہبود کیلئے یہوواہ کے حضور جوابدہ ہوگا۔ اُسے متوازن فیصلے کرنے پڑینگے جو یہوواہ کی مرضی اور خداپرستانہ چال چلن کی ایک اچھی مثال ہونے کو منعکس کرتے ہیں۔ ”اَے بیویو! اپنے شوہروں کی ایسی تابع رہو جیسے خداوند کی۔ کیونکہ شوہر بیوی کا سر ہے جیسے کہ مسیح کلیسیا کا سر ہے۔“ (افسیوں ۵:۲۲، ۲۳) تاہم، بائبل بیان کرتی ہے کہ شوہر کا بھی ایک سر ہے جو اُس پر اختیار رکھتا ہے۔ پولسؔ رسول نے لکھا: ”مَیں تمہیں آگاہ کرنا چاہتا ہوں

۱۱. صحیفائی طور پر، ایک شادی میں سر کون ہے؟

کہ ہر مرد کا سر مسیح اور عورت کا سر مرد اور مسیح کا سر خدا ہے۔" (۱-کرنتھیوں ۱۱:۳) عقلمند شوہر اپنے سر، مسیح یسوؔع کی نقل کرنے سے سیکھتا ہے کہ سرداری کو کیسے عمل میں لائے۔

۱۲ یسوؔع کا بھی ایک سر ہے یعنی یہوواہ، اور وہ صحیح طور پر اُس کی تابعداری کرتا ہے۔ یسوؔع نے کہا: "مَیں اپنی مرضی نہیں بلکہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی چاہتا ہوں۔" (یوحنا ۵:۳۰) کیا ہی شاندار مثال! یسوؔع "تمام مخلوقات سے پہلے مولود ہے۔" (کلسیوں ۱:۱۵) وہ مسیحا بنا۔ اُسے تمام فرشتوں سے افضل، ممسوح مسیحیوں کی کلیسیا کا سردار اور خدا کی بادشاہت کا منتخب بادشاہ ہونا تھا۔ (فلپیوں ۲:۹-۱۱؛ عبرانیوں ۱:۴) ایسے اعلیٰ مرتبے اور بلند پایۂ امکانات کے باوجود، وہ انسان یسوؔع سخت گیر، بے لوچ، یا حد سے زیادہ متقاضی نہیں تھا۔ وہ اپنے شاگردوں کو لگاتار یہ بات یاد کرانے والا، جابر حکمران نہیں تھا کہ اُن پر اُسکی فرمانبرداری کرنا لازم تھا۔ یسوؔع ستم رسیدہ لوگوں کیلئے خاص طور پر شفیق اور دردمند تھا۔ اُس نے کہا: "اَے محنت اُٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو سب میرے پاس آؤ۔ مَیں تمکو آرام دونگا۔ میرا جؤا اپنے اُوپر اُٹھا لو اور مجھ سے سیکھو۔ کیونکہ مَیں حلیم ہوں اور دل کا فروتن۔ تو تمہاری جانیں آرام پائینگی۔ کیونکہ میرا جؤا ملائم ہے اور میرا بوجھ ہلکا۔" (متی ۱۱:۲۸-۳۰) اُس سے رفاقت رکھنا مسرت بخش تھا۔

۱۳ خوشحال خاندانی زندگی کا متمنی شوہر یسوؔع کے عمدہ اوصاف پر غوروخوض کر کے اچھا کرتا ہے۔ ایک نیک شوہر اپنی بیوی کو دھمکانے کیلئے اپنی سرداری کو غلط طریقے سے بطور آلۂ کار استعمال کرتے ہوئے سخت گیر اور استبدادی نہیں ہوتا۔ اِس کی بجائے، وہ اُس سے محبت رکھتا اور اُسکا احترام کرتا ہے۔ اگر یسوؔع "دل کا فروتن" تھا تو شوہر کے پاس ایسا بننے کی اَور بھی زیادہ وجہ ہے، اِسلئے کہ یسوؔع کے برعکس، وہ غلطیاں کرتا ہے۔ جب وہ ایسا کرتا ہے تو وہ اپنی بیوی سے مفاہمت چاہتا ہے۔ اِسلئے، ایک فروتن شوہر اپنی غلطیوں کو تسلیم کرتا ہے،

---

۱۲. یسوؔع نے سرداری کو عمل میں لانے اور تابعداری دکھانے میں دونوں طرح سے کونسا عمدہ نمونہ قائم کِیا؟
۱۳، ۱۴. ایک پُرمحبت شوہر، مسیح کی نقل میں اپنی سرداری کو کیسے عمل میں لائیگا؟

اگرچہ "معاف کیجئے؛ آپ درست تھیں" کہنا، مشکل الفاظ ہو سکتے ہیں۔ ایک بیوی ایک مغرور اور ہٹ دھرم شوہر کی نسبت ایک منکسرالمزاج اور فروتن شوہر کی سرداری کا احترام کرنا زیادہ آسان پائے گی۔ اِس کے بعد، احترام دکھانے والی بیوی بھی معافی مانگ لیتی ہے جب وہ خطاکاری کرتی ہے۔

۱۴ خدا نے عورت کو عمدہ اوصاف کیساتھ خلق کیا جنہیں وہ ایک خوشحال شادی کا باعث بننے کیلئے استعمال کر سکتی ہے۔ ایک دانشمند شوہر اِس چیز کو تسلیم کریگا اور اُسکی زبان بند نہیں کریگا۔ بہت سی عورتیں زیادہ دردمندی اور سریع العمل ہونے کا میلان رکھتی ہیں، ایسی صفات جنکی ایک خاندان کی نگہداشت کرنے اور انسانی رشتوں کو پروان چڑھانے کیلئے ضرورت ہوتی ہے۔ عام طور پر، ایک عورت گھر کو رہنے کیلئے ایک دلکش جگہ بنانے کیلئے کافی ماہر ہوتی ہے۔ امثال ۳۱ باب میں مذکورہ "لائق بیوی" بہت سی شاندار خوبیوں اور عمدہ صلاحیتوں کی مالک تھی، اور اُسکے خاندان نے اُن سے بھرپور فائدہ اُٹھایا۔ کیوں؟ اِسلئے کہ اُسکے شوہر کے دل کو اُس پر "اعتماد ہے۔"—امثال ۳۱:‏۱۰، ۱۱۔

۱۵ بعض ثقافتوں میں، ایک شوہر کے اختیار پر بہت زیادہ زور دیا جاتا ہے، اِس حد تک کہ اُس سے سوال پوچھنے کو بھی گستاخی خیال کِیا جاتا ہے۔ وہ اپنی بیوی کیساتھ بالکل ایک غلام کی طرح سلوک کر سکتا ہے۔ ایسے غلط طریقے سے سرداری کو عمل میں لانا نہ صرف اُسکی بیوی بلکہ خدا کیساتھ بھی کمزور رشتے پر منتج ہوتا ہے۔ (مقابلہ کریں ۱-یوحنا ۴:‏۲۰، ۲۱۔) دوسری طرف، بعض شوہر اپنی بیویوں کو گھرانے پر اختیار چلانے کی اجازت دیتے ہوئے پیشوائی کرنے سے غفلت برتتے ہیں۔ صحیح طور پر مسیح کی تابعداری کرنے والا شوہر اپنی بیوی سے ناجائز فائدہ نہیں اُٹھاتا یا اُسکے وقار کو غصب نہیں کرتا۔ اِسکی بجائے، وہ یسوؔع کی خودایثارانہ محبت کی نقل کرتا ہے اور پولسؔ کی نصیحت کے مطابق عمل کرتا ہے: "اَے شوہرو! اپنی بیویوں سے محبت رکھو جیسے مسیح نے بھی کلیسیا سے محبت کرکے اپنے آپکو اُسکے واسطے موت کے

۱۵. ایک شوہر اپنی بیوی کیلئے مسیح جیسی محبت اور احترام کیسے دکھا سکتا ہے؟

حوالہ کر دیا۔" (افسیوں ۲۵:۵) مسیح یسوؔع نے اپنے پیروکاروں سے اتنی زیادہ محبت رکھی کہ اُس نے اُن کیلئے جان دے دی۔ ایک اچھا شوہر اپنی بیوی سے طلب کرنے کی بجائے اُسکی بھلائی کی جستجو میں، اس بے لوث رویے کی نقل کرنے کی کوشش کریگا۔ جب ایک شوہر مسیح کی تابعداری کرتا ہے اور مسیح جیسی محبت اور احترام دکھاتا ہے، تو اُسکی بیوی خود کو اُسکے تابع رکھنے کی تحریک پائیگی۔ ۔افسیوں ۵:۲۸، ۲۹، ۳۳۔

اچھی بیوی کے شایان تابعداری

۱۶ آؔدم کی تخلیق کے کچھ عرصہ بعد، "خداوند خدا نے کہا کہ آؔدم کا اکیلا رہنا اچھا نہیں۔ مَیں اُس کیلئے ایک مددگار اُسکی مانند بناؤنگا۔" (پیدایش ۱۸:۲) خدا نے حوؔا کو بطور ایک مدِمقابل کے نہیں بلکہ بطور "ایک مددگار" خلق کیا تھا۔ شادی کو دو مدِمقابل کپتانوں والے جہاز کی مانند نہیں ہونا تھا۔ شوہر کو محبت آمیز سرداری کو عمل میں لانا تھا، اور بیوی کو محبت، احترام، اور رضامندانہ اطاعت ظاہر کرنا تھی۔

۱۷ تاہم، ایک اچھی بیوی محض اطاعت شعار ہونے سے زیادہ کچھ ہوتی ہے۔ اُسکا شوہر جو فیصلے کرتا ہے وہ اُنکی حمایت کرنے سے، ایک حقیقی مددگار ہونے کی کوشش کرتی ہے۔ بِلاشُبہ، یہ اُس کیلئے اُسوقت زیادہ آسان ہوتا ہے جب وہ اُسکے فیصلوں سے اتفاق کرتی ہے۔ لیکن جب وہ ایسا نہیں بھی کرتی تو بھی اُسکی فعال حمایت زیادہ کامیاب نتیجہ حاصل کرنے کیلئے اُسکے فیصلے کی مدد کر سکتی ہے۔

۱۸ ایک بیوی اپنے شوہر کی ایک اچھا سردار بننے کیلئے دیگر طریقوں سے بھی مدد کر سکتی ہے۔ وہ پیشوائی کرنے میں اُسکی کوششوں کیلئے قدردانی کا اظہار کر سکتی ہے، بجائے اِسکے کہ اُس پر تنقید کرے یا اُسے احساس دلائے کہ وہ اُسکی توقع پر کبھی پورا نہیں اُتر سکتا۔ اپنے شوہر کیساتھ مثبت طریقے سے پیش آتے ہوئے، اُسے یاد رکھنا چاہئے کہ نہ صرف

---

۱۶. ایک بیوی کو اپنے شوہر کیساتھ اپنے رشتے میں کونسی خوبیاں ظاہر کرنی چاہئیں؟

۱۷، ۱۸. بعض طریقے کیا ہیں جن سے ایک بیوی اپنے شوہر کیلئے ایک حقیقی مددگار ثابت ہو سکتی ہے؟

اُسکے شوہر کی نظر میں بلکہ "حلم اور مزاج کی غربت کی... خدا کے نزدیک [بھی]... بڑی قدر ہے۔" (۱-پطرس ۳:۳،۴؛ کلسیوں ۳:۱۲) اگر شوہر ایماندار نہیں تو کیا ہو؟ خواہ وہ ہے یا نہیں، صحائف بیویوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں کہ "اپنے شوہروں کو پیار کریں۔ بچوں کو پیار کریں۔ اور مُتقی اور پاکدامن اور گھر کا کاروبار کرنے والی اور مہربان ہوں اور اپنے اپنے شوہر کے تابع رہیں تاکہ خدا کا کلام بدنام نہ ہو۔" (ططس ۲:۴،۵) اگر ضمیر کی بات آتی ہے تو اِس بات کا زیادہ امکان ہے کہ ایک بے ایمان شوہر اپنی بیوی کے مؤقف کا احترام کریگا اگر اِسے "حلم اور خوف ["احترام،" این ڈبلیو]" کیساتھ پیش کیا گیا ہے۔ بعض بے ایمان شوہر "پاکیزہ چال چلن اور خوف کو دیکھ کر بغیر کلام کے اپنی اپنی بیوی کے چال چلن سے خدا کی طرف کھنچ" گئے ہیں۔ —۱-پطرس ۳:۱،۲،۱۵؛ ۱-کرنتھیوں ۷:۱۳-۱۶۔

[۱۹] اگر ایک شوہر اپنی بیوی سے خدا کی طرف سے کوئی ممنوعہ کام کرنے کا تقاضا کرتا ہے تو کیا ہو؟ اگر ایسے واقع ہوتا ہے تو اُسے یاد رکھنا چاہئے کہ اُسکا حاکمِ اعلیٰ خدا ہے۔ جو کچھ رسولوں نے کیا وہ اُسے نمونے کے طور پر قبول کرتی ہے جب حکام نے اُنہیں خدا کے آئین کی خلاف ورزی کرنے کیلئے کہا تھا۔ اعمال ۵:۲۹ بیان کرتی ہے: "پطرؔس اور رسولوں نے کہا کہ ہمیں آدمیوں کے حکم کی نسبت خدا کا حکم ماننا زیادہ فرض ہے۔"

اچھا رابطہ

[۲۰] شادی کے ایک اَور حلقے—رابطے میں بھی محبت اور احترام ضروری ہیں۔ ایک شفیق شوہر اپنی بیوی سے اُس کی کارگذاریوں، اُس کے مسائل، مختلف معاملات پر اُس کے نظریات کی بابت گفتگو کرے گا۔ اُسے اِس کی ضرورت ہے۔ ایک شوہر جو وقت نکال کر اپنی بیوی سے بات چیت کرتا ہے اور جو کچھ وہ کہتی ہے اُسے واقعی سنتا ہے، وہ اُس کے لئے محبت اور احترام دکھاتا ہے۔ (یعقوب ۱:۱۹) بعض بیویاں شکایت کرتی ہیں کہ اُن کے

---

۱۹. اگر ایک شوہر اپنی بیوی سے خدا کے آئین کی خلاف ورزی کرنے کیلئے کہتا ہے تو کیا ہو؟
۲۰. وہ ضروری حلقہ کونسا ہے جہاں محبت اور احترام لازمی ہیں؟

شوہر اُن کے ساتھ گفتگو کرنے کے لئے بہت کم وقت صرف کرتے ہیں۔ یہ افسوسناک بات ہے۔ سچ ہے کہ اِن مصروف ایّام میں شوہر شاید زیادہ دیر تک گھر سے باہر کام کرتے ہیں، اور شاید معاشی حالات بعض بیویوں کے لئے بھی ملازمت کرنے کا سبب بنیں۔ لیکن ایک شادی شُدہ جوڑے کو ایک دوسرے کے لئے وقت بچا کر رکھنے کی ضرورت ہے۔ ورنہ، وہ ایک دوسرے سے مُستغنی ہو سکتے ہیں۔ اگر وہ شادی کے بندوبست کے باہر ہمدردانہ رفاقت کی تلاش کرنے کے لئے ناچار محسوس کرتے ہیں تو یہ سنگین مسائل کا باعث ہو سکتا ہے۔

۲۱ جس طریقے سے شوہر اور بیویاں رابطہ رکھتی ہیں وہ اہم ہے۔ "دل پسند باتیں... جی کو میٹھی لگتی ہیں اور ہڈیوں کے لئے شفا ہیں۔" (امثال ۱۶:۲۴) خواہ بیاہتا ساتھی ایماندار ہے یا نہیں، بائبل مشورت کا اطلاق ہوتا ہے: "تمہارا کلام ہمیشہ ... پُرفضل اور نمکین ہو،" یعنی پسندیدہ ہو۔ (کلسیوں ۴:۶) جب کسی کا دن سخت گزرا ہو تو اُس کے بیاہتا ساتھی کی طرف سے چند مہربانہ، ہمدردانہ الفاظ بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ "باموقع باتیں روپہلی ٹوکریوں میں سونے کے سیب ہیں۔" (امثال ۲۵:۱۱) لب و لہجہ اور الفاظ کا انتخاب بہت اہم ہیں۔ مثال کے طور پر، کوئی شخص ایک چڑچڑے، متقاضی انداز میں دوسرے سے کہہ سکتا ہے: "دروازہ بند کرو۔" لیکن ایک پُرسکون، مفاہمت آمیز آواز میں ادا کئے گئے الفاظ کس قدر "پُرفضل اور نمکین" ہوتے ہیں، "اگر زحمت نہ ہو تو کیا آپ مہربانی سے دروازہ بند کر دیں گے؟"

۲۲ جب دھیمے لہجے میں بات کی جاتی ہے، لطف و کرم والی نگاہ اور تاثرات، مہربانی، مفاہمت اور شفقت دکھائی جاتی ہے تو اچھا رابطہ فروغ پاتا ہے۔ اچھا رابطہ قائم رکھنے کیلئے محنت کرنے سے، شوہر اور بیوی دونوں اپنی ضروریات بتانے کیلئے آزاد محسوس کرینگے، اور وہ مایوسی یا دباؤ کے اوقات میں ایک دوسرے کیلئے اطمینان کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ خدا کا کلام تلقین کرتا ہے کہ "کم ہمتوں کو دلاسا دو۔" (۱-تھسلنیکیوں ۵:۱۴) ایسے اوقات ہوتے ہیں

---

۲۱. خوشگوار بات چیت شادی کو خوشحال رکھنے کیلئے کیسے مدد کریگی؟

۲۲. اچھا رابطہ قائم رکھنے کیلئے بیاہتا جوڑوں کو کن رجحانات کی ضرورت ہے؟

جب شوہر مغموم ہوتا ہے اور ایسے اوقات بھی ہوتے ہیں جب بیوی مغموم ہوتی ہے۔ وہ ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے "دلاسا" دے سکتے ہیں۔—رومیوں ۱۵:۲۔

[۲۳] محبت اور احترام دکھانے والے بیاہتا ساتھی ہر اختلاف کو ایک چیلنج خیال نہیں کرینگے۔ وہ ایک دوسرے کیساتھ "تلخ مزاجی" نہ کرنے کیلئے سخت کوشش کرینگے۔ (کلسیوں ۳:۱۹) دونوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ "نرم جواب قہر کو دُور کر دیتا ہے۔" (امثال ۱۵:۱) محتاط رہیں کہ ایک ساتھی کی تحقیر اور مذمت نہ کریں جو اپنے دِلی جذبات کا اظہار کرتا ہے۔ اِس کی بجائے، ایسے اظہارات کو دوسرے کے نقطۂ نظر کی بصیرت حاصل کرنے کا موقع خیال کریں۔ اکٹھے ملکر اختلافات کا حل نکالنے اور ایک ہم آہنگ نتیجے پر پہنچنے کی کوشش کریں۔

[۲۴] اُس موقع کو یاد کریں جب سارؔہ نے ایک خاص مسئلے کے حل کیلئے اپنے شوہر ابرؔہام کو ایک تجویز پیش کی اور وہ اُس کے جذبات کے منافی تھی۔ پھر بھی، خدا نے ابرؔہام سے کہا: "تُو اُس کی بات مان۔" (پیدایش ۲۱:۹-۱۲) ابرؔہام نے ایسا کِیا، اور اُس نے برکت پائی تھی۔ اِسی طرح سے، اگر ایک بیوی اپنے شوہر سے کوئی مختلف چیز تجویز کرتی ہے جو وہ ذہن میں رکھتا ہے، تو کم از کم اُسے سننا چاہئے۔ اِس کیساتھ ساتھ، ایک بیوی کو گفتگو پر حاوی نہیں ہونا چاہئے بلکہ سننا چاہئے کہ اُسکا شوہر کیا کہنا چاہتا ہے۔ (امثال ۲۵:۲۴) شوہر یا بیوی دونوں میں سے کوئی بھی اگر ہمیشہ اپنے طریقے پر زور دیتا ہے تو یہ بےادبی اور محبت کی کمی ہے۔

[۲۵] جوڑے کے جنسی تعلقات کے سلسلے میں بھی اچھا رابطہ ضروری ہے۔ خودغرضی اور ضبطِ‌نفس کی کمی شادی کے اندر اِس نہایت ہی قریبی رشتے کو شدید نقصان پہنچا سکتی ہے۔ تحمل کے ساتھ، بےتکلف رابطہ، لازمی ہے۔ جب ہر ایک بےغرضی سے دوسرے کی فلاح چاہتا ہے تو جنسی تعلق شاذونادر ہی سنگین مسئلہ بنتا ہے۔ دیگر معاملات کی طرح اِس

۲۳، ۲۴. جب اختلافات پیدا ہوتے ہیں تو محبت اور احترام کیسے مدد کرینگے؟ ایک مثال دیں۔
۲۵. ازدواجی زندگی کے جنسی پہلوؤں میں اچھا رابطہ خوشی کا سبب کیسے بنیگا؟

سلسلے میں بھی، ”کوئی اپنی بہتری نہ ڈھونڈے بلکہ دوسرے کی۔“-۱-کرنتھیوں ۷: ۳-۵؛ ۱۰:۲۴۔

۲۶ خدا کا کلام کیا ہی عمدہ مشورت پیش کرتا ہے! سچ ہے کہ ہر شادی کے اپنے نشیب وفراز ہوتے ہیں۔ لیکن جب شریکِ حیات بائبل میں آشکارا، یہوواہ کی سوچ کی اطاعت کرتے ہیں، اور اپنے رشتے کو اصولی محبت اور احترام پر قائم رکھتے ہیں تو وہ اعتماد رکھ سکتے ہیں کہ اُنکی شادی پائدار اور خوشحال ہوگی۔ یوں وہ نہ صرف ایک دوسرے کی، بلکہ شادی کے بانی، یہوواہ خدا کی بھی عزت کرینگے۔

۲۶. اگرچہ ہر شادی کے اپنے نشیب وفراز ہوتے ہیں، تاہم خدا کے کلام پر توجہ دینا بیاہتا جوڑوں کی خوشی حاصل کرنے کیلئے کیسے مدد کریگا؟

یہ بائبل اصول... ایک جوڑے کی ایک دائمی، خوشحال شادی سے لطف اُٹھانے کیلئے کیسے مدد کر سکتے ہیں؟

سچے مسیحی ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں۔
-یوحنا ۱۳:۳۵۔

مسیحی ایک دوسرے کو معاف کرنے کیلئے تیار ہیں۔
-کلسیوں ۳:۱۳۔

سرداری کی ایک درست ترتیب موجود ہے۔
-۱-کرنتھیوں ۱۱:۳۔

درست بات کا صحیح طریقے سے کہنا ضروری ہے۔
-امثال ۲۵:۱۱۔

باب چار

آپ ایک گھرانے کا انتظام کیسے کر سکتے ہیں؟

"دُنیا کی شکل بدلتی جاتی ہے۔" (۱کرنتھیوں ۷:۳۱) یہ الفاظ ۱،۹۰۰ سال سے زیادہ عرصہ پہلے تحریر کئے گئے تھے اور یہ آجکل کسقدر حقیقت پر مبنی ہیں! حالتیں، بالخصوص خاندانی زندگی کے سلسلے میں، بدلتی جا رہی ہیں۔ جس چیز کو ۴۰ یا ۵۰ سال پہلے نارمل یا روایتی خیال کیا جاتا تھا آجکل اکثر قابلِ قبول نہیں ہے۔ اِس وجہ سے، ایک گھرانے کو کامیابی سے چلانا بہت بڑے چیلنج پیش کر سکتا ہے۔ تاہم، اگر صحیفائی مشورت پر دھیان دیا جائے تو آپ اُن چیلنجوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔

چادر دیکھکر پاؤں پھیلائیں

۲ آجکل بہت سے لوگ ایک سادہ، خاندانی نظام پر مبنی زندگی سے مطمئن نہیں ہیں۔ جب کاروباری دُنیا زیادہ سے زیادہ مصنوعات پیدا کرتی ہے اور عوام کو لبھانے کی کوشش کرنے کے لئے اپنی تشہیری مہارتوں کو استعمال کرتی ہے تو لاکھوں مائیں اور باپ کام پر متعدد گھنٹے صرف کرتے ہیں تاکہ وہ اِن مصنوعات کو خرید سکیں۔ دیگر لاکھوں لوگ دسترخوان پر کچھ کھانا لگانے کیلئے روزانہ بھاگ دوڑ کا سامنا کرتے ہیں۔ اُنہیں محض ضروریاتِ زندگی خریدنے کیلئے کام پر پہلے کی نسبت کہیں زیادہ وقت صرف کرنا پڑتا ہے، شاید دو دو ملازمتیں کرتے ہیں۔ علاوہ‌ازیں دیگر نوکری حاصل کر کے خوش ہونگے کیونکہ بےروزگاری ایک عالمی مسئلہ ہے۔ جی‌ہاں، جدید خاندان کے لئے زندگی کسی بھی طرح

---

۱. آجکل گھرانے کا انتظام کرنا اتنا مشکل کیوں ہو سکتا ہے؟

۲. کونسے معاشی حالات خاندان میں کھچاؤ کا سبب بنتے ہیں؟

آسان نہیں ہے لیکن حالات سے حتی المقدور نپٹنے کے لئے بائبل اصول خاندانوں کی مدد کر سکتے ہیں۔

۳ پولسؔ رسول کو معاشی دباؤں کا تجربہ ہوا تھا۔ اُن سے نپٹتے ہوئے، اُس نے ایک بیش قیمت سبق سیکھا، جسکی وضاحت وہ اپنے دوست تیمتھیسؔ کے نام اپنے خط میں کرتا ہے۔ پولسؔ لکھتا ہے: "نہ ہم دُنیا میں کچھ لائے اور نہ کچھ اُس میں سے لے جا سکتے ہیں۔ پس اگر ہمارے پاس کھانے پہننے کو ہے تو اُسی پر قناعت کریں۔" (۱-تیمتھیس ۶:۷،۸) سچ ہے کہ خاندان کو صرف کھانے اور پہننے سے زیادہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اِسے کہیں نہ کہیں رہنے کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ بچوں کو تعلیم کی ضرورت ہوتی ہے۔ نیز طبّی اور دیگر اخراجات بھی ہوتے ہیں۔ پھر بھی، پولسؔ کے الفاظ کا اصول لاگو ہوتا ہے۔ اپنی خواہشات کو پورا کرنے کی بجائے اگر ہم اپنی ضروریات کو پورا کرنے پر قناعت کرتے ہیں تو زندگی زیادہ آسان ہوگی۔

۴ ایک اَور مفید اصول یسوؔع کی تمثیلوں میں سے ایک میں پایا جاتا ہے۔ اُس نے کہا: "تم میں ایسا کون ہے کہ جب وہ ایک برج بنانا چاہے تو پہلے بیٹھ کر لاگت کا حساب نہ کر لے کہ آیا میرے پاس اُسکے تیار کرنے کا سامان ہے یا نہیں؟" (لوقا ۱۴:۲۸) یسوؔع یہاں دوراندیشی، پیش ازوقت منصوبہ سازی کا ذکر کر رہا ہے۔ ہم نے گزشتہ باب سے سیکھ لیا ہے کہ جب ایک جوان جوڑا شادی کرنے کی بابت سوچتا ہے تو یہ اصول کیسے مدد کرتا ہے۔ اور شادی کے بعد گھرانے کا انتظام کرنے کیلئے بھی یہ مفید ہے۔ اِس سلسلے میں دوراندیشی میں بجٹ کا ہونا، دستیاب وسائل کا نہایت دانشمندانہ استعمال کرنے کیلئے پہلے سے منصوبہ سازی کرنا شامل ہے۔ اِس طریقے سے ایک خاندان ہر دن یا ہر ہفتے کیلئے ضروری چیزوں پر خرچ کرنے کی خاطر پیسہ رکھ چھوڑنے اور اُسکی حدود سے تجاوز نہ کرنے سے اخراجات پر قابو پا سکتے ہیں۔

---

۳. پولسؔ رسول نے کس اصول کی وضاحت کی، اور اِس کا اطلاق کرنا کیسے گھرانے کا انتظام کرنے میں کامیاب ہونے کیلئے کسی کی مدد کر سکتا ہے؟

۴، ۵. دوراندیشی اور منصوبہ سازی گھرانے کے بندوبست میں کیسے معاون ہو سکتی ہے؟

۵ بعض ممالک میں، ایسا بجٹ رکھنے کا مطلب غیرضروری چیزیں خریدنے کیلئے زیادہ شرحِ سود پر اُدھار لینے کی خواہش کی مزاحمت کرنا ہو سکتا ہے۔ بالالفاظِ دیگر، اِسکا مطلب کریڈٹ کارڈز کے استعمال پر پوری طرح قابو رکھنا ہو سکتا ہے۔ (امثال ۲۲:۷) اِس کا مطلب من موجی خرید–ضروریات اور نتائج کا اندازہ لگائے بغیر فوری مہیج پر کچھ خریدنے کے رجحان کو روکنا ہو سکتا ہے۔ علاوہ ازیں، بجٹ اِس بات کو بھی ظاہر کریگا کہ قمار بازی، تمباکو نوشی، اور حد سے زیادہ شراب نوشی پر خودغرضی سے پیسے ضائع کرنا خاندان کی معاشی حالت کو نقصان پہنچاتا ہے، نیز بائبل اصولوں کی مخالفت بھی کرتا ہے۔–امثال ۲۳:۲۰، ۲۱، ۲۹-۳۵؛ رومیوں ۶:۱۹؛ افسیوں ۵:۳-۵۔

۶ تاہم، اُنکی بابت کیا ہے جو غربت کی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہیں؟ ایک بات تو یہ ہے کہ وہ یہ جان کر تسلی حاصل کر سکتے ہیں کہ یہ عالمگیر مسئلہ صرف عارضی ہے۔ تیزی سے آنے والی نئی دُنیا میں، یہوواہ دیگر تمام برائیوں کیساتھ غربت کو بھی ختم کر دیگا جو نوعِ انسان کی تکلیف کا سبب بنتی ہیں۔ (زبور ۷۲:۱، ۱۲-۱۶) اِس اثنا میں، سچے مسیحی، خواہ وہ بہت غریب بھی ہوں، قطعی مایوس محسوس نہیں کرتے، کیونکہ وہ یہوواہ کے وعدے پر ایمان رکھتے ہیں: "مَیں تجھ سے ہرگز دستبردار نہ ہونگا اور کبھی تجھے نہ چھوڑونگا۔" لہٰذا، ایک ایماندار شخص اعتماد کیساتھ کہہ سکتا ہے: "خداوند میرا مددگار ہے۔ مَیں خوف نہ کرونگا۔" (عبرانیوں ۱۳:۵، ۶) ان مشکل ایّام میں، یہوواہ نے اپنے پرستاروں کی کئی طریقوں سے مدد کی ہے جب وہ اُس کے اصولوں کے مطابق زندگی بسر کرتے اور اپنی زندگیوں میں اُس کی بادشاہت کو پہلا درجہ دیتے ہیں۔ (متی ۶:۳۳) اُن کی بہت بڑی تعداد پولسؔ رسول کی طرح یہ کہتے ہوئے، تصدیق کر سکتی ہے: "ہر ایک بات اور سب حالتوں میں مَیں نے سیر ہونا بھوکا رہنا اور بڑھنا گھٹنا سیکھا ہے۔ جو مجھے طاقت بخشتا ہے اُس میں مَیں سب کچھ کر سکتا ہوں۔"–فلپیوں ۴:۱۲، ۱۳۔

---

۶. جن لوگوں کو غربت کی زندگی بسر کرنا پڑتی ہے کونسی صحیفائی سچائیاں اُنکی مدد کرتی ہیں؟

گھرانے کی دیکھ بھال کرنا
ایک خاندانی
پروجیکٹ ہے

ہاتھ بٹانا

۷ اپنی زمینی خدمتگزاری کے اختتام کے قریب، یسوؔع نے کہا: ”اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھ۔“ (متی ۲۲:۳۹) خاندان میں اِس مشورت کا اطلاق کرنا خانگی بندوبست میں بہت زیادہ مدد کرتا ہے۔ بہرصورت، ہمارے اہلِ خانہ کے علاوہ ہمارے قریب ترین اور عزیز ترین پڑوسی اَور کون ہیں—شوہر اور بیویاں، والدین اور بچے؟ خاندانی افراد ایک دوسرے کیلئے کیسے محبت ظاہر کر سکتے ہیں؟

---

۷. یسوؔع کے کونسے الفاظ، اگر اُن کا اطلاق کِیا جائے، گھرانے کے کامیاب بندوبست میں مدد کریں گے؟

۸ ایک طریقہ تو یہ ہے کہ خاندان کا ہر فرد گھریلو کام کاج میں اپنا جائز حصہ ادا کرے۔ لہٰذا، بچوں کو سکھانے کی ضرورت ہے کہ چیزوں کو استعمال کرنے کے بعد، خواہ وہ کپڑے ہوں یا کھلونے اپنی جگہ پر رکھیں۔ ہر صبح بستر ٹھیک کرنے کے لئے وقت اور کوشش درکار ہو سکتی ہے لیکن گھر کے بندوبست میں یہ ایک بڑی مدد ہے۔ بِلاشُبہ، تھوڑی بہت، عارضی بے ترتیبی ناگزیر ہے لیکن گھر کو کافی حد تک صاف ستھرا رکھنے، نیز کھانے کے بعد صفائی کرنے کیلئے سب ملکر کام کر سکتے ہیں۔ کاہلی، تن پروری، اور بے دلی، غیرآمادہ روح ہر ایک پر منفی اثر ڈالتی ہے۔ (امثال ۲۶:۱۴-۱۶) دوسری جانب، ایک مسرور، رضامندانہ جذبہ ایک خوشحال خاندانی زندگی کو پروان چڑھاتا ہے۔ ”خدا خوشی سے دینے والے کو عزیز رکھتا ہے۔“ -۲- کرنتھیوں ۹:۷۔

۹ پاس ولحاظ اور محبت ایسی صورتحال کے پیدا ہونے کو روکے گی جو بعض گھروں میں ایک سنگین مسئلہ ہے۔ مائیں روایتاً گھریلو زندگی کے لئے بڑی مددگار رہی ہیں۔ اُنہوں نے بچوں کی نگہداشت، گھر کی صفائی ستھرائی کی ہے، خاندان کے کپڑوں کی دھلائی، خریداری کی ہے اور کھانا پکایا ہے۔ بعض ممالک میں، عورتوں نے کھیتوں میں باقاعدہ کام کیا ہے، بازار میں چیزیں فروخت کی ہیں، یا دیگر طریقوں سے خاندانی بجٹ میں مدد کی ہے۔ جہاں پہلے یہ دستور نہیں بھی تھا، وہاں ضرورت نے لاکھوں شادی شُدہ عورتوں کو گھر سے باہر ملازمت تلاش کرنے کے لئے مجبور کر دیا ہے۔ ایک بیوی اور ماں جو اِن مختلف حلقوں میں سخت محنت کرتی ہے تعریف کی مستحق ہے۔ بائبل میں متذکرہ ”نیکوکار بیوی [”لائق بیوی، “این ڈبلیو] “ کی طرح وہ بہت محنتی ہے۔ ”[وہ] کاہلی کی روٹی نہیں کھاتی۔“ (امثال ۳۱:۱۰، ۲۷) تاہم، اِس کا یہ مطلب نہیں کہ صرف عورت ہی گھر میں کام کرے۔ جب ایک شوہر اور بیوی دونوں

۸. خاندان کے اندر محبت کا اظہار کیسے کِیا جا سکتا ہے؟

۹، ۱۰. (ا) خاتونِ خانہ پر اکثر کونسا بوجھ پڑتا ہے، اور اِسے کیسے ہلکا کیا جا سکتا ہے؟ (ب) گھر کے کام کاج کی بابت کونسا متوازن نظریہ تجویز کِیا گیا ہے؟

دن بھر گھر سے باہر کام کر کے لوٹتے ہیں تو کیا گھر کے سارے کام کا بوجھ بیوی ہی برداشت کرے، جبکہ شوہر اور باقی خاندان آرام کرے؟ ہرگز نہیں۔ (مقابلہ کریں ۲-کرنتھیوں ۸:۱۳،۱۴۔) پس، مثال کے طور پر، اگر ماں کھانا تیار کرنے لگی ہے تو وہ شکرگزار ہو سکتی ہے اگر خاندان کے دیگر افراد دسترخوان بچھانے، کچھ خریداری کرنے، یا گھر میں کچھ صفائی کرنے سے تیاری میں مدد کرتے ہیں۔ جی ہاں، سب ذمہ داری میں شریک ہو سکتے ہیں۔—مقابلہ کریں گلتیوں ۶:۲۔

۱۰ بعض شاید کہیں: ”جہاں مَیں رہتا ہوں وہاں ایسے کام کرنا مرد کو زیب نہیں دیتا۔“ شاید یہ سچ ہو، لیکن کیا اِس معاملے پر کچھ غوروخوض کرنا اچھا نہیں ہوگا؟ جب یہوواہ خدا نے خاندان کا آغاز کِیا تو اُس نے کوئی حکم جاری نہ کِیا کہ کوئی مخصوص کام صرف عورت ہی کرے گی۔ ایک موقع پر، جب وفادار شخص ابرہام کے پاس یہوواہ کے پیامبر آئے تو اُس نے اپنے مہمانوں کے لئے کھانا تیار کرنے اور پیش کرنے میں ذاتی طور پر حصہ لیا تھا۔ (پیدایش ۱۸:۱-۸) بائبل مشورہ دیتی ہے: ”شوہروں کو لازم ہے کہ اپنی بیویوں سے اپنے بدن کی مانند محبت رکھیں۔“ (افسیوں ۵:۲۸) اگر، دن کے اختتام پر، شوہر تھکا ہوا ہے اور آرام کرنا چاہتا ہے تو کیا بیوی بھی غالباً ایسا ہی محسوس نہیں کرتی، شاید اَور بھی زیادہ؟ (۱-پطرس ۳:۷) تو پھر، گھر پر شوہر کی طرف سے کام کاج میں ہاتھ بٹانا موزوں اور محبت آمیز نہیں ہوگا؟—فلپیوں ۲:۳،۴۔

۱۱ یسوؔع خدا کو خوش کرنے اور اپنے ساتھیوں کی خوشی کا باعث بننے کی ایک بہترین مثال ہے۔ اگرچہ اُس نے کبھی شادی نہیں کی تو بھی یسوؔع شوہروں، نیز بیویوں اور بچوں کے لئے بھی ایک اچھا نمونہ ہے۔ اُس نے اپنی بابت کہا: ”ابنِ آدم اِسلئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ اِسلئے کہ خدمت کرے،“ یعنی دوسروں کی خدمت کرے۔ (متی ۲۰:۲۸) وہ خاندان کتنے شادمان ہیں جن میں سب افراد ایسا ہی رویہ اپناتے ہیں!

---

۱۱. کس طریقے سے یسوؔع نے گھرانے کے ہر فرد کیلئے ایک عمدہ نمونہ قائم کِیا؟

صاف پانی، اچھی صحت

ایسے ممالک کے لوگوں کیلئے ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن بعض عملی تجاویز پیش کرتی ہے جہاں صاف پانی حاصل کرنا شاید مشکل ہو اور صحت اور صفائی کی حالتیں شاید فرسودہ ہوں۔

"پینے کا پانی صاف ستھرے برتنوں میں بھریں اور ذخیرہ کریں۔ ذخیرہ کرنے والے برتن کو ڈھانپ کر رکھیں اور بچوں یا جانوروں کو اِس میں سے پینے کی اجازت نہ دیں۔... لمبی ڈنڈی والے ڈونگے ہی سے پانی نکالیں جسے خاص اِسی مقصد کیلئے رکھا گیا ہے۔ برتن کو ہر روز خالی کریں اور کھنگالیں۔

"کھانا پکانے یا چھوٹے بچوں کیلئے پینے کی چیزیں تیار کرنے کیلئے پانی کو اُبالیں۔... پانی کو چند سیکنڈ تک اُبالنے کی ضرورت ہے۔"

صفائی-اتنی اہم کیوں؟

۱۲ ایک اَور بائبل اصول جو گھرانے کا بندوبست کرنے میں معاون ہو سکتا ہے وہ ۲-کرنتھیوں ۷:۱ میں پایا جاتا ہے۔ وہاں ہم پڑھتے ہیں: "آؤ ہم اپنے آپ کو ہر طرح کی جسمانی اور روحانی آلودگی سے پاک کریں۔" اِن الہامی الفاظ کی تعمیل کرنے والے یہوواہ کیلئے قابلِ‌قبول ہیں، جو "خالص اور بےعیب دینداری ["پرستش،" این ڈبلیو]" کا تقاضا کرتا ہے۔ (یعقوب ۱:۲۷) اور اُنکا گھرانہ ضمنی فوائد حاصل کرتا ہے۔

۱۳ مثال کے طور پر، بائبل ہمیں یقین دہانی کراتی ہے کہ وہ دن ضرور آئیگا جب دُکھ اور بیماری نہیں ہونگے۔ اُس وقت "وہاں کے باشندوں میں بھی کوئی نہ کہے گا کہ مَیں بیمار ہوں۔" (یسعیاہ ۳۳:۲۴؛ مکاشفہ ۲۱:۴، ۵) تاہم، اُس وقت تک، ہر خاندان کو

---

۱۲. یہوواہ اُن سے کیا تقاضا کرتا ہے جو اُسکی خدمت کرتے ہیں؟

۱۳. گھرانے کے انتظام میں صفائی ستھرائی کیوں اہم ہے؟

وقتاً فوقتاً بیماری سے نپٹنا پڑتا ہے۔ یہاںتک کہ پولسؔ اور تیمتھیسؔ بھی بیمار پڑ گئے تھے۔ (گلتیوں ۴:۱۳؛ ۱-تیمتھیس ۵:۲۳) تاہم، طبّی ماہرین کہتے ہیں کہ کافی حدتک بیماری سے بچا جا سکتا ہے۔ دانشمند خاندان بعض قابلِ علاج بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں اگر وہ جسمانی اور روحانی آلودگی سے گریز کرتے ہیں۔ آیئے غور کریں کہ کیسے۔—مقابلہ کریں امثال ۲۲:۳۔

۱۴ روحانی پاکیزگی میں اخلاقی پاکیزگی شامل ہے۔ جیسے کہ سب جانتے ہیں بائبل بلند اخلاقی معیاروں کی تائید کرتی ہے اور شادی سے باہر کسی بھی قسم کے ناجائز جنسی تعلق کی مذمت کرتی ہے۔ ”نہ حرامکار خدا کی بادشاہی کے وارث ہونگے . . . نہ زناکار نہ عیاش۔ نہ لونڈے باز۔“ (۱-کرنتھیوں ۶:۹، ۱۰) اخلاق سے گری ہوئی آج کی دُنیا میں مسیحی زندگی بسر کرنے کے لئے اِن واضح معیاروں کی پابندی کرنا بہت ضروری ہے۔ ایسا کرنا خدا کو خوش کرتا ہے اور یہ خاندان کی جنسی طور پر لگنے والی ایڈز، آتشک، سوزاک، اور کلامڈیا (اعضائے تناسل کی بیماری) جیسی بیماریوں سے بچنے میں مدد کرتا ہے۔—امثال ۷: ۱۰-۲۳۔

۱۵ ’خود کو ہر طرح کی جسمانی آلودگی سے پاک کرنا‘ خاندان کو دیگر بیماریوں سے بچنے میں مدد دیتا ہے۔ بہت سی بیماریاں جسمانی صفائی کے فقدان کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ ایک بڑی مثال سگریٹ نوشی کی عادت ہے۔ سگریٹ نوشی نہ صرف پھیپھڑوں، کپڑوں، اور ہوا کو آلودہ کرتی ہے بلکہ یہ لوگوں کو بیمار بھی کرتی ہے۔ ہر سال لاکھوں لوگ اس لئے مر جاتے ہیں کہ وہ تمباکو نوشی کرتے تھے۔ اس پر سوچیں: اگر وہ ’جسمانی . . . آلودگی‘ سے بچے ہوتے تو ہر سال لاکھوں لوگ نہ بیمار پڑے ہوتے اور نہ ہی قبل از وقت ہلاک ہوئے ہوتے۔

---

۱۴. کس طریقے سے اخلاقی پاکیزگی خاندان کو بیماری سے محفوظ رکھ سکتی ہے؟
۱۵. جسمانی صفائی کے فقدان کی ایک مثال دیں جو غیرضروری بیماری کا سبب بن سکتی ہے۔

چیزوں کو
صاف ستھرا رکھنا
دوائی خریدنے سے
زیادہ سستا ہے

[16] ایک اَور مثال پر غور کریں۔ تقریباً ۳،۵۰۰ سال پہلے، خدا نے بنی اسرائیل کو اُن کی پرستش اور کسی حد تک اُنکی روزمرّہ زندگی کو منظم کرنے کیلئے اپنی شریعت دی۔ اُس شریعت نے حفظانِ صحت کیلئے کچھ بنیادی اصول وضع کرنے سے قوم کو بیماری سے بچنے میں مدد دی۔ اُن میں سے ایک قانون انسانی فضلے کو تلف کرنے سے متعلق تھا، جسے لشکرگاہ سے دُور صحیح طور پر دبایا جانا تھا تاکہ لوگوں کا رہائشی علاقہ آلودہ نہ ہو۔ (استثنا ۲۳:‏۱۲،‏۱۳) وہ قدیمی قانون ابھی تک عمدہ مشورت ہے۔ آجکل بھی لوگ بیمار پڑ جاتے ہیں کیونکہ وہ اِسکی پابندی نہیں کرتے۔ *

* اسہال سے کیسے بچیں۔—بہت سے شیرخوار بچوں کی اموات کا سبب بننے والی ایک عام بیماری پر مشورہ دینے والی ایک درسی کتاب میں ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن بیان کرتی ہے: ”اگر بیت‌الخلا موجود نہیں: تو گھر سے، اور ایسے علاقوں سے جہاں بچے کھیلتے ہیں، اور پانی کے ذخیرے سے کم‌ازکم ۱۰ میٹر دُور پاخانہ کریں؛ فضلے کو مٹی سے ڈھانپ دیں۔“

۱۶، ۱۷. (ا) یہوواہ کی طرف سے دیئے گئے کس قانون نے اسرائیلیوں کو بعض بیماریوں سے محفوظ رکھا؟ (ب) تمام گھرانوں میں استثنا ۲۳:‏۱۲،‏۱۳ کے پسِ‌پُشت اصول کا اطلاق کیسے ہو سکتا تھا؟

۱۷ اِس اسرائیلی قانون کے پسِ پُشت اصول کی مطابقت میں، خاندان کے غسل خانے اور بیت الخلا کی جگہ -خواہ رہائش گاہ کے اندر ہو یا باہر -کو صاف ستھرا اور جراثیموں سے پاک رکھنا چاہئے۔ اگر بیت الخلا کی جگہ کو صاف ستھرا اور ڈھانپ کر نہ رکھا جائے تو وہاں مکھیاں جمع ہو جائینگی اور جراثیموں کو گھر کی دوسری جگہوں -اور کھانے تک لے جائینگی جو ہم کھاتے ہیں۔ علاوہ ازیں، بچوں اور بڑوں کو بیت الخلا سے ہوکر آنے کے بعد اپنے ہاتھ دھونے چاہئیں۔ بصورتِ دیگر، وہ اپنی جِلد پر جراثیم واپس لے آتے ہیں۔ ایک فرانسیسی ڈاکٹر کے مطابق، ہاتھ دھونا "بعض نظامِ انہضام، نظامِ تنفّس، یا جِلدی امراض کی روک تھام کی ایک بہترین ضمانت ہے۔"

۱۸ یہ سچ ہے کہ ایک غریب علاقے میں صفائی ستھرائی ایک چیلنج ہوتی ہے۔ ایسے علاقوں سے واقف ایک شخص نے وضاحت کی: "شدید گرم موسم صفائی کرنے کے کام کو دوگُنا سخت بنا دیتا ہے۔ گردباد گھر کے ہر کونے کھدرے کو باریک مٹی کے بھورے سفوف سے ڈھانپ دیتے ہیں۔ ... شہروں، نیز بعض دیہی علاقوں میں تیزی سے پھیلتی اور بڑھتی ہوئی آبادیاں بھی صحت کے لئے خطرات پیدا کرتی ہیں۔ کُھلے گندے نالے، بکھرے ہوئے کوڑے کرکٹ کے ڈھیر، غلیظ مشترکہ بیت الخلا، بیماری پھیلانے والے چوہے، لال بیگ، اور مکھیاں عام نظر آنے لگی ہیں۔"

۱۹ ایسی حالتوں کے تحت صفائی ستھرائی رکھنا مشکل ہے۔ تاہم، اس کے لئے کوشش کرنا مفید ہے۔ صابن اور پانی اور تھوڑی سی اضافی محنت ہسپتال اور دوائی کے اخراجات سے کہیں سستی ہے۔ اگر آپ ایسے ماحول میں رہتے ہیں تو حتی الوسع اپنے گھر اور صحن کو صاف ستھرا اور جانور کے گوبر سے پاک رکھیں۔ اگر آپکے گھر کا راستہ برساتی دنوں میں کیچڑ والا ہو جاتا ہے تو کیا آپ کیچڑ کو گھر سے باہر رکھنے میں مدد دینے کیلئے بجری یا پتھر ڈال سکتے ہیں؟ اگر جوتے یا سینڈل استعمال کئے گئے ہیں تو کیا انہیں اُتارا جا سکتا ہے اس سے پیشتر کہ

۱۸، ۱۹. ایک غریب علاقے میں بھی ایک گھر کو صاف ستھرا رکھنے کیلئے کونسی تجاویز پیش کی گئی ہیں؟

پہننے والا گھر میں داخل ہو؟ آپکو اپنے پانی کے ذخیرے کو بھی آلودگی سے پاک رکھنا چاہیئے۔ یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ کم از کم دو ملین سالانہ اموات آلودہ پانی اور ناقص صفائی سے متعلقہ بیماریوں کی وجہ سے ہوتی ہیں۔

[۲۰] ایک صاف ستھرے گھر کا انحصار یعنی ماں، باپ، بچوں، اور ملاقاتیوں سب پر ہے۔ کینیا سے آٹھ بچوں کی ایک ماں نے بیان کیا: "ہر ایک نے اپنا حصہ ادا کرنا سیکھ لیا ہے۔" ایک صاف ستھرا گھر پورے خاندان کی عکاسی کرتا ہے۔ ایک ہسپانوی ضرب المثل بیان کرتی ہے: "غربت اور صفائی ستھرائی میں کوئی تضاد نہیں ہے۔" خواہ کوئی ایک حویلی، ایک اپارٹمنٹ، ایک ادنیٰ گھر، یا ایک جھونپڑی میں رہتا ہو، صفائی زیادہ صحتمند خاندان کی کُنجی ہے۔

حوصلہ افزائی ہمیں ترقی کرنے دیتی ہے

[۲۱] لائق بیوی کی بابت بات چیت کرتے ہوئے، امثال کی کتاب بیان کرتی ہے: "اُس کے بیٹے اُٹھتے ہیں اور اُسے مبارک کہتے ہیں۔ اُس کا شوہر بھی اُس کی تعریف کرتا ہے۔" (امثال ۳۱:۲۸) کب آپ نے اپنے خاندان کے کسی فرد کی آخری بار تعریف کی تھی؟ واقعی، ہم موسمِ بہار کے پودوں کی مانند ہیں جو گرمی اور نمی ملنے پر پھلنے پھولنے کے لئے تیار ہیں۔ ہمارے معاملے میں، ہمیں تعریف کی گرمی درکار ہے۔ یہ جاننا ایک بیوی کی مدد کرتا ہے کہ اُس کا شوہر اُس کی سخت محنت اور پُرمحبت فکر کی قدر کرتا ہے اور یہ کہ وہ اُسے معمولی خیال نہیں کرتا۔ (امثال ۱۵:۲۳؛ ۲۵:۱۱) اور جب ایک بیوی گھر کے اندر اور باہر اپنے شوہر کے کام کی تعریف کرتی ہے تو یہ خوشگوار ہوتا ہے۔ جب والدین گھر میں، سکول میں، یا مسیحی کلیسیا میں بچوں کی کاوشوں کے لئے اُن کی تعریف کرتے ہیں تو وہ بھی نشوونما پاتے ہیں۔ اور تھوڑی سی

۲۰. اگر گھر کو صاف ستھرا رکھنا ہے تو کسے ذمہ داری میں حصہ لینا چاہیئے؟

۲۱. امثال ۳۱:۲۸ کی مطابقت میں، ایک گھرانے کی خوشی کا سبب بننے کیلئے کونسی چیز مدد کریگی؟

شکرگزاری کتنا کچھ انجام دیتی ہے! "شکریہ" کہنے میں کیا لاگت آتی ہے؟ بہت کم، تاہم صلے میں خاندانی حوصلہ بہت بلند ہو سکتا ہے۔

۲۲ بہت سی وجوہات کی بنا پر، گھرانے کا بندوبست کرنا آسان نہیں ہے۔ تاہم، اسے کامیابی کیساتھ کِیا جا سکتا ہے۔ ایک بائبل مثل بیان کرتی ہے: "حکمت سے گھر تعمیر کِیا جاتا ہے اور فہم سے اُسکو قیام ہوتا ہے۔" (امثال ۲۴:۳) اگر خاندان میں سب خدا کی مرضی کو سیکھنے اور اپنی زندگیوں میں اِسکا اطلاق کرنے کی کوشش کریں تو حکمت اور فہم کو حاصل کِیا جا سکتا ہے۔ ایک خوشحال خاندان واقعی اس کوشش کا مستحق ہے!

۲۲. ایک گھرانے کو استحکام کے ساتھ "قیام بخشنے" کے لئے کس چیز کی ضرورت ہے، اور یہ کیسے تکمیل پا سکتا ہے؟

یہ بائبل اصول...
ایک خاندان کی اپنے گھرانے کا انتظام کرنے میں کیسے مدد کر سکتے ہیں؟

ضروریاتِ زندگی سے مطمئن ہونا دانشمندی ہے۔
—۱-تیمتھیس ۶:۷، ۸۔

یہوواہ اُن سے دستبردار نہیں ہوگا جو اُسکی خدمت کرتے ہیں۔
—عبرانیوں ۱۳:۵، ۶۔

دوسروں کیلئے محبت ایک نمایاں مسیحی خوبی ہے۔
—متی ۲۲:۳۹۔

مسیحی جسمانی اور روحانی طور پر پاک صاف رہتے ہیں۔
—۲-کرنتھیوں ۷:۱۔

باب پانچ

اپنے بچے کی بچپن سے تربیت کریں

"اولاد خداوند کی طرف سے میراث ہے،" کوئی ۳،۰۰۰ سال پہلے ایک قدردان والد نے پُرزور الفاظ میں کہا تھا۔ (زبور ۱۲۷:۳) بیشک، والدین ہونے کی خوشی خدا کی طرف سے ایک بیش قیمت اجر ہے، ایک ایسا اجر جو بیشتر شادی شُدہ لوگوں کو حاصل ہے۔ تاہم، وہ جنکے بچے ہیں، اُنہیں جلد احساس ہو جاتا ہے کہ والدین ہونا خوشی کیساتھ ساتھ ذمہ داریاں بھی لاتا ہے۔

۲ بالخصوص آجکل، بچوں کی پرورش کرنا ایک مشکل کام ہے۔ تاہم، بہتیرے لوگوں نے اسے کامیابی کیساتھ انجام دیا ہے، اور مُلہَم زبورنویس یہ کہتے ہوئے طریقے کی نشاندہی کرتا ہے: "اگر خداوند ہی گھر نہ بنائے تو بنانے والوں کی محنت عبث ہے۔" (زبور ۱۲۷:۱) جتنا زیادہ آپ یہوواہ کی ہدایات پر چلینگے آپ اتنے ہی زیادہ بہتر باپ یا ماں بن جائینگے۔ بائبل بیان کرتی ہے: "سارے دل سے خداوند پر توکل کر اور اپنے فہم پر تکیہ نہ کر۔" (امثال ۳:۵) جب آپ بچے کی پرورش کرنے کے اپنے ۲۰ سالہ پروجیکٹ کا آغاز کرتے ہیں تو کیا آپ یہوواہ کی مشورت سننے کیلئے تیار ہیں؟

بائبل کا نظریہ قبول کرنا

۳ پوری دُنیا میں بہت سے گھروں کے اندر، مرد بچے کی تربیت کرنے کو خاص طور پر عورت کا کام خیال کرتے ہیں۔ سچ ہے کہ خدا کا کلام باپ کے کردار کی نشاندہی سب سے

۱، ۲. اپنے بچوں کی پرورش کرنے کے سلسلے میں مدد کیلئے والدین کو کس سے رجوع کرنا چاہئے؟
۳. بچوں کی پرورش کرنے کے سلسلے میں والدوں کی کیا ذمہ داری ہے؟

بڑھ کرایک روزی کمانے والے کے طور پر کرتا ہے۔ تاہم، وہ یہ بھی بیان کرتا ہے کہ اُسکی گھر کے اندر بھی ذمہ داریاں ہیں۔ بائبل بیان کرتی ہے: "اپنا کام باہر تیار کر۔ اُسے اپنے کھیت میں درست کر لے اور اُسکے بعد اپنا گھر بنا۔" (امثال ۲۴:۲۷) خدا کی نظر میں، باپ اور مائیں بچے کی تربیت کرنے میں ساتھی ہیں۔—امثال ۱:۸،۹۔

۴ آپ اپنے بچوں کو کیسا خیال کرتے ہیں؟ رپورٹیں بیان کرتی ہیں کہ ایشیا میں "بچیوں کی پیدائش کا اکثر خوشدلی سے خیرمقدم نہیں کیا جاتا۔" رپورٹ کے مطابق لاطینی امریکہ میں "کافی روشن ضمائر خاندانوں" میں بھی ابھی تک لڑکیوں کے خلاف تعصب پایا جاتا ہے۔ تاہم، حقیقت تو یہ ہے کہ لڑکیاں دوسرے درجے کی مخلوق نہیں ہیں۔ قدیم وقتوں کے ایک قابلِ ذکر والد، یعقوب نے اپنے تمام بچوں کو، بشمول لڑکیوں کے جو اُس وقت تک پیدا ہوئے تھے، بطور "وہ بچے" بیان کیا تھا "جو خدا نے [مجھے] عنایت کئے ہیں۔" (پیدایش ۳۳:۱-۵؛ ۳۷:۳۵) اِسی طرح، یسوع نے سب "بچوں" (لڑکوں اور لڑکیوں) کو برکت دی جو اُس کے پاس لائے گئے تھے۔ (متی ۱۹:۱۳-۱۵) ہم یقین رکھ سکتے ہیں کہ اُس نے یہوواہ کے نقطۂ‌نظر کو منعکس کیا۔—استثنا ۱۶:۱۴۔

۵ کیا آپکے علاقے میں ایک عورت سے ممکنہ طور پر زیادہ سے زیادہ بچے پیدا کرنے کی توقع کی جاتی ہے؟ سچ بات تو یہ ہے کہ ایک شادی شُدہ جوڑا کتنے بچے پیدا کرتا ہے یہ اُنکا ذاتی فیصلہ ہے۔ اگر والدین کے پاس بہت سے بچوں کو کھانا کھلانے، کپڑا پہنانے، اور تعلیم دلانے کے وسائل کی کمی ہے تو کیا ہو؟ یقینی طور پر، جوڑے کو اپنے خاندان کے سائز کی بابت فیصلہ کرتے وقت اِس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔ بعض جوڑے جو اپنے تمام بچوں کی کفالت نہیں کر سکتے اُن میں سے بعض کی پرورش کرنے کی ذمہ داری رشتےداروں کو سونپ دیتے ہیں۔ کیا یہ طریقہ مناسب ہے؟ درحقیقت نہیں۔ اور نہ ہی یہ والدین کو اپنے بچوں کے سلسلے میں اُن کی

---

۴. ہمیں لڑکوں کو لڑکیوں سے برتر خیال کیوں نہیں کرنا چاہئے؟
۵. اپنے خاندان کے سائز کے سلسلے میں کن باتوں کو ایک جوڑے کے فیصلے پر اثرانداز ہونا چاہئے؟

ذمہ داری سے آزاد کرتا ہے۔ بائبل بیان کرتی ہے: ”اگر کوئی اپنوں اور خاص کر اپنے گھرانے کی خبرگیری نہ کرے تو ایمان کا منکر اور بے ایمان سے بدتر ہے۔“ (۱-تیمتھیس ۵:۸) ذمہ دار جوڑے اپنے ”گھرانے“ کے سائز کی منصوبہ سازی کرتے ہیں تاکہ وہ ’اُنکی جو اُنکے اپنے ہیں کفالت کر‘ سکیں۔ ایسا کرنے کیلئے کیا وہ خاندانی منصوبہ بندی کر سکتے ہیں؟ یہ بھی ذاتی فیصلہ ہے، اور اگر شادی شُدہ جوڑے اِس سلسلے میں کوئی فیصلہ کرتے بھی ہیں، تو مانعِ حمل کا انتخاب بھی ایک ذاتی معاملہ ہے۔ ”کیونکہ ہر شخص اپنا ہی بوجھ اُٹھائیگا۔“ (گلتیوں ۶:۵) تاہم، خاندانی منصوبہ بندی جس میں کسی بھی قسم کا اسقاطِ حمل شامل ہے وہ بائبل اصولوں کے برعکس ہے۔ یہوواہ خدا ”زندگی کا سرچشمہ“ ہے۔ (زبور ۳۶:۹) اِسلئے، استقرارِ حمل کے بعد زندگی کو ختم کرنا یہوواہ کیلئے انتہائی بےادبی ظاہر کریگا اور قتل کے مترادف ہے۔—خروج ۲۱:۲۲، ۲۳؛ زبور ۱۳۹:۱۶؛ یرمیاہ ۱:۵۔

اپنے بچے کی ضروریات پورا کرنا

۶ امثال ۲۲:۶ بیان کرتی ہے: ”لڑکے کی اُس راہ میں تربیت کر جس پر اُسے جانا ہے۔“ بچوں کی تربیت کرنا والدین کی ایک اَور بڑی ذمہ داری ہے۔ تاہم، اس تربیت کو کب شروع ہونا چاہئے؟ بہت جلدی۔ پولسؔ رسول نے بیان کِیا کہ تیمتھیسؔ کی ”بچپن سے“ تربیت کی گئی تھی۔ (۲-تیمتھیس ۳:۱۵) یہاں پر مستعمل یونانی لفظ چھوٹے بچے یا نازائیدہ بچے کی طرف بھی اشارہ کرسکتا ہے۔ (لوقا ۱:۴۱، ۴۴؛ اعمال ۷:۱۸-۲۰) پس، تیمتھیسؔ نے موزوں طور پر—اُس وقت تربیت حاصل کی تھی جب وہ بہت چھوٹا تھا۔ بچے کی تربیت شروع کرنے کا بہترین وقت بچپن ہے۔ ایک چھوٹا بچہ بھی علم کی شدید خواہش رکھتا ہے۔

۷ ”جب مَیں نے اپنے بچے کو پہلی مرتبہ دیکھا،“ ایک ماں بیان کرتی ہے ”تو مجھے اُس

---

۶. بچے کی تربیت کا آغاز کب ہونا چاہئے؟
۷. (ا) یہ کیوں اہم ہے کہ ماں اور باپ دونوں بچے کیساتھ قریبی رشتہ پیدا کریں؟ (ب) یہوواہ اور اُسکے اکلوتے بیٹے کے درمیان کیا رشتہ موجود تھا؟

سے پیار ہو گیا۔" زیادہ تر مائیں ایسا ہی کرتی ہیں۔ جب وہ پیدائش کے بعد اکٹھے وقت صرف کرتے ہیں تو ماں اور بچے کے درمیان یہ خوشگوار تعلق گہرا ہو جاتا ہے۔ دودھ پلانا اِس قربت میں اضافہ کرتا ہے۔ (مقابلہ کریں ۱-تھسلنیکیوں ۲:۷۔) بچے کی جذباتی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے ماں کا اپنے بچے کو چمکارنا اور اُس سے باتیں کرنا اشد ضروری ہیں۔ (مقابلہ کریں یسعیاہ ۶۶:۱۲۔) لیکن باپ کی بابت کیا ہے؟ اُسے بھی اپنے نئے بچے کیساتھ قریبی تعلق اُستوار کرنا چاہئے۔ یہوواہ خود اِسکی ایک مثال ہے۔ امثال کی کتاب میں، ہم یہوواہ کے اپنے اکلوتے بیٹے کیساتھ رشتے کی بابت سیکھتے ہیں، جسے یہ کہتے ہوئے بیان کیا گیا ہے: "خداوند نے انتظامِ عالم کے شروع میں... مجھے پیدا کیا۔ اور مَیں ہر روز اُسکی خوشنودی تھی۔" (امثال ۸:۲۲، ۳۰؛ یوحنا ۱:۱۴) اِسی طرح، ایک اچھا باپ بچے کی زندگی کے آغاز ہی سے اپنے بچے کیساتھ ایک پُرتپاک، پُرمحبت رشتہ پیدا کرتا ہے۔ "بہت زیادہ شفقت دکھائیں،" ایک باپ بیان کرتا ہے۔ "کوئی بچہ گلے لگانے اور چومنے سے کبھی نہیں مرا۔"

۸ لیکن چھوٹے بچوں کو کچھ زیادہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ پیدائش کے وقت ہی سے، اُنکے دماغ معلومات حاصل کرنے اور ذخیرہ کرنے کیلئے تیار ہوتے ہیں، اور اِسکا بنیادی ماخذ والدین ہیں۔ مثال کے طور پر زبان کو لے لیں۔ محققین کہتے ہیں کہ بچہ کتنی اچھی طرح بات چیت کرنا اور پڑھنا سیکھتا ہے "اسے اُسکے والدین کیساتھ بچے کے ابتدائی باہمی عمل کی نوعیت سے بہت زیادہ منسلک خیال کیا جاتا ہے۔" بچپن ہی سے اپنے بچے کیساتھ گفتگو کریں اور پڑھیں۔ بہت جلد وہ آپکی نقل کرنا چاہیگا اور جلد ہی آپ اُسے پڑھنا سکھا رہے ہونگے۔ غالباً، وہ سکول داخل ہونے سے پہلے ہی پڑھنے کے قابل ہوگا۔ یہ خاص طور پر اُس وقت مفید ہوگا اگر آپ کسی ایسے ملک میں رہتے ہیں جہاں اساتذہ کم اور کلاس روم خوب بھرے ہوتے ہیں۔

۹ مسیحی والدین کی اوّلین فکرمندی اپنے بچے کی روحانی ضروریات پوری کرنا ہے۔

---

۸. والدین کو ممکنہ طور پر بچوں کو کونسی ذہنی تحریک جلد دینی چاہئے؟
۹. نہایت اہم نصب‌العین کیا ہے جسے والدین کو یاد رکھنے کی ضرورت ہے؟

(دیکھیں استثنا ۸:۳۔) کس نصب العین کے ساتھ؟ اپنے بچے کی مسیح جیسی شخصیت پیدا کرنے میں مدد دینے کیلئے، عملاً، "نئی انسانیت" پہننے کیلئے۔ (افسیوں ۴:۲۴) ایسا کرنے کیلئے اُنہیں موزوں عمارتی سامان اور مناسب تعمیراتی طریقوں پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔

سچائی کو اپنے بچے کے ذہن نشین کریں

۱۰ عمارت کی خوبی کا انحصار کافی حد تک عمارت میں استعمال ہونے والے سامان کی نوعیت پر ہے۔ پولسؔ رسول نے کہا کہ مسیحی شخصیات کے لئے بہترین تعمیراتی سامان "سونا، چاندی، بیش قیمت پتھر" ہیں۔ (۱-کرنتھیوں ۳:۱۰-۱۲) یہ چیزیں ایمان، حکمت، فہم، وفاداری، احترام، اور یہوواہ اور اُسکے آئین کیلئے پُرمحبت قدردانی جیسی صفات کی نمائندگی کرتی ہیں۔ (زبور ۱۹:۷-۱۱؛ امثال ۲:۱-۶؛ ۳:۱۳، ۱۴) اِن خوبیوں کو پیدا کرنے کے لئے والدین اپنے بچوں کی طفولیت کے اوائل ہی سے کیسے مدد کر سکتے ہیں؟ مدتوں سے وضع کردہ طریقۂ کار کی پیروی کرنے سے۔

۱۱ بنی اسرائیل کے ملکِ موعود میں داخل ہونے سے تھوڑا پہلے، یہوواہ نے اسرائیلی والدین کو حکم دیا: "یہ باتیں جنکا حکم آج مَیں تجھے دیتا ہوں تیرے دل پر نقش رہیں۔ اور تُو اِنکو اپنی اولاد کے ذہن نشین کرنا اور گھر بیٹھے اور راہ چلتے اور لیٹتے اور اُٹھتے وقت اِن کا ذکر کیا کرنا۔" (استثنا ۶:۶، ۷) جی ہاں، والدین کو نمونے، رفیق، رابطہ رکھنے والے، اور اُستاد ہونے کی ضرورت ہے۔

۱۲ نمونہ بنیں. سب سے پہلے یہوواہ نے کہا: "یہ باتیں... تیرے دل پر نقش رہیں۔" اِسکے بعد اُس نے اضافہ کیا: "تُو اِنکو اپنی اولاد کے ذہن نشین کرنا۔" پس خدائی خوبیاں پہلے باپ کے دل پر نقش ہونی چاہئیں۔ باپ کو سچائی سے محبت رکھنی اور اِسکے مطابق زندگی بسر کرنی

---

۱۰. بچوں کو کونسی صفات پیدا کرنے کی ضرورت ہے؟
۱۱. اسرائیلی والدین نے اپنے بچوں کی خداپرستانہ شخصیات پیدا کرنے میں کیسے مدد کی؟
۱۲. یہ کیوں نہایت ضروری ہے کہ والدین اچھے نمونے ثابت ہوں؟

چاہیئے۔ تبھی وہ بچے کے دل تک پہنچ سکتا ہے۔ (امثال ۲۰:۷) کیوں؟ اِسلئے کہ بچے جو کچھ وہ سنتے ہیں اُسکی نسبت جو کچھ وہ دیکھتے ہیں اُس سے زیادہ اثرپذیر ہوتے ہیں۔—لوقا ۶:۴۰؛ ۱-کرنتھیوں ۱۱:۱۔

[۱۳] رفیق بنیں. یہوواہ نے اسرائیل میں والدین کو حکم دیا: ’گھر بیٹھے اور راہ چلتے اور لیٹتے اور اُٹھتے وقت اِن کا اپنے بچوں سے ذکر کیا کرنا۔‘ یہ بچوں کیساتھ وقت صرف کرنے کا تقاضا کرتا ہے خواہ والدین کتنے ہی مصروف کیوں نہ ہوں۔ یسوؔع نے بدیہی طور پر محسوس کِیا تھا کہ بچے اُسکے وقت کے مستحق تھے۔ اُسکی خدمتگزاری کے آخری ایّام میں، ”لوگ بچوں کو اُسکے پاس لانے لگے تاکہ وہ اُنکو چھوئے۔“ یسوؔع کا ردِعمل کیا تھا؟ ”اُس نے [بچوں کو] اپنی گود میں لیا اور اُن پر ہاتھ رکھ کر اُنکو برکت دی۔“ (مرقس ۱۰:۱۳، ۱۶) تصور کریں کہ یسوؔع کی زندگی کے آخری لمحات بڑی تیزی سے قریب آ رہے تھے۔ پھر بھی، اُس نے اِن بچوں کو اپنا وقت اور توجہ دی۔ کیا ہی شاندار سبق!

[۱۴] رابطہ رکھنے والا بنیں. اپنے بچے کے ساتھ وقت صرف کرنا اُس کے ساتھ رابطہ رکھنے کیلئے آپکی مدد کریگا۔ آپ جتنا زیادہ رابطہ رکھینگے، اتنا ہی بہتر طور پر آپ سمجھیں گے کہ اُسکی شخصیت کیسی بن رہی ہے۔ تاہم، یاد رکھیں کہ رابطہ بات چیت کرنے سے زیادہ کچھ ہے۔ ”مجھے سننے کا فن پیدا کرنا پڑا تھا،“ براؔزیل سے ایک ماں نے بیان کیا، ”اپنے دل سے سننا۔“ اُس کا تحمل پھل لایا جب اُس کے بیٹے نے اُس سے اپنے جذبات کا اظہار کرنا شروع کِیا۔

[۱۵] بچوں کو ”ہنسنے کا ایک وقت . . . اور ناچنے کا ایک وقت،“ یعنی تفریحِ طبع کے لئے ایک وقت درکار ہوتا ہے۔ (واعظ ۳:۱، ۴؛ زکریاہ ۸:۵) تفریحِ طبع بہت نتیجہ خیز ہوتی ہے

---

۱۳. مسیحی والدین اپنے بچوں پر توجہ دینے کے سلسلے میں، یسوؔع کے نمونے کی نقل کیسے کر سکتے ہیں؟
۱۴. والدین کیلئے اپنے بچے کیساتھ وقت صرف کرنا کیوں مفید ہے؟
۱۵. جب تفریحِ طبع کی بات آتی ہے تو کس چیز کو ذہن میں رکھنے کی ضرورت ہے؟

اولادوالو، نمونہ، رفیق،
رابطہ رکھنے والے، اور استاد بنیں

جب والدین اور بچے اکٹھے ملکر اِس سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ یہ ایک افسوسناک حقیقت ہے کہ بہت سے گھروں میں تفریحِ طبع کا مطلب ٹیلی‌وژن دیکھنا ہے۔ اگرچہ بعض ٹیلی‌وژن پروگرام تفریح فراہم کرنے والے ہو سکتے ہیں، بہت سے اچھی اقدار کو بگاڑتے ہیں، اور ٹیلی‌وژن دیکھنا خاندان میں رابطے کا گلا گھونٹنے کی طرف مائل ہوتا ہے۔ اِسلئے، کیوں نہ اپنے بچوں کیساتھ کوئی تعمیری کام کریں؟ گانے گائیں، کھیلیں کودیں دوستوں کے ساتھ ملیں، پُرلطف مقامات کی سیر کریں۔ ایسی سرگرمیاں رابطے کی حوصلہ‌افزائی کرتی ہیں۔

۱۶ استاد بنیں. ”تُو [اِن باتوں کو] اپنی اولاد کے ذہن‌نشین کرنا،“ یہوؔواہ نے کہا۔

---

۱۶. والدین کو اپنے بچوں کو یہوؔواہ کی بابت کیا سکھانا چاہئے، اور اُنہیں یہ کام کیسے کرنا چاہئے؟

سیاق وسباق آپکو بتاتا ہے کہ کیا سکھائیں اور کیسے سکھائیں۔ پہلے ”تُو اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری طاقت سے خداوند اپنے خدا سے محبت رکھ۔“ (استثنا ۶:۵) اسکے بعد، ”اِن باتوں کو ... ذہن نشین کرنا۔“ یہوواہ اور اُس کی شریعت کے لئے پورے دل وجان سے محبت پیدا کرنے کے مقصد کے ساتھ تعلیم دیں۔ (مقابلہ کریں عبرانیوں ۸:۱۰۔) لفظ ”ذہن نشین“ کرنے کا مطلب دُہرانے کے عمل سے سکھانا ہے۔ پس، درحقیقت، یہوواہ آپ سے کہتا ہے کہ اپنے بچوں کو خداپرستانہ شخصیت پیدا کرنے میں مدد دینے کا بنیادی طریقہ مستقل بنیاد پر اُس کی بابت بات چیت کرنا ہے۔ اِس میں اُن کیساتھ باقاعدہ بائبل مطالعہ کرنا شامل ہے۔

۱۷ بیشتر والدین جانتے ہیں کہ بچے کے دل تک معلومات پہنچانا آسان نہیں ہے۔ پطرس رسول نے ساتھی مسیحیوں کو تاکید کی: ”نوزاد بچوں کی مانند خالص روحانی دودھ کے مشتاق رہو۔“ (۱-پطرس ۲:۲) اصطلاح ”مشتاق رہو“ اشارہ دیتی ہے کہ بہتیرے طبعی طور پر روحانی خوراک کے بھوکے نہیں ہوتے۔ ہو سکتا ہے کہ اپنے بچے میں اس شدید خواہش کو پیدا کرنے کیلئے والدین کو طریقے تلاش کرنے پڑیں۔

۱۸ یسوؔع نے تمثیلوں کا استعمال کرنے سے دلوں تک رسائی حاصل کی۔ (مرقس ۱۳:۳۴؛ لوقا ۱۰:۲۹-۳۷) تعلیم دینے کا یہ طریقہ بچوں کے سلسلے میں بالخصوص مؤثر ہے۔ رنگین، دلچسپ کہانیاں استعمال کرتے ہوئے بائبل اصول سکھائیں، شاید وہ جو مائے بُک آف بائبل سٹوریز کی کتاب میں موجود ہیں۔* بچوں کو شامل کریں۔ اُنہیں بائبل واقعات کی تصویرکشی کرنے میں اور تمثیلی شکل دینے میں اپنی تخلیقی صلاحیت کو استعمال کرنے دیں۔

---

* واچ ٹاور بائبل اینڈ ٹریکٹ سوسائٹی آف نیو یارک، انکارپوریٹڈ کی شائع کردہ۔

---

۱۷. والدین کو اپنے بچوں کے اندر کیا چیز پیدا کرنے کی ضرورت ہو سکتی ہے؟ کیوں؟
۱۸. یسوؔع کے تعلیم دینے کے بعض طریقے کونسے ہیں جن کی نقل کرنے کے لئے والدین کی حوصلہ‌افزائی کی جاتی ہے؟

یسوؔع نے سوالات کا بھی استعمال کیا۔ (متی ۱۷:۲۴-۲۷) اپنے خاندانی مطالعے کے دوران اُسکے طریقے کی نقل کریں۔ محض خدا کا ایک حکم بیان کرنے کی بجائے، اِس طرح کے سوالات پوچھیں، یہوؔواہ نے ہمیں یہ حکم کیوں دیا؟ اگر ہم اِس پر عمل کرینگے تو کیا واقع ہوگا؟ اگر ہم اِس پر عمل نہیں کرینگے تو کیا واقع ہوگا؟ ایسے سوالات ایک بچے کی استدلال کرنے اور یہ سمجھنے کیلئے مدد کرتے ہیں کہ خدا کے احکام عملی اور مفید ہیں۔—استثنا ۱۰:۱۳۔

۱۹ ایک نمونہ، ایک رفیق، ایک رابطہ رکھنے والا، اور ایک استاد بننے سے، آپ اپنے بچے کی ابتدائی سالوں ہی میں یہوؔواہ خدا کیساتھ قریبی ذاتی رشتہ اُستوار کرنے کیلئے مدد کر سکتے ہیں۔ یہ رشتہ آپکے بچے کی ایک مسیحی کے طور پر خوش رہنے کیلئے حوصلہ‌افزائی کریگا۔ وہ آزمائشوں اور ہمعصروں کے دباؤ کا سامنا کرتے ہوئے بھی بااُصول زندگی بسر کرنے کیلئے سخت کوشش کریگا۔ اِس بیش قیمت رشتے کی قدر کرنے کیلئے ہمیشہ اُسکی مدد کریں۔—امثال ۲۷:۱۱۔

تنبیہ کی اہم ضرورت

۲۰ تنبیہ وہ تربیت ہے جو دل و دماغ کی اصلاح کرتی ہے۔ بچوں کو اِسکی اکثر ضرورت ہوتی ہے۔ پولسؔ والدوں کو مشورت دیتا ہے "[اپنے بچوں کی] خداوند کی طرف سے تربیت اور نصیحت دے دے کر . . . پرورش کرو۔" (افسیوں ۶:۴) والدین کو محبت سے تنبیہ کرنی چاہئے بالکل اُسی طرح جیسے یہوؔواہ کرتا ہے۔ (عبرانیوں ۱۲:۴-۱۱) محبت پر مبنی تنبیہ کو استدلال کے ذریعے منتقل کیا جا سکتا ہے۔ پس ہمیں بتایا گیا ہے کہ "تربیت کی بات سنو۔" (امثال ۸:۳۳) تنبیہ کیسے کی جانی چاہئے؟

۲۱ بعض والدین سوچتے ہیں کہ اپنے بچوں کو تنبیہ کرنے میں محض اُن سے دھمکی آمیز

---

۱۹. اگر والدین اپنے بچوں کیساتھ برتاؤ میں بائبل اصولوں کی پیروی کرتے ہیں تو بچے کن عظیم فوائد سے لطف‌اندوز ہونگے؟

۲۰. تنبیہ کیا ہے، اور اِسے کیسے عمل میں لایا جانا چاہئے؟

۲۱. اپنے بچوں کو تنبیہ کرتے وقت والدین کو کن اصولوں کو ذہن میں رکھنا چاہئے؟

انداز میں بات چیت کرنا، اُنہیں ڈانٹنا، یا اُنکی بے عزتی کرنا ہی شامل ہے۔ تاہم، اِسی موضوع پر پولسؔ آگاہ کرتا ہے: ”اَے اولادوالو! تم اپنے فرزندوں کو غصہ نہ دلاؤ۔“ (افسیوں ۶:۴) تمام مسیحیوں کو تلقین کی گئی ہے کہ ”سب کیساتھ نرمی [کریں]. . .مخالفوں کو حلیمی سے تادیب [کریں]۔“ (۲۔تیمتھیس ۲:۲۴، ۲۵) مسیحی والدین مستقل مزاجی کی ضرورت کو سمجھتے ہوئے اپنے بچوں کی تربیت کرتے وقت اِن الفاظ کو ذہن میں رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تاہم، بعض اوقات، استدلال ناکافی ہوتا ہے، اور کسی طرح کی سزا کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ —امثال ۲۲:۱۵۔

۲۲ مختلف بچوں کو مختلف اقسام کی تنبیہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ بعض ”باتوں ہی سے نہیں سدھرتے۔“ اُن کیلئے، نافرمانی کرنے کی وجہ سے کبھی کبھار دی جانے والی سزا زندگی بخش ہو سکتی ہے۔ (امثال ۱۷:۱۰؛ ۲۳:۱۳، ۱۴؛ ۲۹:۱۹) تاہم، بچے کو سمجھنا چاہئے کہ اُسے سزا کیوں دی جارہی ہے۔ ”چھڑی اور تنبیہ حکمت بخشتی ہیں۔“ (امثال ۲۹:۱۵؛ ایوب ۶:۲۴) علاوہ ازیں، سزا کی حدبندیاں ہوتی ہیں۔ یہوؔواہ نے اپنے لوگوں سے فرمایا: ”مَیں تجھے [مناسب] تنبیہ کرونگا۔“ (یرمیاہ ۴۶:۲۸ب) بائبل کسی بھی بات میں غصے سے سزا دینے کے لئے ڈنڈے لگانے یا سخت مار پیٹ کرنے کی حمایت نہیں کرتی، جو کہ ایک بچے کو زخمی کرتی اور ضرر بھی پہنچاتی ہے۔ —امثال ۱۶:۳۲۔

۲۳ جب یہوؔواہ نے اپنے لوگوں کو آگاہ کِیا کہ وہ اُنہیں تنبیہ کرے گا تو اُس نے پہلے فرمایا: ”ہراسان نہ ہو . . . کیونکہ مَیں تیرے ساتھ ہوں۔“ (یرمیاہ ۴۶:۲۸الف) اِسی طرح، والدین کی طرف سے تنبیہ کو، خواہ کسی بھی مناسب شکل میں ہو، بچے کو احساسِ استرداد میں نہیں چھوڑنا چاہئے۔ (کلسیوں ۳:۲۱) اِس کی بجائے، بچے کو سمجھنا چاہئے کہ تنبیہ اِس لئے کی گئی ہے کہ باپ یا ماں اس کی حمایت میں ’اُس کے‘ ساتھ ہے۔

---

۲۲. اگر ایک بچے کو سزا دینے کی ضرورت پڑتی ہے، تو اُسے کس بات کو سمجھنے میں مدد دی جانی چاہئے؟
۲۳. ایک بچے کو جب اُسے اُس کے والدین کی طرف سے سزا دی جاتی ہے تو اُسے کیا سمجھنے کے قابل ہونا چاہئے؟

مؤثر تنبیہ

تنبیہ کی ایک پُرمطلب قسم بچے کے اندر غلط رویے کے ناخوشگوار نتائج کا احساس پیدا کرنا ہے۔ (گلتیوں ۶:۷؛ مقابلہ کریں خروج ۶:۳۴، ۷۔) مثال کے طور پر، اگر آپ کا بچہ گندگی پھیلاتا ہے، تو اُسی سے صفائی کرانا نہایت گہرا اثر چھوڑ سکتا ہے۔ کیا اُس نے کسی کے ساتھ بدسلوکی کی ہے؟ اُس سے معافی مانگنے کا تقاضا کرنا اِس غلط میلان کو درست کر سکتا ہے۔ ایک اَور طرح کی تنبیہ بچے کو ضروری سبق سکھانے کی خاطر کچھ وقت کیلئے استحقاقات سے محروم کر دینا ہے۔ اِس طریقے سے بچہ راست اصولوں کی پابندی کرنے کی حکمت کو سیکھتا ہے۔

اپنے بچے کو نقصان پہنچنے سے بچائیں

۲۴ متعدد بالغ اپنے بچپن پر بطور ایک خوش کُن وقت کے غور کرتے ہیں۔ وہ تحفظ کے ایک پُرتپاک احساس کو یاد کرتے ہیں، ایک پُختہ یقین کہ خواہ کچھ بھی ہو اُن کے والدین اُن کی دیکھ بھال کریں گے۔ والدین چاہتے ہیں کہ اُن کے بچے ایسے محسوس کریں لیکن آج کی بگڑی ہوئی دُنیا میں، بچوں کو محفوظ رکھنا پہلے کی نسبت زیادہ مشکل ہے۔

۲۵ ایک خوفناک خطرہ جو حالیہ برسوں میں پیدا ہو گیا ہے وہ بچوں کے ساتھ جنسی چھیڑچھاڑ ہے۔ ملائشیا میں، ۱۰ سالوں کے عرصہ کے دوران بچوں سے چھیڑچھاڑ کی رپورٹیں چار گُنا ہو گئی ہیں۔ جرمنی میں ہر سال کوئی ۰۰۰،۳۰۰ بچوں کے ساتھ جنسی بدسلوکی کی جاتی ہے، جبکہ جنوبی امریکہ کے ایک ملک میں، ایک رپورٹ کے مطابق، حواس باختہ کرنے والی سالانہ تعداد ۰۰۰،۰۰۰،۹ ہے! المیہ تو یہ ہے کہ اِن بچوں کی اکثریت کے ساتھ زیادتی اُن

۲۴، ۲۵. ایک خوفناک خطرہ کیا ہے جس سے بچوں کو آجکل تحفظ کی ضرورت ہے؟

کے اپنے گھروں میں اُن لوگوں کی طرف سے ہوتی ہے جن پر وہ بھروسہ کرتے اور جانتے ہیں۔ لیکن بچوں کو اپنے والدین سے تحفظ حاصل ہونا چاہئے۔ والدین محفوظ رکھنے والے کیسے ہو سکتے ہیں؟

۲۶ چونکہ تجربہ ظاہر کرتا ہے کہ جو بچے جنس کی بابت کم علم رکھتے ہیں بالخصوص وہی بچوں سے زیادتی کرنے والوں کا نشانہ بنتے ہیں، ایک اہم احتیاطی قدم بچے کو تعلیم دینا ہے، حتیٰ کہ جب وہ ابھی بہت چھوٹا ہی ہے۔ علم ”شریر کی راہ سے اور کجگو سے“ تحفظ فراہم کرسکتا ہے۔ (امثال ۲:۱۰-۱۲) کونسا علم؟ بائبل کے اصولوں کا علم، کہ اخلاقی طور پر کیا غلط اور کیا درست ہے۔ یہ علم بھی کہ بعض بالغ بُرے کام کرتے ہیں اور یہ کہ جب لوگ نازیبا کام کرنے کا مشورہ دیتے ہیں تو چھوٹے بچے کو تعمیل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ (مقابلہ کریں دانی ایل ۱:۴، ۸؛ ۳:۱۶-۱۸۔) ایسی ہدایت کو صرف ایک موقع کی بات چیت تک محدود نہ رکھیں۔ بیشتر چھوٹے بچوں کو ایک سبق کو دُہرانے کی ضرورت پڑتی ہے پیشتر اس سے کہ وہ اسے اچھی طرح یاد کرلیں۔ جب بچے ذرا بڑے ہوتے ہیں تو ایک والد پُرمحبت طور پر اپنی بیٹی کے حقِ اخفا کا احترام کریگا، اور ماں اپنے بیٹے کا–یوں بچے کے احساس کو تقویت ملتی ہے کہ کیا موزوں ہے۔ اور بِلاشُبہ، زیادتی کے خلاف ایک بہترین تحفظ بطور والدین آپکی طرف سے اچھی نگرانی ہے۔

الٰہی راہنمائی تلاش کریں

۲۷ بچپن سے بچے کی تربیت کرنا واقعی ایک چیلنج ہے، لیکن ایماندار والدین کو تنہا چیلنج کا مقابلہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ماضی میں قاضیوں کے زمانے میں، جب منوؔحہ نامی

---

۲۶. بعض طریقے کیا ہیں جن کے ذریعے بچوں کو محفوظ رکھا جا سکتا ہے، نیز علم بچے کو کیسے محفوظ رکھ سکتا ہے؟
۲۷، ۲۸. جب اُنہیں بچے کی پرورش کرنے کے چیلنج کا سامنا ہوتا ہے تو والدین کے لئے مدد کا عظیم ترین ماخذ کون ہے؟

ایک شخص کو معلوم ہوا کہ وہ باپ بننے والا تھا تو اُس نے بچے کی پرورش کرنے کے سلسلے میں راہنمائی کیلئے یہوواہ سے درخواست کی۔ یہوواہ نے اُسکی دعاؤں کا جواب دیا۔—قضاۃ ۱۳: ۸،۱۲،۲۴۔

۲۸ اِسی طرح سے آجکل، جب ایماندار والدین اپنے بچوں کی پرورش کرتے ہیں تو وہ بھی دُعا میں یہوواہ سے درخواست کر سکتے ہیں۔ ماں یا باپ ہونا ایک مشکل کام ہے، لیکن اسکے اجر عظیم ہیں۔ ہیوائی سے ایک جوڑا بیان کرتا ہے: ”آپ کے پاس نوعمری کے اُن تشویشناک سالوں سے پہلے اپنا کام مکمل کرنے کیلئے ۱۲ سال ہیں۔ لیکن اگر آپ نے بائبل اصولوں کا اطلاق کرنے کیلئے سخت محنت کی ہے، تو خوشی اور اطمینان حاصل کرنے کا یہی وقت ہے جب وہ فیصلہ کرتے ہیں کہ وہ دل سے یہوواہ کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔“ (امثال ۲۳:۱۵،۱۶) جب آپکا بچہ یہ فیصلہ کرتا ہے تو آپ بھی پُرزور طور پر یہ کہنے کی تحریک پائینگے: ”اولاد خداوند کی طرف سے میراث ہے۔“

یہ بائبل اصول... والدین کی اپنے بچوں کی تربیت کرنے کیلئے کیسے مدد کر سکتے ہیں؟

یہوواہ پر توکل کریں۔—امثال ۳:۵۔

ذمہ دار بنیں۔—۱-تیمتھیس ۵:۸۔

یہوواہ ایک شفیق باپ ہے۔—امثال ۸:۲۲،۳۰۔

والدین اپنے بچوں کو تعلیم و تربیت دینے کے ذمہ دار ہیں۔
—استثنا ۶:۶،۷۔

تنبیہ کی ضرورت ہے۔—افسیوں ۶:۴۔

اپنے جواں سال بچے کی نشوونما پانے میں مدد کریں

گھر میں جواں سال بچے کا ہونا پانچ سال یا دس سال کے بچے سے نہایت مختلف ہے۔ اُٹھتی جوانی کے سالوں کے اپنے چیلنج اور مسائل ہوتے ہیں، لیکن وہ اجراور خوشیوں پر بھی منتج ہو سکتے ہیں۔ یوؔسف، داوؔد، یوؔسیاہ، اور تیمتھیسؔ جیسی مثالیں ظاہر کرتی ہیں کہ نوجوان لوگ ذمہ دارانہ طریقے سے کام کر سکتے اور یہوؔواہ کے ساتھ ایک عمدہ رشتہ رکھ سکتے ہیں۔ (پیدایش ۳۷:۲-۱۱؛ ۱-سموئیل ۱۶:۱۱-۱۳؛ ۲-سلاطین ۲۲:۳-۷؛ اعمال ۱۶:۱، ۲) آجکل بہتیرے جواں سال اسی خصوصیت کو ثابت کرتے ہیں۔ غالباً، آپ اُن میں سے بعض کو جانتے ہیں۔

۲ تاہم، بعض کے لئے اُٹھتی جوانی کے سال تلاطم خیز ہوتے ہیں۔ نوبالغ جذباتی نشیب وفراز کا تجربہ کرتے ہیں۔ نوعمر لڑکے اور لڑکیاں شاید زیادہ خودمختار ہونا چاہیں، اور ممکن ہے کہ وہ اپنے والدین کی طرف سے عائدکردہ پابندیوں سے آزردہ خاطر ہوں۔ تاہم، ایسے نوجوان ابھی تک کافی ناتجربہ کار ہیں اور انہیں اپنے والدین کی طرف سے محبت آمیز، متحمل مدد کی اشد ضرورت ہے۔ جی ہاں، اُٹھتی جوانی کے سال ہیجان خیز ہو سکتے ہیں، لیکن وہ والدین اور جواں سال بچوں–دونوں کے لئے پریشان کن بھی ہو سکتے ہیں۔ اِن سالوں کے دوران نوجوانوں کی کیسے مدد کی جا سکتی ہے؟

۳ والدین جو بائبل مشورت پر چلتے ہیں اپنے نوبالغ بچوں کو ذمہ دار بالغ بننے کے لئے

۱، ۲. اُٹھتی جوانی کے سال کونسے چیلنج اور کونسی خوشیاں لا سکتے ہے؟
۳. کس طریقے سے والدین اپنے جواں سال بچوں کو زندگی میں ایک شاندار موقع فراہم کر سکتے ہیں؟

ان آزمائشوں میں کامیابی سے نکلنے کیلئے ہر ممکنہ موقع فراہم کرتے ہیں۔ تمام ممالک میں اور تمام زمانوں میں، وہ والدین اور جواں سال جنہوں نے ملکر بائبل اصولوں کا اطلاق کیا کامیابی کی برکت سے ہمکنار ہوئے ہیں۔—زبور ۱۱۹:۱۔

دیانتدارانہ اور آزادانہ رابطہ

۴ بائبل بیان کرتی ہے: ”صلاح کے بغیر ارادے پورے نہیں ہوتے۔“ (امثال ۱۵:۲۲) اگر اُس وقت صلاح مشورہ ضروری تھا جب بچے چھوٹے تھے تو یہ اُٹھتی جوانی کے سالوں کے دوران خاص طور پر ضروری ہے—جب نوجوان سکول کے دوستوں یا دیگر ساتھیوں کیساتھ زیادہ وقت اور گھر پر غالباً کم وقت صرف کرتے ہیں۔ اگر کوئی صلاح مشورہ نہیں —والدین اور بچوں کے درمیان کوئی دیانتدارانہ اور آزادانہ رابطہ موجود نہیں—تو جواں سال گھر میں ہی اجنبی بن سکتے ہیں۔ پس رابطے کے سلسلے کو کھلا کیسے رکھا جا سکتا ہے؟

۵ اس میں نوجوانوں اور والدین دونوں کو اپنا اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔ سچ ہے کہ جواں سال شاید اُس وقت کی نسبت جب وہ چھوٹے تھے اپنے والدین سے بات چیت کرنا زیادہ مشکل پائیں۔ تاہم، یاد رکھیں کہ ”نیک صلاح کے بغیر لوگ تباہ ہوتے ہیں لیکن صلاحکاروں کی کثرت میں سلامتی ہے۔“ (امثال ۱۱:۱۴) یہ الفاظ چھوٹے بڑے دونوں پر یکساں عائد ہوتے ہیں۔ وہ جواں سال جنہیں اِسکا احساس ہے یہ سمجھ جائینگے کہ اُنہیں ابھی تک ماہرانہ راہنمائی کی ضرورت ہے، کیونکہ اب وہ پہلے کی نسبت زیادہ پیچیدہ معاملات کا سامنا کر رہے ہیں۔ اُنہیں سمجھنا چاہئے کہ اُنکے ایماندار والدین بہت لائق مشیر ہیں کیونکہ زندگی میں اُنکا تجربہ زیادہ ہے اور کئی سالوں کے دوران اپنی پُرمحبت فکرمندی کا ثبوت دے چکے ہیں۔ لہٰذا، اپنی زندگی کے اِس مرحلے پر، دانشمند نوعمر اپنے والدین سے مُنہ نہیں پھیرینگے۔

---

۴. اُٹھتی جوانی کے سالوں میں صلاح مشورہ خاص طور پر کیوں ضروری ہے؟
۵. نوعمر بچوں کی اپنے والدین کیساتھ رابطے کے معاملے کو کیسا خیال کرنے کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے؟

۶ آزادانہ رابطے کا مطلب ہے کہ جب جواں سال بات چیت کرنے کی ضرورت محسوس کرتا ہے تو ماں یا باپ دستیاب ہونے کی بھرپور کوشش کرینگے۔ اگر آپ ماں یا باپ ہیں تو یقین کرلیں کہ کم از کم آپکی طرف سے رابطے کا سلسلہ کھلا رہے۔ یہ شاید آسان نہ ہو۔ بائبل بیان کرتی ہے کہ "چپ رہنے کا ایک وقت ہے اور بولنے کا ایک وقت ہے۔" (واعظ ۳:۷) جب آپکا جواں سال بچہ محسوس کرتا ہے کہ یہ بولنے کا وقت ہے تو ہو سکتا ہے کہ آپکے چپ رہنے کا وقت ہو۔ شاید آپ نے اُس وقت کو ذاتی مطالعے، آرام، یا گھر کے کام کاج کے لئے مختص کر رکھا ہے۔ پھر بھی، اگر آپ کا نوجوان بچہ آپ سے بات چیت کرنا چاہتا ہے، تو اپنے منصوبوں میں ردوبدل پیدا کرنے کی کوشش کریں اور غور سے سنیں۔ بصورتِ دیگر، شاید وہ دوبارہ کوشش ہی نہ کرے۔ یسوؔع کے نمونے کو یاد رکھیں۔ ایک موقع پر، اُس نے آرام کرنے کیلئے وقت نکالا۔ لیکن جب لوگ اُسکی بات چیت سننے کیلئے جوق در جوق اُسکے پاس آئے، تو اُس نے آرام کرنا ملتوی کر دیا اور اُنہیں تعلیم دینے لگا۔ (مرقس ۶:۳۰-۳۴) بیشتر نوجوان سمجھتے ہیں کہ اُنکے والدین مصروف زندگیاں گزارتے ہیں، لیکن انہیں اس یقین دہانی کی ضرورت ہے کہ اگر ضرورت پڑے تو اُن کے والدین اُن کی مدد کیلئے موجود ہیں۔ لہٰذا، دستیاب رہیں اور فہیم بنیں۔

۷ یاد کرنے کی کوشش کریں کہ جب آپ نوعمر تھے تو کیسے لگتا تھا، اور اپنی مزاح کی حس کا دامن نہ چھوڑیں! والدین کو اپنے بچوں کی صحبت سے لطف اُٹھانے کی ضرورت ہے۔ جب فارغ وقت ہوتا ہے تو والدین اِسے کس طرح صرف کرتے ہیں؟ اگر وہ اپنے فارغ وقت کو ہمیشہ ایسے کام کرنے میں استعمال کرنا چاہتے ہیں جن کا اُنکے خاندان سے کوئی تعلق نہیں تو اُنکے نوعمر بچے جلد بھانپ لینگے۔ اگر جواں سال اس نتیجے پر پہنچ جاتے ہیں کہ اُنکے والدین کی نسبت سکول کے دوست اُنکا زیادہ پاس ولحاظ رکھتے ہیں تو یقینی طور پر اُنہیں مسائل کا سامنا کرنا پڑیگا۔

---

۶. اپنے جواں سال بچوں کیساتھ بات چیت کرنے کے سلسلے میں دانشمند اور پُرمحبت والدین کیسا رویہ رکھینگے؟
۷. والدین کو کس چیز سے گریز کرنے کی ضرورت ہے؟

کن چیزوں پر بات‌چیت کریں

۸ اگر والدین نے ابھی تک اپنے بچوں میں دیانتداری اور سخت محنت کے لئے قدردانی کو ذہن‌نشین نہیں کِیا تو اُنہیں اُٹھتی جوانی کے سالوں میں یقیناً ایسا کرنا چاہئے۔ (۱-تھسلنیکیوں ۴:۱۱؛ ۲-تھسلنیکیوں ۳:۱۰) اُن کے لئے اس بات کا یقین کر لینا بھی ضروری ہے کہ اُن کے بچے ایک بااخلاق اور پاک صاف زندگی بسر کرنے کی اہمیت پر پورے دل سے یقین رکھتے ہیں۔ (امثال ۲۰:۱۱) اِن حلقوں میں ایک ماں یا باپ نمونے کے ذریعے کافی کچھ منتقل کرتا ہے۔ جس طرح بے ایمان شوہر ”بغیر کلام کے اپنی اپنی بیوی کے چال‌چلن سے خدا کی طرف کھنچ“ سکتے ہیں اِسی طرح جواں‌سال بچے اپنے والدین کے چال‌چلن سے راست اصول سیکھ سکتے ہیں۔ (۱-پطرس ۳:۱) بہرصورت، چونکہ بچے بہت سے بُرے نمونوں اور گھر سے باہر ورغلانے والے پروپیگنڈے کے سیلاب کے خطرے میں ہوتے ہیں اس لئے صرف نمونہ ہی بذاتِ‌خود کافی نہیں ہوتا۔ لہٰذا، محتاط والدین کو اُن چیزوں کی بابت اپنے جواں‌سال بچوں کے نظریات جاننے کی ضرورت ہے جسے وہ دیکھتے اور سنتے ہیں، اور اِس کے لئے معنی‌خیز رابطے کی ضرورت ہے۔ —امثال ۲۰:۵۔

جب آپ کے جواں‌سال بچے کو بات‌چیت کرنے کی ضرورت ہو تو دستیاب رہیں

۸. دیانتداری، محنت اور درست چال‌چلن کیلئے قدردانی کو بچوں کے دلنشین کیسے کرایا جا سکتا ہے؟

۹ جب جنسی معاملات کی بات آتی ہے تو یہ خاص طور پر درست ہے۔ اَے اَولاد والو، کیا آپ اپنے بچوں کیساتھ جنس کی بابت بات چیت کرنے سے شرماتے ہیں؟ اگر آپ شرماتے ہیں، تو بھی ایسا کرنے کی کوشش کریں، کیونکہ آپکے چھوٹے بچے یقیناً اِس موضوع کی بابت کسی اَور سے سیکھ لینگے۔ اگر وہ آپ سے نہیں سیکھتے، تو کسے معلوم کہ وہ کیا غلط معلومات حاصل کرینگے؟ بائبل میں، یہوؔواہ جنسی نوعیت کے معاملات سے چشم پوشی نہیں کرتا، اور نہ ہی والدین کو کرنی چاہئے۔—امثال ۴:۱-۴؛ ۵:۱-۲۱۔

۱۰ شکر کی بات ہے کہ بائبل میں جنسی چال چلن کے سلسلے میں واضح راہنمائی پائی جاتی ہے، اور واچ ٹاور سوسائٹی نے یہ ظاہر کرتے ہوئے بہت سی مفید معلومات شائع کی ہیں کہ یہ راہنمائی جدید دُنیا کیلئے ابھی تک کارآمد ہے۔ کیوں نہ اِس مدد کو استعمال کریں؟ مثال کے طور پر، کیوں نہ اپنے بیٹے یا بیٹی کیساتھ کویسچنز ینگ پیپل آسک—آنسرز دیٹ ورک کتاب کی جِلد ۱ اور ۲ پر نظرِثانی کریں؟ آپ کو نتائج سے خلافِ توقع خوشی حاصل ہو سکتی ہے؟

۱۱ اہم ترین موضوع کیا ہے جس پر والدین اور بچوں کو بات چیت کرنی چاہئے؟ پولسؔ رسول نے اِسکی نشاندہی کی جب اُس نے لکھا: ”خداوند کی طرف سے تربیت اور نصیحت دے دے کر اُنکی [اپنے بچوں کی] پرورش کرو۔“ (افسیوں ۶:۴) بچوں کو یہوؔواہ کی بابت سیکھتے رہنے کی ضرورت ہے۔ بالخصوص، اُنہیں اُس سے محبت کرنا سیکھنا چاہئے، اور اُنہیں اُسکی خدمت کرنے کی خواہش رکھنی چاہئے۔ اس صورت میں بھی نمونے سے بہت کچھ سکھایا جا سکتا ہے۔ اگر جواں سال بچے دیکھتے ہیں کہ اُنکے والدین خدا سے ’اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے‘ محبت رکھتے ہیں، اور یہ کہ ایسا کرنا اُنکے والدین کی زندگیوں میں اچھے

۹، ۱۰. والدین کو جنسی معاملات کی بابت اپنے بچوں کو ہدایت دینے کا کیوں یقین کر لینا چاہئے، اور وہ یہ کیسے کر سکتے ہیں؟

۱۱. والدین کیلئے اپنے بچوں کو یہ سکھانے کا نہایت مؤثر طریقہ کیا ہے کہ یہوؔواہ کی خدمت کیسے کریں؟

باقاعدہ بائبل مطالعہ خاندان کیلئے لازمی ہے

پھل پیدا کرتا ہے، تو ہو سکتا ہے کہ وہ بھی ایسا ہی کرنے کیلئے اثرپذیر ہوں۔ (متی ۲۲:۳۷) اِسی طرح، اگر نوجوان لوگ دیکھتے ہیں کہ اُنکے والدین خدا کی بادشاہت کو پہلا درجہ دیتے ہوئے، مادی چیزوں کیلئے ایک معقول نظریہ رکھتے ہیں، تو اُنکی اُسی ذہنی رجحان کو پیدا کرنے کیلئے مدد ہوگی۔—واعظ ۷:۱۲؛ متی ۶:۳۱-۳۳۔

۱۲ نوجوان لوگوں کیساتھ روحانی اقدار پر بات چیت کرنے کیلئے ایک نمایاں مدد ہفتہ وار خاندانی بائبل مطالعہ ہے۔ (زبور ۱۱۹:۳۳، ۳۴؛ امثال ۴:۲۰-۲۳) باقاعدہ طور پر ایسا مطالعہ کرنا بہت ضروری ہے۔ (زبور ۱:۱-۳) والدین اور اُنکے بچوں کو احساس ہونا چاہئے کہ دوسری چیزوں کو خاندانی مطالعے کے بعد جدول کیا جانا چاہئے، اسکے برعکس نہیں۔ علاوہ‌ازیں، اگر خاندانی مطالعے کو مؤثر ہونا ہے تو درست نقطۂ‌نظر ضروری ہے۔ ایک والد نے بیان کیا: ”راز کی بات یہ ہے کہ مطالعہ کرانے والا خاندانی مطالعے کے لئے آرام‌دہ تاہم باعزت فضا کی حوصلہ‌افزائی کرے—غیررسمی لیکن غیرسنجیدہ نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ صحیح توازن حاصل کرنا

۱۲، ۱۳. اگر خاندانی مطالعے کو کامیاب بنانا ہے تو کن نکات کو ذہن میں رکھنا چاہئے؟

اپنے بچوں کیلئے محبت اور قدردانی کا اظہار کریں

ہمیشہ آسان نہ ہو، اور نوجوانوں کو اکثروبیشتر رویے میں تبدیلی لانے کی ضرورت ہوگی۔ اگر ایک یا دو مرتبہ حالات ٹھیک نہیں رہتے تو ثابت قدم رہیں اور آگے کی اُمید رکھیں۔" اِسی والد نے بیان کیا کہ ہر مطالعہ سے پہلے اپنی دُعامیں، اُس نے خاص طور پر سب شرکاء کی طرف سے درست نقطۂنظر کیلئے یہوواہ سے مدد کی درخواست کی۔—زبور ۱۱۹:۶۶۔

۱۳ خاندانی مطالعہ کرانا ایماندار والدین کی ذمہ داری ہے۔ سچ ہے کہ بعض والدین شاید قابل استاد نہ ہوں، اور ہو سکتا ہے کہ اُن کیلئے خاندانی مطالعے کو دلچسپ بنانے کیلئے طریقے تلاش کرنا مشکل ہو۔ تاہم، اگر آپ اپنے جواں سال بچوں سے "کام اور سچائی کے ذریعہ" محبت کرتے ہیں تو آپ چاہینگے کہ روحانی طور پر ترقی کرنے کیلئے فروتن اور دیانتدارانہ طریقے سے اُنکی مدد کریں۔ (۱-یوحنا ۳:۱۸) وہ وقتاً فوقتاً شکایت کر سکتے ہیں، لیکن اغلب ہے کہ وہ اپنی فلاح و بہبود میں آپکی گہری دلچسپی کو محسوس کرینگے۔

۱۴ خاندانی مطالعہ ہی روحانی طور پر اہم معاملات پر بات چیت کرنے کا واحد موقع نہیں ہے۔ کیا آپ کو والدین کے لئے یہوواہ کا حکم یاد ہے؟ اُس نے فرمایا: "میری اِن باتوں کو تُم

---

۱۴. جواں سال بچوں کیساتھ روحانی چیزوں کی بابت بات چیت کرتے وقت استثنا ۱۱:۱۸، ۱۹ کا اطلاق کیسے کیا جا سکتا ہے؟

اپنے دِل اور اپنی جان میں محفوظ رکھنا اور نشان کے طور پر اِن کو اپنے ہاتھوں پر باندھنا اور وہ تمہاری پیشانی پر ٹیکوں کی مانند ہوں۔ اور تُم اِنکو اپنے لڑکوں کو سکھانا اور تُو گھر بیٹھے اور راہ چلتے اور لیٹتے اور اُٹھتے وقت اِن ہی کا ذِکر کِیا کرنا۔" (استثنا ۱۱:‏۱۸،‏۱۹؛ استثنا ۶:‏۶،‏۷ کو بھی دیکھیں۔)

اِسکا یہ مطلب نہیں کہ والدین کو اپنے بچوں کو ہمیشہ منادی کرتے رہنا چاہئے۔ بلکہ ایک پُرمحبت خاندانی سردار کو اپنے خاندان کے روحانی نقطۂ‌نظر کو ترقی دینے کیلئے ہمیشہ مواقع کی تلاش میں رہنا چاہئے۔

تنبیہ اور احترام

۱۵ تنبیہ وہ تربیت ہے جو اصلاح کرتی ہے اور اس میں رابطہ شامل ہے۔ تنبیہ میں سزا کی بجائے اصلاح کا خیال زیادہ پایا جاتا ہے۔ اگرچہ سزا بھی ضروری ہو سکتی ہے۔ آپکے بچے جب چھوٹے تھے تو اُنہیں تنبیہ کی ضرورت تھی، اور اب جبکہ وہ جواں سال ہیں اُنہیں ابھی بھی کسی نہ کسی شکل میں اِسکی ضرورت ہے، شاید پہلے سے بھی زیادہ۔ عقلمند جواں سال جانتے ہیں کہ یہ سچ ہے۔

۱۶ بائبل بیان کرتی ہے: "احمق اپنے باپ کی تربیت کو حقیر جانتا ہے پر تنبیہ کا لحاظ رکھنے والا ہوشیار ہو جاتا ہے۔" (امثال ۱۵:‏۵) ہم اِس صحیفے سے بہت کچھ سیکھتے ہیں۔ یہ دلالت کرتا ہے کہ تربیت دی جائے گی۔ اگر نہیں دی جاتی تو ایک جواں سال بچہ 'تنبیہ کا لحاظ' نہیں رکھ سکتا۔ یہوواہ تنبیہ کرنے کی ذمہ داری والدین، بالخصوص والد کو سونپتا ہے۔ تاہم، تربیت کو سننے کی ذمہ داری جواں سال بچے پر آتی ہے۔ اگر وہ اپنے باپ اور ماں کی تربیت پر کان لگاتا ہے تو وہ زیادہ سے زیادہ سیکھے گا اور کم سے کم غلطیاں کریگا۔ (امثال ۱:‏۸) بائبل بیان کرتی ہے: "تربیت کو رد کرنے والا کنگال اور رُسوا ہوگا پر وہ جو تنبیہ کا لحاظ رکھتا ہے عزت پائیگا۔"—امثال ۱۳:‏۱۸۔

۱۵، ۱۶. (ا) تنبیہ کیا ہے؟ (ب) تنبیہ کو عمل میں لانے کیلئے کون ذمہ دار ہے، اور یہ یقین دلانے کی ذمہ داری کس کی ہے کہ اِس پر دھیان دیا جائیگا؟

[17] جواں سال بچوں کو تربیت کرتے وقت والدین کو متوازن رہنے کی ضرورت ہے۔ اُنہیں اتنے سخت گیر ہونے سے گریز کرنا چاہئے مبادا کہ وہ اپنے بچوں کو دِق کر دیں، شاید اپنے بچوں کی خوداعتمادی کو بھی ٹھیس پہنچائیں۔ (کلسیوں ۳:۲۱) تاہم والدین اتنے روادار بننا بھی نہیں چاہتے کہ اُنکے نوجوان بچے ضروری تربیت سے محروم رہ جائیں۔ ایسی رواداری تباہ کُن ہوسکتی ہے۔ امثال ۲۹:۱۷ بیان کرتی ہے: "اپنے بیٹے کی تربیت کرا اور وہ تجھے آرام دیگا اور تیری جان کو شادمان کریگا۔" تاہم، ۲۱ آیت بیان کرتی ہے: "جو اپنے خانہ زاد کو لڑکپن سے ناز میں پالتا ہے وہ آخرکار اُسکا بیٹا ["ناشکرا،" این ڈبلیو] بن بیٹھیگا۔" اگرچہ یہ آیت ایک نوکر کی بابت بات کر رہی ہے، تاہم اسکا گھر کے کسی بھی نوجوان پر یکساں اطلاق ہوتا ہے۔

[18] سچ تو یہ ہے کہ جائز تربیت اپنے بچے کیلئے والدین کی محبت کا ثبوت ہے۔ (عبرانیوں ۱۲:۶، ۱۱) اگر آپ باپ یا ماں ہیں تو آپ جانتے ہیں کہ ہم آہنگ، معقول تربیت کو برقرار رکھنا مشکل ہے۔ اَمن کی خاطر، کسی ضدی نوعمر کو من مانی کرنے کی اجازت دے دینا زیادہ آسان دکھائی دے سکتا ہے۔ تاہم، انجام کار، والدین میں سے جو کوئی موخرالذکر روش اختیار کرتا ہے اُسے ایسے گھرانے کی فصل کاٹنی پڑے گی جو قابو سے باہر ہے۔—امثال ۲۹:۱۵؛ گلتیوں ۶:۹۔

کام اور کھیل

[19] قدیم وقتوں میں عموماً بچوں سے گھر میں یا کھیت میں ہاتھ بٹانے کی توقع کی جاتی تھی۔ آجکل متعدد نوعمروں کے پاس بہت سا بِلا تصرف فالتو وقت ہوتا ہے۔ اِس وقت کو پُر کرنے کیلئے، کاروباری دُنیا فرصت کے وقت کو پُرتکلف بنانے کیلئے بڑی افراط سے سامان فراہم

---

۱۷. تنبیہ کو عمل میں لاتے وقت والدین کو کس توازن کو اپنا نصب‌العین بنانے کی ضرورت ہے؟
۱۸. تنبیہ کس چیز کا ثبوت ہے اور جب والدین بااصول تنبیہ کو عمل میں لاتے ہیں تو کس چیز سے گریز کیا جاتا ہے؟
۱۹، ۲۰. والدین تفریح کے معاملے میں اپنے جواں سال بچوں کیساتھ دانشمندی سے کیسے پیش آ سکتے ہیں؟

کرتی ہے۔ مزید حقیقت یہ ہے کہ دُنیا اخلاقیات کی بابت بائبل معیاروں کی بہت کم قدر کرتی ہے، اور یوں آپ امکانی تباہی کا فارمولا پاس رکھتے ہیں۔

۲۰ لہٰذا، دوراندیش ماں یا باپ تفریح کے سلسلے میں حتمی فیصلے کرنے کے حق کو برقرار رکھتے ہیں۔ تاہم، یہ مت بھولیں کہ نوعمر بچہ نشوونما پا رہا ہے۔ ہر سال، وہ لڑکا یا لڑکی غالباً کافی حد تک بالغ کی طرح سمجھے جانے کی اُمید کرینگے۔ پس، ماں یا باپ کیلئے یہ دانشمندی کی بات ہے کہ جب نوعمر بچہ بڑا ہوتا ہے تو تفریح کے انتخاب کے معاملے میں مزید آزادی دیں -بشرطیکہ وہ انتخابات روحانی پختگی کی جانب ترقی کو منعکس کرتے ہوں۔ بعض اوقات، نوعمر بچہ موسیقی، رفیقوں اور دیگر چیزوں کے سلسلے میں غیردانشمندانہ انتخابات کر سکتا ہے۔ جب یہ واقع ہو تو نوعمر کیساتھ اِس پر بات چیت کی جانی چاہئے تاکہ آئندہ بہتر انتخابات کئے جا سکیں۔

۲۱ تفریح کیلئے کتنا وقت مختص کِیا جانا چاہئے؟ بعض ممالک میں جواں سال بچوں کو یہ باور کرا دیا جاتا ہے کہ وہ متواتر تفریحِ طبع کا حق رکھتے ہیں۔ لہٰذا، ہو سکتا ہے کہ ایک جواں سال اپنے جدوَل کو اس طرح ترتیب دے کہ وہ ایک کے بعد دوسری "تفریح" میں لگا رہے۔ یہ سکھانا والدین کا فرض ہے کہ خاندانی مطالعہ، ذاتی مطالعہ، روحانی طور پر پُختہ اشخاص کیساتھ رفاقت، مسیحی اجلاسوں اور گھریلو کاموں جیسی دیگر چیزوں پر بھی وقت صرف کِیا جانا چاہئے۔ یہ "[اس] زندگی کی ... عیش و عشرت" کو خدا کے کلام کو دبانے سے باز رکھیگا۔ -لوقا ۸:‏۱۱-‏۱۵۔

۲۲ بادشاہ سلیمان نے کہا: "مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ انسان کیلئے یہی بہتر ہے کہ خوش وقت ہو اور جب تک جیتا رہے نیکی کرے۔ اور یہ بھی کہ ہر ایک انسان کھائے اور پئے اور اپنی ساری محنت سے فائدہ اُٹھائے۔ یہ بھی خدا کی بخشش ہے۔" (واعظ ۳:‏۱۲، ۱۳) جی ہاں،

---

۲۱. تفریح کے سلسلے میں وقت کے تصرف میں معقول پسندی ایک جواں سال بچے کو کیسے محفوظ رکھے گی؟
۲۲. جواں سال بچے کی زندگی میں تفریح کو کس چیز کیساتھ متوازن کِیا جانا چاہئے؟

خوش وقت ہونا ایک متوازن زندگی کا حصہ ہے۔ لیکن سخت محنت بھی اِسی طرح ہے۔ آجکل بہت سے نوعمر اُس آسودگی سے واقف نہیں جو سخت محنت سے حاصل ہوتی ہے یا عزتِ نفس کے اُس احساس کو نہیں سمجھتے جو کسی مسئلے کو سلجھانے اور حل کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔ بعض کو کوئی ہنر یا مہارت حاصل کرنے کا موقع ہی نہیں دیا جاتا جسکی بدولت وہ آئندہ زندگی میں اپنی کفالت کر سکتے ہیں۔ ماں یا باپ کیلئے یہ ایک حقیقی چیلنج ہے۔ کیا آپ اِس بات کا یقین کرینگے کہ آپ کے نوجوان بچے کو ایسے مواقع میسر ہوں؟ اگر آپ اپنے نوعمر بچے کو محنت کی قدر کرنے اور اِس سے لطف اُٹھانے کی تعلیم دینے میں کامیاب ہو سکتے ہیں تو وہ لڑکا یا لڑکی ایک صحتمندانہ نقطۂنظر پیدا کریگا جو عمر بھر فائدے کا باعث ہوگا۔

نوعمری سے بلوغت تک

۲۳ اگر آپ کو اپنے جواں سال بچے کے سلسلے میں مسائل کا سامنا ہے تو بھی یہ صحیفہ عائد ہوتا ہے: ”محبت کو زوال نہیں۔“ (۱-کرنتھیوں ۱۳:۸) جو محبت آپ واقعی محسوس کرتے ہیں اُس کا اظہار کرنا کبھی بند نہ کریں۔ خود سے پوچھیں، ’کیا مَیں ہر بچے کی مسائل سے نپٹنے یا رکاوٹوں پر قابو پانے میں کامیابیوں کی تعریف کرتا ہوں؟ کیا مَیں اپنے بچوں کیلئے محبت اور قدردانی کا اظہار کرنے کے مواقع سے فائدہ اُٹھاتا ہوں، اِس سے پیشتر کہ وہ مواقع ہاتھ سے نکل جائیں؟‘ اگرچہ بعض اوقات غلط فہمیاں پیدا ہو سکتی ہیں لیکن اگر آپکے جواں سال بچوں کو اُن کیلئے آپکی محبت کا یقین ہے تو اس بات کا امکان ہے کہ وہ اُس محبت کا جواب دینگے۔

۲۴ بِلاشُبہ، جب بچے بلوغت میں قدم رکھتے ہیں تو انجام کار وہ اپنے لئے بہت اہم فیصلے کرینگے۔ بعض معاملات میں شاید والدین اُن فیصلوں کو پسند نہ کریں۔ اگر اُنکا بچہ یہوواہ خدا کی خدمت کو جاری نہ رکھنے کا فیصلہ کرتا ہے تو کیا ہو؟ یہ واقع ہو سکتا ہے۔ یہوواہ کے اپنے روحانی

۲۳. والدین اپنے جواں سال بچوں کی حوصلہ‌افزائی کیسے کر سکتے ہیں؟
۲۴. بچوں کی پرورش کے سلسلے میں کونسا صحیفائی اصول عام طور پر سچا ثابت ہوتا ہے، لیکن کس چیز کو ذہن میں رکھنا چاہئے؟

فرزندوں میں سے بھی بعض نے اُسکی مشورت کورد کر دیا اور سرکش ثابت ہوئے۔ (پیدایش ۶:۲؛ یہوداہ ۶) بچے کمپیوٹر نہیں ہیں جنکو اُسی طریقے سے کام کرنے کیلئے ترتیب دیا جا سکتا ہے جیسا ہم چاہتے ہیں۔ وہ آزاد مرضی کے مالک ہیں، جو اُن فیصلوں کیلئے یہوواہ کے حضور جوابدہ ہیں جو وہ کرتے ہیں۔ پھر بھی، امثال ۲۲:۶ عام طور پر سچ ثابت ہوتی ہے: ”لڑکے کی اُس راہ میں تربیت کر جس پر اُسے جانا ہے۔ وہ بوڑھا ہو کر بھی اُس سے نہیں مڑیگا۔“

۲۵ پس، اپنے بچوں کیلئے خوب محبت دکھائیں۔ اُنکی پرورش کرنے میں بائبل اصولوں کی پیروی کرنے کیلئے اپنی پوری کوشش کریں۔ خداپرستانہ چال چلن کا ایک عمدہ نمونہ قائم کریں۔ یوں آپ اپنے بچوں کو ذمہ دار، خداترس بالغ بننے کیلئے نشوونما پانے کا بہترین موقع فراہم کرینگے۔ یہ والدین کیلئے ماں باپ ہونے کے استحقاق کیلئے یہوواہ کی شکرگزاری کرنے کا بہترین طریقہ ہے۔

---

۲۵. والدین کے پاس ماں باپ ہونے کے استحقاق کے لئے یہوواہ کے لئے احسانمندی دکھانے کا بہترین طریقہ کونسا ہے؟

یہ بائبل اصول... والدین کی اپنے جوان سال بچوں کی پرورش کرنے کیلئے مدد کیسے کر سکتے ہیں؟

رابطے کی ضرورت ہے۔—امثال ۱۵:۲۲۔

ہمیں باقاعدگی سے خدا کے کلام پر غوروخوض کرنا چاہئے۔
—زبور ۱:۱، ۲۔

ہوشمند شخص تنبیہ کو سنتا ہے۔—امثال ۱۵:۵۔

کام اور کھیل دونوں کا اپنا مقام ہے۔—واعظ ۳:۱۲، ۱۳۔

باب سات

کیا گھر میں کوئی باغی ہے؟

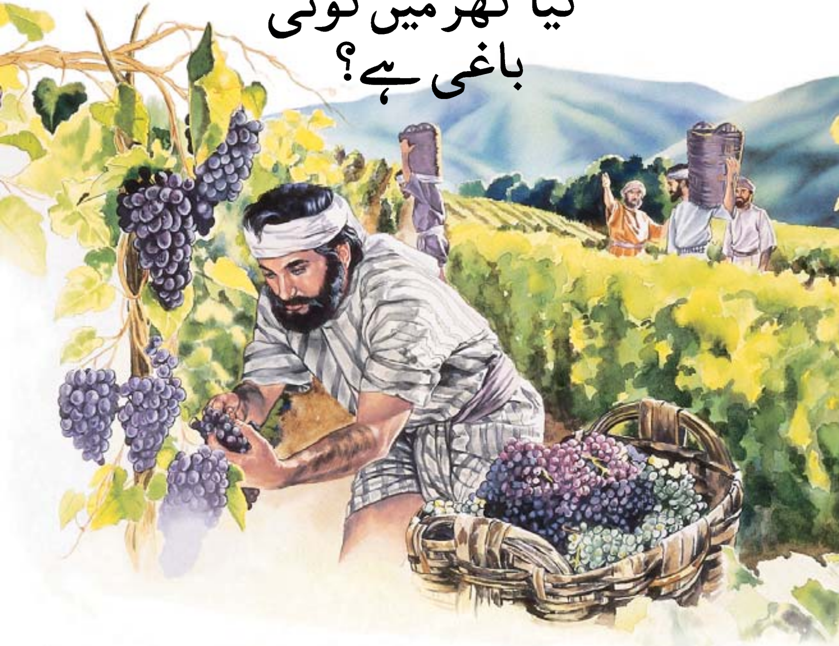

اپنی موت سے چند روز پہلے، یسوؔع نے یہودی مذہبی پیشواؤں کے ایک گروہ سے سوچ کو اُبھارنے والا ایک سوال پوچھا۔ اُس نے کہا: ”تم کیا سمجھتے ہو؟ ایک آدمی کے دو بیٹے تھے۔ اُس نے پہلے کے پاس جا کر کہا بیٹا جا آج تاکستان میں کام کر۔ اُس نے جواب میں کہا مَیں نہیں جاؤنگا مگر پیچھے پچھتا کر گیا۔ پھر دوسرے کے پاس جا کر اُس نے اِسی طرح کہا۔ اُس نے جواب دیا اچھا جناب۔ مگر گیا نہیں۔ اِن دونوں میں سے

۱، ۲. (ا) یہودی مذہبی پیشواؤں کی بےوفائی کو واضح کرنے کے لئے یسوؔع نے کونسی تمثیل پیش کی تھی؟ (ب) یسوؔع کی تمثیل سے ہم جواں سال بچوں کی بابت کیا بات سیکھ سکتے ہیں؟

کون اپنے باپ کی مرضی بجالایا؟" یہودی پیشواؤں نے جواب میں کہا: "پہلا۔"–متی ۲۱: ۲۸-۳۱۔

۲ یسوؔع یہاں یہودی پیشواؤں کی بے وفائی کو نمایاں کر رہا تھا۔ وہ دوسرے بیٹے کی مانند خدا کی مرضی بجالانے کا وعدہ کرتے اور بعدازاں وعدہ خلافی کرتے تھے۔ لیکن بہت سے والدین یہ تسلیم کرینگے کہ یسوؔع کی تمثیل خاندانی زندگی کی اچھی سمجھ پر مبنی تھی۔ جیسے کہ اُس نے اچھی طرح ظاہر کیا، اکثر یہ جاننا کہ نوجوان لوگ کیا سوچتے ہیں یا قبل ازوقت کچھ کہنا کہ وہ کیا کرینگے کافی مشکل ہوتا ہے۔ ایک جوان شخص اپنے عنفوانِ شباب کے دوران بہت سے مسائل کا موجب ہو سکتا ہے اور اِسکے بعد ایک ذمہ دار، اچھا باعزت بالغ بن جاتا ہے۔ جب ہم نوعمری میں بغاوت کے مسئلے پر بات چیت کرتے ہیں تو اِس بات کو ذہن میں رکھنا چاہیئے۔

کون باغی ہوتا ہے؟

۳ وقتاًفوقتاً، ممکن ہے آپ ایسے نوعمروں کی بابت سنیں جوکہ اپنے والدین کے خلاف یکسر بغاوت کرتے ہیں۔ شاید آپ ذاتی طور پر کسی خاندان کو جانتے بھی ہوں جسکے اندر ایک نوجوان کو کنٹرول کرنا ناممکن دکھائی دیتا ہے۔ تاہم، یہ معلوم کرنا ہمیشہ آسان نہیں ہوتا کہ آیا ایک بچہ واقعی سرکش ہے۔ علاوہ ازیں، یہ سمجھنا مشکل ہو سکتا ہے کہ بعض بچے بغاوت کیوں کرتے ہیں جبکہ دوسرے–اُسی گھرانے سے–ایسا نہیں کرتے۔ اگر والدین کو گمان ہونے لگتا ہے کہ اُنکے بچوں میں سے ایک بالکل باغی ہوتا جا رہا ہے تو اُنہیں کیا کرنا چاہیئے؟ اِسکا جواب دینے کیلئے، ہمیں پہلے اِس پر بات چیت کرنی ہوگی کہ باغی ہوتا کون ہے۔

۴ سادہ الفاظ میں، باغی وہ شخص ہوتا ہے جو قصداً ضد سے اور لگاتار نافرمانی یا مزاحمت کرتا ہے اور اعلیٰ اختیار کی اطاعت نہیں کرتا۔ بلاشُبہ، 'حماقت لڑکے کے دل سے وابستہ ہے۔'

---

۳. والدین کو جلد بازی سے اپنے بچے پر باغی ہونے کا لیبل کیوں نہیں لگانا چاہیئے؟
۴-۶. (ا) ایک باغی کون ہوتا ہے؟ (ب) والدین کو کس چیز کو ذہن میں رکھنا چاہیئے اگر اُنکا جواں سال بچہ وقتاًفوقتاً نافرمانی کرتا ہے؟

(امثال ۲۲:۱۵) لہٰذا تمام بچے کبھی نہ کبھی ماں باپ اور دیگر اختیار کی مزاحمت کرتے ہیں۔ یہ بات جسمانی اور جذباتی بالیدگی کے دوران بالخصوص سچ ہے جسے عنفوانِ شباب کہا جاتا ہے۔ کسی بھی شخص کی زندگی میں تبدیلی تناؤ پیدا کریگی، اور عنفوانِ شباب تو نام ہی تبدیلی کا ہے۔ آپکا جواں سال بیٹا یا بیٹی طفولیت سے بلوغت کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اِسی وجہ سے، عنفوانِ شباب کے سالوں کے دوران، بعض والدین اور بچے ایک دوسرے کے ساتھ گزارہ کرنا مشکل پاتے ہیں۔ اکثر، والدین جبلّی طور پر تبدیلی کو روکنے کی کوشش کرتے ہیں جبکہ جواں سال اُسے تیز کرنا چاہتے ہیں۔

۵ ایک جواں سال جو باغی ہے وہ والدین کی اقدار سے روگردانی کرتا ہے۔ تاہم، یاد رکھیں کہ نافرمانی کے چند ایک کام کسی کو باغی نہیں بناتے۔ اور جب روحانی معاملات کی بات آتی ہے تو ہوسکتا ہے کہ بعض بچے شروع میں بائبل سچائی میں تھوڑی یا بالکل دلچسپی ظاہر نہ کریں، لیکن شاید وہ باغی نہ ہوں۔ ماں یا باپ کے طور پر اپنے بچے پر لیبل لگانے میں جلد بازی نہ کریں۔

۶ کیا تمام نوجوان لوگوں کے عنفوانِ شباب کے سالوں کو والدین کے اختیار کے خلاف بغاوت سے منسوب کیا گیا ہے؟ نہیں، ہرگز نہیں۔ بیشک، شہادت اِس بات کی نشاندہی کرتی ہوئی دکھائی دیتی ہے کہ جواں سال لوگوں کی محدود تعداد ہی سنگین عنفوانِ شباب کی بغاوت کا مظاہرہ کرتی ہے۔ تاہم، اُس بچے کی بابت کیا ہے جو ضد سے اور لگاتار بغاوت کرتا ہے؟ کیا چیز ایسی بغاوت کو بھڑکا سکتی ہے؟

بغاوت کے اسباب

۷ بغاوت کا بڑا سبب دُنیا کا شیطانی ماحول ہے۔ ”ساری دُنیا اُس شریر کے قبضہ میں پڑی ہوئی ہے۔“ (۱-یوحنا ۵:۱۹) شیطان کے قبضہ میں پڑی ہوئی دُنیا نے ایک مُہلک ثقافت کو ترقی دی ہے جس کا مسیحیوں کو مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ (یوحنا ۱۷:۱۵) اِس ثقافت کا زیادہ تر حصہ ماضی کی نسبت آجکل زیادہ گھٹیا، زیادہ خطرناک، اور زیادہ مُضر اثرات سے بھرا ہوا ہے۔

۷. شیطانی ماحول ایک بچے پر بغاوت کرنے کیلئے کیسے اثرانداز ہو سکتا ہے؟

(۲-تیمتھیس ۳:۱-۵، ۱۳) اگر والدین اپنے بچوں کی تربیت نہیں کرتے، آگاہ نہیں کرتے، اور حفاظت نہیں کرتے تو نوجوان اشخاص بآسانی "اُس رُوح" سے متاثر ہو سکتے ہیں "جو اب نافرمانی کے فرزندوں میں تاثیر کرتی ہے۔" (افسیوں ۲:۲) اِس میں ہمسروں کا دباؤ بھی شامل ہے۔ بائبل بیان کرتی ہے: "احمقوں کا ساتھی ہلاک کِیا جائیگا۔" (امثال ۱۳:۲۰) اِسی طرح سے، وہ جو ایسے لوگوں کیساتھ رفاقت رکھتا ہے جو اِس دُنیا کی روح کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں اُسکا اِس روح سے متاثر ہونے کا امکان ہے۔ اگر اُنہیں اِس بات کو سمجھنا ہے کہ خدائی اصولوں کی فرمانبرداری نہایت عمدہ طرزِزندگی کی بنیاد ہے تو نوجوان اشخاص کو لگاتار مدد کی ضرورت ہے۔—یسعیاہ ۴۸:۱۷، ۱۸۔

^۸ بغاوت کا ایک اَور سبب گھر کا ماحول ہو سکتا ہے۔ مثال کے طور پر، اگر والدین میں سے ایک شراب خوار ہے، منشیات کا غلط استعمال کرتا ہے، یا والدین میں سے دوسرے پر تشدد کرتا ہے تو زندگی کی بابت جواں سال کا نقطۂ‌نظر گمراہ‌کُن ہو سکتا ہے۔ نسبتاً پُرسکون گھروں میں بھی اُس وقت بغاوت سر اُٹھا سکتی ہے جب کوئی بچہ محسوس کرتا ہے کہ اُسکے والدین اُس میں کوئی دلچسپی نہیں لیتے۔ شاید بغاوت پھوٹ پڑے۔ تاہم، عنفوانِ شباب کی بغاوت ہمیشہ بیرونی اثرات کی وجہ سے پیدا نہیں ہوتی۔ بعض بچے ایسے والدین رکھنے کے باوجود والدین کی اقدار سے روگردانی کرتے ہیں جو خدائی اصولوں کا اطلاق کرتے ہیں اور جو اُنہیں اُنکے چوگرد دُنیا سے کافی حد تک تحفظ فراہم کرتے ہیں۔ کیوں؟ شاید ہمارے مسائل کی ایک اَور وجہ سے—انسانی ناکاملیت۔ پولسؔ نے کہا: "جس طرح ایک آدمی [آدمؔ] کے سبب سے گناہ دُنیا میں آیا اور گناہ کے سبب سے موت آئی اور یوں موت سب آدمیوں میں پھیل گئی اِسلئے کہ سب نے گناہ کِیا۔" (رومیوں ۵:۱۲) آدمؔ ایک خودغرض باغی تھا، اور اُس نے اپنی اَولاد کیلئے صرف گھٹیا میراث چھوڑی۔ بعض نوجوان بالکل ویسے ہی بغاوت کرنے کا انتخاب کرتے ہیں جیسے اُنکے جدِامجد نے کی تھی۔

---

۸. کونسے عوامل بچے کی طرف سے بغاوت کا سبب بن سکتے ہیں؟

رَوادار عیلی اور سخت گیر رحبعام

۹ ایک اَور چیز جو عنفوانِ شباب کی بغاوت کا سبب بنی ہے وہ والدین کی طرف سے بچے کی پرورش کے سلسلے میں غیرمتوازن نظریہ ہے۔ (کلسیوں ۳:۲۱) بعض فرض شناس والدین اپنے بچوں کی سختی سے تادیب کرتے اور سخت گیری کرتے ہیں۔ دیگر رَواداری سے کام لیتے ہوئے، رہبر اصول تک فراہم نہیں کرتے جو اُنکے ناتجربہ کار جواں سال بچوں کو بچائینگے۔ اِن دونوں انتہاپسندیوں کے درمیان توازن قائم رکھنا ہمیشہ آسان نہیں ہوتا۔ اور مختلف بچوں کی ضروریات مختلف ہوتی ہیں۔ ایک کو دوسرے کی نسبت زیادہ نگہداشت کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ تاہم، بائبل کی دو مثالیں سخت گیری یا رَواداری میں سے کسی ایک میں انتہاپسند ہونے کے خطرات کو ظاہر کرنے کیلئے مدد دینگی۔

۱۰ قدیم اسرائیل کا سردار کاہن عیلی صاحبِ اولاد تھا۔ بلاشُبہ خدا کی شریعت کا ماہر ہوتے ہوئے، اُس نے ۴۰ سال تک خدمت کی۔ غالباً عیلی نے اپنے باقاعدہ کہانتی فرائض کو بڑی وفاداری کیساتھ پورا کِیا اور شاید اپنے بیٹوں، حُفنی اور فینحاس کو خدا کی شریعت کی پوری طرح تعلیم بھی دی ہو۔ تاہم، عیلی اپنے بیٹوں کیساتھ حد سے زیادہ مشفق تھا۔ حُفنی اور فینحاس نے نائب کاہنوں کے طور پر خدمت انجام دی، لیکن وہ "بہت شریر" تھے جو صرف اپنی اشتہائیں اور غیراخلاقی خواہشات پوری کرنے میں دلچسپی رکھتے تھے۔ لہٰذا، جب اُنہوں نے پاک سرزمین پر شرمناک کام کئے تو عیلی اُنہیں کہانتی عہدے سے برخاست کرنے کا حوصلہ نہیں رکھتا تھا۔ اُس نے محض اُنہیں معمولی سی سرزنش کی۔ اپنی رَواداری سے عیلی نے اپنے بیٹوں کو خدا کی نسبت زیادہ عزت دی۔ انجام کار اُسکے بیٹوں نے یہوواہ کی پاک پرستش کے خلاف بغاوت کی اور عیلی کے پورے گھرانے نے مصیبت اُٹھائی۔—۱-سموئیل ۲:۱۲-۱۷، ۲۲-۲۵، ۲۹؛ ۳:۱۳، ۱۴؛ ۴:۱۱-۲۲۔

---

۹. بچے کی پرورش کرنے میں کونسی انتہاپسندیاں بچے کو بغاوت کرنے کیلئے مشتعل کر سکتی ہیں؟

۱۰. عیلی، قابلِ یقین طور پر ایک وفادار سردار کاہن ہونے کے باوجود، ایک نااہل والد کیوں تھا؟

[11] جب یہ واقعات رونما ہوئے تو عیلی کے بچے پہلے ہی بالغ تھے، لیکن یہ سرگزشت تادیب کو بازرکھنے کے خطرے کو واضح کرتی ہے۔ (مقابلہ کریں امثال ۲۹:۲۱۔) بعض والدین واضح، مستحکم، اور معقول معیار قائم اور نافذ کرنے سے قاصر رہتے ہوئے، ہو سکتا ہے کہ محبت کو رَواداری سے خلط ملط کر دیں۔ جب خدائی اصولوں کی بےحرمتی کی جاتی ہے تو وہ پُرمحبت تادیب کو عمل میں لانے سے غفلت برتتے ہیں۔ اَیسی رَواداری کی وجہ سے، اُنکے بچے والدین یا کسی بھی دوسری قسم کے اختیار کو خاطر میں نہ لانے کی حد تک پہنچ سکتے ہیں۔ -مقابلہ کریں واعظ ۸:۱۱۔

[12] رحبعام اختیار کو عمل میں لانے کی انتہاپسندی کی دوسری مثال پیش کرتا ہے۔ اسرائیل کی متحدہ سلطنت کا وہ آخری بادشاہ تھا، لیکن وہ اچھا بادشاہ نہیں تھا۔ رحبعام نے ایک ایسے ملک کو میراث میں حاصل کیا تھا جہاں کے لوگ اُسکے باپ، سلیمان کی طرف سے اُن پر ڈالے گئے بوجھوں کی وجہ سے غیرمطمئن تھے۔ کیا رحبعام نے سمجھداری سے کام لیا؟ ہرگز نہیں۔ جب ایک وفد نے اُس سے چند استبدادی معیاروں کو ختم کرنے کی درخواست کی تو وہ اپنے عمررسیدہ مشیروں کی پُختہ مشورت پر دھیان دینے سے قاصر رہا اور حکم دیا کہ لوگوں کے جوئے کو اَور بھی بھاری کر دیا جائے۔ اُس کی خودپسندی دس شمالی قبائل کی طرف سے بغاوت کا سبب بنی، اور سلطنت دو حصوں میں منقسم ہو گئی۔ -۱-سلاطین ۱۲:۱-۲۱؛ ۲-تواریخ ۱۰:۱۹۔

[13] والدین رحبعام کی بابت بائبل سرگزشت سے کچھ اہم سبق سیکھ سکتے ہیں۔ اُنہیں دُعا میں ”خداوند ... کے طالب“ ہونے اور بچے کی پرورش کرنے کے اپنے طریقوں کا بائبل اصولوں کی روشنی میں جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ (زبور ۱۰۵:۴) ”ظلم دانشور آدمی کو

۱۱. والدین عیلی کی غلط مثال سے کیا سیکھ سکتے ہیں؟
۱۲. اختیار کو عمل میں لانے کے سلسلے میں رحبعام نے کیا غلطی کی تھی؟
۱۳. والدین رحبعام کی طرح کی غلطی سے کیسے بچ سکتے ہیں؟

بات چیت کریں

جواں سال اضافی خودمختاری سے وابستہ تفکرات اور شکوک کا تجربہ کرینگے۔ وہ دُنیا سے بذاتِ خود نپٹنے کیلئے اپنی صلاحیت کی بابت کچھ غیریقینی محسوس کر سکتے ہیں۔ گویا یہ ایسے ہے کہ وہ ایک پھسلنے والی سڑک پر چلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اَے نوجوانو! اپنے تجربہ میں آنے والے خدشات اور اندیشوں کی بابت اپنے والدین کو بتائیں۔ (امثال ۲۳:۲۲) یا اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپکے والدین آپ پر بڑی سخت گرفت رکھے ہوئے ہیں تو زیادہ آزادی دیئے جانے کی اپنی ضرورت کی بابت اُن سے بات چیت کریں۔ اُن کے ساتھ ایسے وقت پر بات چیت کرنے کا منصوبہ بنائیں جب آپ کشیدہ خاطر نہیں ہیں اور وہ بھی مصروف نہیں ہیں۔ (امثال ۱۵:۲۳) درحقیقت ایک دوسرے کی سننے کیلئے وقت نکالیں۔

دیوانہ بنا دیتا ہے۔" واعظ ۷:۷ بیان کرتی ہے۔ خوب سوچ بچار کے بعد عائدکردہ حدبندیاں جواں سال بچوں کو نقصان سے بچاتے ہوئے اُنہیں پرورش پانے کی گنجائش فراہم کرتی ہیں۔ لیکن بچوں کو ایک ایسے ماحول میں نہیں رہنا چاہئے جو اتنا بےلوچ اور کھچاؤ پیدا کرنے والا ہو کہ اُنہیں معقول حد تک خوداعتمادی اور خوداعتباری پیدا کرنے سے روکتا ہو۔ جب والدین جائز آزادی اور مستحکم حدبندیوں کے درمیان توازن برقرار رکھنے کی کوشش کرتے ہیں جن کی واضح طور پر نشاندہی کی گئی ہے تو بیشتر نوعمر بغاوت کرنے کی طرف مائل محسوس نہیں کرینگے۔

بنیادی ضروریات پورا کرنا بغاوت کو روک سکتا ہے

[۱۴] اگرچہ والدین اپنے نونہالوں کو جسمانی طور پر بچپن سے بلوغت کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھکر خوش ہوتے ہیں، تو بھی اُنہیں تشویش لاحق ہو سکتی ہے جب اُنکا جواں سال بچہ انحصار کرنے سے جائز خوداعتمادی کی طرف بڑھنا شروع کرتا ہے۔ اِس عبوری عرصہ

۱۴، ۱۵. والدین کو اپنے بچے کی بالیدگی کو کیسا خیال کرنا چاہئے؟

غالباً، بچے بڑے ہوکر زیادہ پُختہ بالغ بنیں گے اگر اُن کے
والدین اُن کے عنفوانِ شباب کے مسائل سے نپٹنے
کے لئے اُن کی مدد کرتے ہیں

کے دوران، اگر آپکا جواں سال بچہ کبھی کبھار کسی حد تک ضدی ہے یا تعاون نہیں کرتا تو حیران مت ہوں۔ یاد رکھیں کہ مسیحی والدین کا نصب‌العین ایک پُختہ، مستحکم، اور ذمہ دار مسیحی کی پرورش کرنا ہونا چاہئے۔—مقابلہ کریں ۱-کرنتھیوں ۱۳:۱۱؛ افسیوں ۴:۱۳، ۱۴۔

۱۵ یہ مشکل تو ہو سکتا ہے لیکن والدین کو اپنے جواں سال بچوں کی طرف سے تھوڑی اَور خودمختاری کے لئے کسی بھی درخواست کا منفی جواب دینے کی عادت کو ترک کرنے کی ضرورت ہے۔ بچے کو ایک صحتمندانہ طریقے سے ایک فرد کے طور پر بڑھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بیشک، بعض نوعمر نسبتاً اوائل عمری ہی سے کافی بالغ نظر زاویۂ نگاہ ظاہر کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر، بائبل نوعمر بادشاہ یوؔسیاہ کا ذکر کرتی ہے: ”جب وہ لڑکا

[تقریباً ۱۵ سال کا] ہی تھا وہ اپنے باپ داؔؤد کے خدا کا طالب ہوا۔" یہ ممتاز نوعمر واضح طور پر ایک ذمہ دار شخص تھا۔ -۲-تواریخ ۳۴:۱-۳۔

[۱۶] تاہم، آزادی اپنے ساتھ ذمہ داری لاتی ہے۔ اِسلئے، اپنے نوبالغ کو اپنے بعض فیصلوں اور افعال کے نتائج کا تجربہ کرنے کی اجازت دیں۔ "آدمی جو کچھ بوتا ہے وہی کاٹیگا" کا اصول جواں سال بچوں اور بالغوں دونوں پر عائد ہوتا ہے۔ (گلتیوں ۶:۷) بچوں کو ہمیشہ نگرانی میں نہیں رکھا جا سکتا۔ تاہم، اُس وقت کیا ہو، جب آپکا بچہ کوئی ایسا کام کرنا چاہتا ہے جو مکمل طور پر، ناقابلِ قبول ہے؟ ذمہ دار ماں یا باپ کے طور پر آپکو "نہیں" کہنا پڑیگا۔ اور اگرچہ آپ وجوہات کی وضاحت کر سکتے ہیں لیکن کسی بھی چیز کو آپکے نہیں کو ہاں میں تبدیل نہیں کرنا چاہئے۔ (مقابلہ کریں متی ۵:۳۷۔) تاہم، ایک پُرسکون اور معقول انداز میں "نہیں" کہنے کی کوشش کریں، اِسلئے کہ "نرم جواب قہر کو دُور کر دیتا ہے۔" -امثال ۱۵:۱۔

[۱۷] نوجوانوں کو بااصول تنبیہ کے تحفظ کی ضرورت ہوتی ہے اگرچہ وہ پابندیوں اور معیاروں سے ہمیشہ خوشی سے متفق نہ بھی ہوتے ہوں۔ اگر معیاروں کو اس بات کے پیشِ نظر اکثروبیشتر تبدیل کر دیا جاتا ہے کہ اس وقت باپ یا ماں کیسا محسوس کرتے ہیں تو یہ مایوس کُن بات ہے۔ علاوہ ازیں، اگر نوعمر بےحوصلگی، شرمیلے پن، یا خوداعتمادی کی کمی پر قابو پانے کیلئے حسبِ ضرورت، حوصلہ افزائی اور مدد حاصل کرتے ہیں، تو غالباً وہ زیادہ پُختہ بالغ بنیں گے۔ جواں سال اِس بات کی بھی قدر کرتے ہیں جب اُن پر بھروسہ کِیا جاتا ہے۔ -مقابلہ کریں یسعیاہ ۳۵:۳، ۴؛ لوقا ۱۶:۱۰؛ ۱۹:۱۷۔

[۱۸] والدین یہ جانکر مطمئن ہو سکتے ہیں کہ جب گھرانے کے اندر امن، استقامت، اور محبت پائی جاتی ہے تو بچے بالعموم پھلتے پھولتے ہیں۔ (افسیوں ۴:۳۱، ۳۲؛ یعقوب ۳:۱۷، ۱۸)

---

۱۶. جب بچوں کو اضافی ذمہ داری سونپی جاتی ہے تو اُنہیں کس بات کا احساس ہونا چاہئے؟
۱۷. جواں سال بچے کی بعض ضروریات کیا ہیں جنہیں ماں یا باپ کو پورا کرنا چاہئے؟
۱۸. جواں سال بچوں کی بابت بعض حوصلہ افزا سچائیاں کیا ہیں؟

حیرت کی بات ہے کہ شراب خواری، تشدد، یا کسی دوسرے مضر اثر کی شہرت رکھنے والے خاندانوں سے آنے کے باوجود بھی بہتیرے نوجوانوں نے ناقص گھریلو ماحول پر غلبہ پا لیا ہے اور بہت اچھے بالغ بن گئے ہیں۔ لہٰذا، اگر آپ ایک گھر فراہم کرتے ہیں جہاں پر آپ کے نوعمر بچے تحفظ محسوس کرتے ہیں اور یہ جانتے ہیں کہ اُنہیں محبت، شفقت، اور توجہ ملیگی ––خواہ اِس حمایت کے ساتھ صحیفائی اصولوں کی مطابقت میں معقول پابندیاں اور تنبیہ شامل کی جاتی ہے––تو بہت اغلب ہے کہ وہ بڑے ہو کر ایسے بالغ بنیں گے جن پر آپ فخر کرینگے۔ ––مقابلہ کریں امثال ۲۷:۱۱۔

جب بچے مشکل میں پھنس جاتے ہیں

[۱۹] اچھی پرورش سے یقیناً فرق پڑتا ہے۔ امثال ۲۲:۶ بیان کرتی ہے: ”لڑکے کی اُس راہ میں تربیت کر جس پر اُسے جانا ہے۔ وہ بوڑھا ہو کر بھی اُس سے نہیں مڑیگا۔“ پھر بھی، اُن بچوں کی بابت کیا ہے جنہیں اچھے والدین میسر ہونے کے باوجود بھی سنگین مسائل کا سامنا ہے؟ کیا یہ ممکن ہے؟ جی ہاں۔ امثال کے الفاظ کو دیگر آیات کی روشنی میں سمجھنا چاہئے جو بچے کے ”کان لگانے“ اور والدین کی فرمانبرداری کرنے پر زور دیتی ہیں۔ (امثال ۱:۸) خاندانی ہم آہنگی کی خاطر بچے اور دونوں والدین کو صحیفائی اصولوں کا اطلاق کرنے میں تعاون کرنا چاہئے۔ اگر والدین اور بچے ملکر کام نہیں کرتے تو مشکلات ضرور پیدا ہونگی۔

[۲۰] جب کوئی جواں سال غلطی کرتا اور مشکل میں پھنس جاتا ہے تو والدین کو کیسا ردِعمل دکھانا چاہئے؟ ایسی صورتحال میں، خاص طور پر، جواں سال کو مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر والدین یاد رکھتے ہیں کہ اُنکا واسطہ ایک ناتجربہ کار نوجوان سے ہے تو وہ حد سے زیادہ ردِعمل ظاہر کرنے کے رجحان کی زیادہ اطمینان کیساتھ مزاحمت کرینگے۔ پولسؔ نے کلیسیا میں پُختہ اشخاص

۱۹. اگرچہ والدین کو لڑکے کی اُس راہ میں تربیت کرنی چاہئے جس میں اُسے جانا ہے، لیکن بچے پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے؟

۲۰. جب بچے بےسمجھی کی وجہ سے خطا کرتے ہیں تو والدین کی طرف سے دانشمندانہ رسائی کیا ہوگی؟

کو نصیحت کی: "اگر کوئی آدمی کسی قصور میں پکڑا بھی جائے تو تم جو روحانی ہو اُس کو حلم مزاجی سے بحال کرو۔" (گلتیوں ۶:۱) والدین بھی بے سمجھی سے خطا کرنے والے کسی نوجوان شخص کے ساتھ اِسی طریقے سے برتاؤ کر سکتے ہیں۔ اِس بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہ کس وجہ سے اُسکا طرزِعمل بُرا تھا اور وہ کیسے اُسی غلطی کو دُہرانے سے بچ سکتا ہے، والدین کو یہ واضح کر دینا چاہئے کہ نوجوان نہیں بلکہ غلط چال چلن بُرا ہے۔ —مقابلہ کریں یہوداہ ۲۲، ۲۳۔

۲۱ لیکن اُس وقت کیا ہو جب نوجوان کی خطا نہایت سنگین ہے؟ اِس معاملے میں بچے کو خاص مدد اور ماہرانہ راہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب کلیسیا کا کوئی فرد کسی سنگین گناہ کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کی حوصلہ‌افزائی کی جاتی ہے کہ توبہ کرے اور مدد کے لئے بزرگوں سے رجوع کرے۔ (یعقوب ۵:۱۴-۱۶) جب وہ توبہ کر لیتا ہے تو بزرگ اُسے روحانی طور پر بحال کرنے کے لئے اُس کے ساتھ ملکر کام کرتے ہیں۔ خاندان کے اندر قصوروار نوعمر کی مدد کرنے کی ذمہ‌داری والدین پر آتی ہے اگرچہ اُنہیں معاملے پر بزرگوں کے ساتھ بات چیت کرنے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ یقینی طور پر اُنہیں اپنے بچوں میں سے کسی ایک کی طرف سے کئے گئے کسی بھی طرح کے سنگین گناہوں کو بزرگوں کی جماعت سے پوشیدہ رکھنے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔

۲۲ کسی کے اپنے بچوں کا سنگین مسئلہ بہت صبر آزما ہوتا ہے۔ جذباتی طور پر بےقابو ہوتے ہوئے، شاید والدین باغی بچے کو غصے سے ڈرانا دھمکانا چاہیں؛ لیکن یہ اُسے اَور زیادہ تلخ مزاج بنا سکتا ہے۔ یاد رکھیں کہ اِس جوان شخص کے مستقبل کا انحصار اِس بات پر ہو سکتا ہے کہ اِس نازک وقت کے دوران اُس کیساتھ کیسا سلوک کیا گیا ہے۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ جب اُسکے لوگ راست

---

۲۱. مسیحی کلیسیا کے نمونے کی پیروی کرتے ہوئے، والدین کو کیسا ردِعمل دکھانا چاہئے اگر اُنکے بچے کسی سنگین گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں؟

۲۲. یہوواہ کی نقل کرتے ہوئے، والدین کس رجحان کو قائم رکھنے کی کوشش کرینگے اگر اُنکا بچہ کسی سنگین غلطی کا مُرتکب ہوتا ہے؟

روش سے منحرف ہو گئے تو یہوواہ اُس وقت بھی معاف کرنے کو تیار تھا–بشرطیکہ وہ توبہ کرتے۔ اُسکے پُرمحبت الفاظ پر دھیان دیں: ”خداوند فرماتا ہے آؤ ہم باہم حجت کریں۔ اگرچہ تمہارے گناہ قرمزی ہوں وہ برف کی مانند سفید ہو جائینگے اور ہر چند وہ ارغوانی ہوں تو بھی اُون کی مانند اُجلے ہونگے۔“ (یسعیاہ ۱:۱۸) والدین کیلئے کیا ہی عمدہ مثال!

۲۳ لہٰذا، سرکش بچے کی اپنی روش کو بدلنے کیلئے حوصلہ‌افزائی کرنے کی کوشش کریں۔ تجربہ‌کار والدین اور کلیسیائی بزرگوں سے پُختہ مشورت حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ (امثال ۱۱:۱۴) بِلاسوچے سمجھے عمل کرنے یا کچھ کہنے اور کرنے کی کوشش نہ کریں جو آپ کے بچے کیلئے آپکے پاس واپس لوٹنے کو مشکل بنا دیگا۔ بے قابو غصے اور تلخ‌مزاجی سے گریز کریں۔ (کلسیوں ۳:۸) بے دل ہونے میں جلدبازی نہ کریں۔ (۱-کرنتھیوں ۱۳:۴، ۷) بدی سے نفرت کرتے ہوئے، اپنے بچے کیساتھ سخت‌گیر اور تلخ‌مزاج ہونے سے گریز کریں۔ سب سے بڑھکر، والدین کو اچھا نمونہ قائم کرنے اور خدا پر اپنے ایمان کو مضبوط رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

سخت باغی سے نپٹنا

۲۴ بعض معاملات میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ایک نوجوان نے بغاوت کرنے اور مسیحی اقدار کو یکسر رد کرنے کیلئے اٹل فیصلہ کر لیا ہے۔ ایسی صورتحال میں توجہ کا رُخ باقیماندہ کی خاندانی زندگی کو قائم رکھنے یا ازسرِنو تعمیر کرنے کی طرف موڑ دینا چاہئے۔ اِس بات سے محتاط رہیں کہ آپ دیگر بچوں کو نظرانداز کرتے ہوئے اپنی تمام‌تر صلاحیت کو باغی پر ہی مرتکز نہ کر دیں۔ مسئلے کو باقیماندہ خاندان سے پوشیدہ رکھنے کی بجائے، اُن کے ساتھ معاملے پر ایک معقول حد تک اور ایک ہمت‌افزا طریقے سے گفتگو کریں۔–مقابلہ کریں امثال ۲۰:۱۸۔

---

۲۳. اپنے بچوں میں سے کسی ایک کی طرف سے سنگین گناہ کی صورت میں، والدین کو کیسے عمل دکھانا چاہئے، اور اُنہیں کس چیز سے گریز کرنا چاہئے؟

۲۴. بعض اوقات مسیحی خاندان کے اندر کونسی افسوسناک حالت پیدا ہو جاتی ہے، اور ایک ماں یا باپ کو کیسا جوابی عمل دکھانا چاہئے؟

۲۵ یوؔحنا رسول نے کلیسیا میں ناقابلِ اصلاح باغی بن جانے والے شخص کی بابت کہا: ”نہ اُسے گھر میں آنے دو اور نہ سلام کرو۔“ (۲-یوحنا ۱۰) والدین بھی اپنے بچے کے سلسلے میں شاید ایسا ہی مؤقف اختیار کرنا ضروری خیال کریں اگر وہ بالغ بالسن ہے اور سراسر باغی ہو جاتا ہے۔ ایسا مؤقف بڑا مشکل اور صدمہ خیز ہو سکتا ہے، لیکن بعض اوقات خاندانی تحفظ کی خاطر یہ ضروری ہوتا ہے۔ آپکے گھرانے کو آپکے تحفظ اور مسلسل نگہداشت کی ضرورت ہے۔ لہٰذا، چال چلن کی بابت واضح طور پر بیان کردہ، تاہم معقول حدبندیاں قائم رکھیں۔ دوسرے بچوں کیساتھ رابطہ قائم رکھیں۔ اِس بات میں دلچسپی لیں کہ وہ سکول میں اور کلیسیا میں کیسے چل رہے ہیں۔ نیز، اُنہیں بتائیں کہ اگرچہ آپ باغی بچے کے اعمال کو پسند نہیں کرتے، توبھی آپ اُس سے نفرت نہیں کرتے۔ بچے کی بجائے بُرے کام کی مذمت کریں۔ جب یعؔقوب کے دو بیٹے اپنی استبدادی کارروائی کی وجہ سے خاندانی برادری سے خارج کر دیئے جانے کا موجب بنے تو یعؔقوب نے بذاتِ خود بیٹوں کی نہیں بلکہ اُنکے تشدد آمیز قہر کی ملامت کی تھی۔—پیدایش ۳۴:۱-۳۱؛ ۴۹:۵-۷۔

۲۶ جوکچھ آپ کے خاندان میں واقع ہوا ہے شاید آپ اُس کے لئے ذمہ دار محسوس کریں۔ لیکن اگر آپ نے اپنی صلاحیت کے مطابق یہوؔواہ کی مشورت پر عمل کرتے ہوئے، دُعائیہ طور پر وہ سب کچھ کیا ہے جو آپ کر سکتے تھے تو خود کو غیرمعقول طور پر ذمہ دار ٹھہرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اِس حقیقت سے تسلی حاصل کریں کہ کوئی بھی ماں یا باپ کامل نہیں ہو سکتا، لیکن آپ نے فرض شناسی سے اچھا بننے کی کوشش کی۔ (مقابلہ کریں اعمال ۲۰:۲۶۔) خاندان کے اندر ایک یکسر باغی کا ہونا دل کو پاش پاش کرنے والا معاملہ ہوتا ہے، لیکن اگر آپ کیساتھ ایسے واقع ہوتا بھی ہے تو یقین رکھیں کہ خدا سمجھتا ہے اور وہ اپنے

۲۵. (ا) اگر ایک بچہ مکمل طور پر باغی ہو جاتا ہے تو مسیحی کلیسیا کے نمونے پر چلتے ہوئے، والدین کیسے کارروائی کر سکتے ہیں؟ (ب) والدین کو کس چیز کو ذہن میں رکھنا چاہئے اگر اُنکے بچوں میں سے ایک بغاوت کرتا ہے؟
۲۶. فرض شناس والدین کس چیز سے تسلی حاصل کر سکتے ہیں اگر اُنکے بچوں میں سے ایک بغاوت کرتا ہے؟

عقیدتمند خادموں کو کبھی ترک نہیں کریگا۔ (زبور ۲۷:۱۰) پس اپنے گھر کو باقی تمام بچوں کیلئے تحفظ، روحانی آرام کا گھوارہ بنائے رکھنے کیلئے ثابت قدم رہیں۔

[۲۷] علاوہازیں، آپکو اُمید کا دامن کبھی نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ درست تربیت کرنے میں آپ کی ابتدائی کوششیں شاید بھٹکنے والے بچے کے دل پر بالآخر اثرانداز ہوں اور اُسے راہِ‌راست پر لے آئیں۔ (واعظ ۱۱:۶) بعض مسیحی خاندانوں کو آپ کی طرح کا تجربہ ہوا ہے، اور بعض نے اپنے خودسر بچوں کو لوٹتے دیکھا ہے، بالکل اُسی طرح جیسے یسوؔع کی مسرف بیٹے کی تمثیل میں باپ کے سلسلے میں واقع ہوا تھا۔ (لوقا ۱۵:۱۱-۳۲) آپ کے ساتھ بھی یہی کچھ واقع ہو سکتا ہے۔

۲۷. مسرف بیٹے کی تمثیل کو یاد رکھتے ہوئے، ایک باغی بچے کے والدین کس چیز کی ہمیشہ اُمید رکھ سکتے ہیں؟

یہ بائبل اصول...
گھرانے میں سنگین بغاوت کو روکنے کیلئے ایک ماں یا باپ کی کیسے مدد کر سکتے ہیں؟

مدد کے بغیر، ایک بچہ دُنیا کی روح سے بگڑ سکتا ہے۔
—امثال ۱۳:۲۰؛ افسیوں ۲:۲۔

والدین کو سخت‌گیری اور رَواداری کے درمیان توازن برقرار رکھنے کی ضرورت ہے۔ —واعظ ۷:۷؛ ۸:۱۱۔

غلط چال‌چلن کو سدھارنا چاہیئے، لیکن حلم‌مزاجی کے جذبے کیساتھ۔
—گلتیوں ۶:۱۔

جو سنگین گناہ کرتے ہیں اگر وہ توبہ کرتے اور مدد قبول کرتے ہیں تو وہ ”شفا پا“ سکتے ہیں۔ —یعقوب ۵:۱۴-۱۶۔

باب آٹھ

اپنے خاندان کو تباہ کُن اثرات سے بچائیں

آپ اپنے چھوٹے لڑکے کو سکول بھیجنے والے ہیں اور موسلادھار بارش ہو رہی ہے۔ آپ اِس صورتحال سے کیسے نپٹیں گے؟ کیا آپ اُسے برساتی کپڑوں کے بغیر دروازے سے باہر قدم رکھنے کی اجازت دیں گے؟ یا کیا آپ اُسے اتنے زیادہ حفاظتی کپڑے پہنا دیتے ہیں کہ وہ بمشکل چل سکتا ہے؟ بِلاشُبہ، آپ اِن میں سے کوئی بھی کام نہیں کرتے۔ آپ اُسے صرف وہی کچھ پہناتے ہیں جس کی اُسے خشک رکھنے کے لئے ضرورت ہوتی ہے۔

[2] اِسی طرح سے، والدین کو کوئی متوازن طریقہ تلاش کرنا چاہئے تاکہ اپنے خاندان کو تباہ کُن اثرات سے بچائیں جو اُن پر مختلف ذرائع—تفریحی صنعت، ذرائع ابلاغ، ساتھیوں، اور بعض اوقات سکول سے بھی آن پڑتے ہیں۔ بعض والدین اپنے خاندان کو محفوظ رکھنے کے لئے بہت کم یا قطعاً کچھ نہیں کرتے۔ دوسرے، تقریباً تمام بیرونی اثرات کو نقصاندہ خیال کرتے ہوئے، اتنے سخت گیر ہیں کہ بچے گویا محسوس کرتے ہیں کہ اُنکا دَم گُھٹ رہا ہے۔ کیا توازن ممکن ہے؟

[3] جی ہاں، یہ ممکن ہے۔ انتہاپسند ہونا غیرمؤثر ہے اور تباہی کا موجب بن سکتا ہے۔ (واعظ ۷:۱۶، ۱۷) لیکن مسیحی والدین اپنے خاندان کو محفوظ رکھنے کی خاطر درست توازن کیسے حاصل کرتے ہیں؟ تین حلقوں پر غور کریں: تعلیم، رفاقت، اور تفریح۔

۱-۳. (ا) کن ذرائع سے تباہ کُن اثرات پیدا ہوتے ہیں جو خاندان کیلئے خطرہ پیدا کرتے ہیں؟ (ب) اپنے خاندان کو بچانے کیلئے والدین کو کس توازن کی ضرورت ہے؟

آپکے بچوں کو کون تعلیم دیگا؟

۴ مسیحی والدین تعلیم کو بڑی اہمیت دیتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ تعلیم بچوں کو پڑھنے، لکھنے، اور رابطہ پیدا کرنے، نیز مسائل حل کرنے میں مدد دیتی ہے۔ اِسے اُنہیں یہ تعلیم بھی دینی چاہئے کہ کیسے سیکھیں۔ بچے سکول میں جو مہارتیں حاصل کرتے ہیں آجکل کی دُنیا کے چیلنجوں کے باوجود کامیاب ہونے میں اُنکی مدد کرسکتی ہیں۔ مزید برآں، اچھی تعلیم اعلیٰ درجے کا کام سرانجام دینے کیلئے اُنکی مدد کرسکتی ہے۔—امثال ۲۲:۲۹۔

۵ تاہم، سکول بچوں کو دیگر بچوں کی قربت میں بھی لاتا ہے—جن میں سے زیادہ تر غلط نظریات رکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر، جنس اور اخلاقیات کی بابت اُنکے نظریات پر غور کریں۔ نائجیریا کے ایک سیکنڈری سکول میں، آزادانہ جنسی تعلقات رکھنے والی ایک لڑکی اپنی ساتھی طالبات کو جنسیات کی بابت مشورت دیا کرتی تھی۔ وہ بڑے اشتیاق کیساتھ اُس کی باتیں سنتی تھیں، حالانکہ اُسکے خیالات بیہودگی سے پُر ہوتے تھے جو اُس نے فحش لٹریچر سے

۴. مسیحی والدین کو تعلیم کو کیسا خیال کرنا چاہئے؟

۵، ۶. بچے سکول میں جنسی معاملات پر غلط معلومات کا نشانہ کیسے بن سکتے ہیں؟

اکٹھے کر رکھے تھے۔ بعض لڑکیوں نے اُس کی نصیحت پر عمل کِیا۔ نتیجتاً، ایک لڑکی بِلاتزویج حاملہ ہوگئی اور اپنا اسقاطِ حمل از خود کرنے سے مر گئی۔

۶ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ سکول میں جنس کی بابت بعض غلط معلومات بچوں کی طرف سے نہیں بلکہ اساتذہ کی طرف سے ملتی ہیں۔ بہت سے والدین حیران و پریشان ہو جاتے ہیں جب سکول بچوں کو اخلاقی معیاروں اور ذمہ داری کے متعلق معلومات فراہم کئے بغیر جنس کی بابت تعلیم دیتے ہیں۔ ایک ۱۲ سالہ لڑکی کی والدہ نے بیان کِیا: ”ہم ایک نہایت مذہبی، قدامت پسند علاقے میں رہتے ہیں اور اِسکے باوجود بھی ایک مقامی ہائی سکول کے اندر وہ بچوں میں کنڈومز بانٹ رہے ہیں۔“ جب اُنہیں معلوم ہوا تو اُسے اور اُسکے شوہر کو بڑی فکر لاحق ہوئی کہ اُنکی بیٹی کو اُسی کے ہم عمر لڑکوں کی طرف سے جنسی مباشرت کرنے کے پیغام موصول ہو رہے تھے۔ والدین اپنے خاندان کو ایسے بُرے اثرات سے کیسے محفوظ رکھ سکتے ہیں؟

۷ کیا بچوں کو جنسی معاملات کے کسی بھی ذکر سے دُور رکھنا چاہئے؟ نہیں۔ بہتر یہ ہے کہ آپ خود اپنے بچوں کو جنس کی بابت سکھائیں۔ (امثال ۵:۱) سچ ہے کہ یورپ اور شمالی امریکہ کے بعض حصوں میں بہت سے والدین اِس موضوع سے پہلوتہی کرتے ہیں۔ اِسی طرح سے، بعض افریقی ممالک میں، والدین شاذونادر ہی اپنے بچوں کیساتھ جنس کی بابت بات چیت کرتے ہیں۔ ”ایسا کرنا افریقی تہذیب کا حصہ نہیں ہے،“ سیرالیون سے ایک والد بیان کرتا ہے۔ بعض والدین محسوس کرتے ہیں کہ بچوں کو جنس کی بابت تعلیم دینا اُنہیں ایسے خیالات فراہم کرنا ہے جو اُن کیلئے بداخلاقی کا مُرتکب ہونے کا سبب بنیں گے! لیکن خدا کا نقطۂ‌نظر کیا ہے؟

جنس کی بابت خدا کا نقطۂ‌نظر

۸ بائبل اِس چیز کو واضح کرتی ہے کہ ایک درست انداز میں جنس کی بابت بات چیت کرنا

---

۷. جنس کی بابت غلط معلومات کا بہترین دفعیہ کیسے کِیا جا سکتا ہے؟

۸، ۹. جنسی معاملات کی بابت بائبل میں کونسی عمدہ معلومات پائی جاتی ہیں؟

کوئی شرم کی بات نہیں ہے۔ اسرائیل میں، خدا کے لوگوں کو حکم دیا گیا تھا کہ موسوی شریعت کی پڑھائی کو سننے کیلئے اپنے "بچوں" سمیت جمع ہوں۔ (استثنا ۳۱:۱۰-۱۲؛ یشوع ۸:۳۵) شریعت نے واضح الفاظ میں ماہواری، انزال، حرامکاری، زناکاری، ہم جنس پسندی، محرمات سے مباشرت، اور جانوروں کیساتھ بدفعلی سمیت کئی ایک جنسی معاملات کا ذکر کیا۔ (احبار ۱۵:۱۶، ۱۹؛ ۱۸:۶، ۲۲، ۲۳؛ استثنا ۲۲:۲۲) بِلاشُبہ ایسی پڑھائی کے بعد والدین کو اپنے متجسس بچوں کے سامنے بہت سی چیزوں کی وضاحت کرنی پڑتی تھی۔

۹ امثال کے پانچویں، چھٹے، اور ساتویں ابواب میں ایسے اقتباسات ہیں جو جنسی بداخلاقی کے خطرات پر محبت آمیز پدرانہ مشورت فراہم کرتے ہیں۔ یہ آیات ظاہر کرتی ہیں کہ بداخلاقی بعض اوقات پُرکشش ہو سکتی ہے۔ (امثال ۵:۳؛ ۶:۲۴، ۲۵؛ ۷:۱۴-۲۱) لیکن یہ سکھاتی ہیں کہ یہ غلط چیز ہے اور تباہ کُن نتائج کی حامل ہے، اور یہ نوجوان لوگوں کو بداخلاق روشوں سے بچنے کیلئے مدد دینے کی خاطر راہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ (امثال ۵:۱-۱۴، ۲۱-۲۳؛ ۶:۲۷-۳۵؛ ۷:۲۲-۲۷) علاوہ ازیں، بداخلاقی کا موازنہ صحیح پس منظر یعنی شادی کے اندر جنسی لذت کی خوشی سے کیا گیا ہے۔ (امثال ۵:۱۵-۲۰) عمل پیرا ہونے کیلئے والدین کیلئے تعلیم دینے کا کیا ہی شاندار نمونہ!

۱۰ کیا ایسی تعلیم بچوں کے بداخلاقی کے مُرتکب ہونے کا سبب بن سکتی ہے؟ اِسکے بالکل برعکس، بائبل تعلیم دیتی ہے: "صادق علم کے ذریعہ سے رہائی پائیگا۔" (امثال ۱۱:۹) کیا آپ اپنے بچوں کو اِس دُنیا کے اثرات سے محفوظ رکھنا نہیں چاہتے؟ ایک والد نے بیان کیا: "جب بچے چھوٹے ہی تھے تب سے لیکر، ہم نے جنس کے متعلق بالکل واضح بات چیت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اِس طرح سے، جب وہ دوسرے بچوں کو جنس کی بابت بات چیت کرتے سنتے ہیں تو وہ متجسس نہیں ہوتے۔ یہ کوئی بڑا راز نہیں ہے۔"

---

۱۰. بچوں کو جنسیات کی بابت خدائی علم فراہم کرنا اُنکے بداخلاقی کے مُرتکب ہونے کا سبب کیوں نہیں بننا چاہئے؟

۱۱ جیسے کہ شروع کے ابواب میں بیان کیا گیا ہے جنس کی بابت تعلیم جلدی شروع کی جانی چاہئے۔ جب چھوٹے بچوں کو بدن کے اعضاؤں کے نام سکھائے جاتے ہیں تو اُنکے اعضائے مخصوصہ کو نظرانداز نہ کریں گویا کہ وہ کوئی شرمناک چیز ہیں۔ اُنہیں اِنکے صحیح نام سکھائیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ، اخفا اور حدود کے متعلق اسباق ضروری ہیں۔ ترجیحاً دونوں والدین کو بچوں کو سکھانا چاہئے کہ بدن کے یہ خاص اعضاء ہیں، عام طور پر اِنہیں چھونا نہیں چاہئے اور دوسروں کے سامنے بےپردہ نہیں کرنا چاہئے، اور کبھی بھی اِنکے بارے میں بُرے انداز میں بات چیت نہیں کی جانی چاہئے۔ جب بچے بڑے ہو جاتے ہیں تو اُنہیں بتانا چاہئے کہ کیسے ایک مرد اور ایک عورت ایک بچے کے استقرارِحمل کیلئے ملاپ کرتے ہیں۔ جب تک اُنکے اپنے بدن بلوغت میں داخل ہونے لگتے ہیں، تو اُنہیں پہلے ہی سے امکانی تبدیلیوں سے باخبر ہونا چاہئے۔ جیسے کہ باب ۵ میں بحث کی گئی تھی، ایسی تعلیم بچوں کو جنسی بدسلوکی سے محفوظ رکھنے میں بھی مدد دے سکتی ہے۔—امثال ۲:‏۱۰-‏۱۴۔

ہوم ورک جو والدین کو کرنا ہے

۱۲ والدین کو دیگر غلط نظریات کا دفعیہ کرنے کیلئے تیار رہنے کی ضرورت ہے جنکی سکول میں تعلیم دی جا سکتی ہے—دُنیاوی فیلسوفیاں جیسے کہ ارتقا، قوم پرستی، یا یہ نظریہ کہ کوئی حقائق بھی یقینی نہیں ہیں۔ (۱-کرنتھیوں ۳:‏۱۹؛ مقابلہ کریں پیدایش ۱:‏۲۷؛ احبار ۲۶:‏۱؛ یوحنا ۴:‏۲۴؛ ۱۷:‏۱۷۔) بہت سے نیک نیت سکول حکام اضافی تعلیم کو غیرمعمولی اہمیت دیتے ہیں۔ اگرچہ ثانوی تعلیم کا معاملہ ایک ذاتی انتخاب ہے، بعض اساتذہ یہ نظریہ رکھتے ہیں کہ کسی بھی ذاتی کامیابی کا یہی راستہ ہے۔*—زبور ۱۴۶:‏۳-‏۶۔

* ثانوی تعلیم پر بحث کیلئے، واچ ٹاور بائبل اینڈ ٹریکٹ سوسائٹی آف نیو یارک انکارپوریٹڈ کے شائع کردہ بروشر جیہوواز وٹنسز اینڈ ایجوکیشن کے ۴-‏۷ صفحات کو دیکھیں۔

۱۱. بچوں کو زندگی کے پوشیدہ معاملات کی بابت بتدریج کیسے سکھایا جا سکتا ہے؟
۱۲. سکولوں میں اکثر کونسے غلط نظریات سکھائے جاتے ہیں؟

[۱۳] اگر والدین کو جھوٹی اور غلط تعلیمات کا دفعیہ کرنا ہے تو اُنہیں یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ اُنکے بچے کیا تعلیم حاصل کرر ہے ہیں۔ پس اَے اولاد والو! یادرکھیں کہ آپکا بھی ہوم ورک ہے۔ اپنے بچوں کی تعلیم میں حقیقی دلچسپی لیں۔ سکول کے بعد اُنکے ساتھ بات چیت کریں۔ استفسار کریں کہ وہ کیا سیکھ رہے ہیں، کس چیز کو وہ زیادہ پسند کرتے ہیں، کس چیز کو وہ زیادہ چیلنج خیز پاتے ہیں۔ ہوم ورک کیلیئے تفویضات، نوٹس، اور امتحان کے نتائج کا جائزہ لیں۔ اُنکے اساتذہ سے واقفیت پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اساتذہ کو باور کرائیں کہ آپ اُنکے کام کی قدر کرتے ہیں اور آپ حتی المقدور ہر طرح کی مدد کرنا چاہتے ہیں۔

آپکے بچوں کے دوست

[۱۴] ”معلوم نہیں آپ نے یہ کہاں سے سیکھا ہے؟“ کسی ایسی بات سے خائف کتنے والدین نے یہ سوال پوچھا ہے جو اُن کے بچے نے کہی یا کی ہے اور جو بالکل غیراخلاقی لگتی ہے؟ اور جواب میں کتنی مرتبہ سکول یا آس پڑوس سے کوئی نیا دوست ہی سامنے آتا ہے؟ جی ہاں، ساتھی ہم پر بہت زیادہ اثرانداز ہوتے ہیں، خواہ ہم جوان ہیں یا بوڑھے۔ پولسؔ رسول نے متنبہ کیا: ”فریب نہ کھاؤ۔ بُری صحبتیں اچھی عادتوں کو بگاڑ دیتی ہیں۔“ (۱۔کرنتھیوں ۱۵:۳۳؛ امثال ۱۳:۲۰) نوجوان بالخصوص ساتھیوں کے دباؤ سے اثر پذیر ہوتے ہیں۔ وہ اپنی بابت غیریقینی ہونے کی طرف مائل ہوتے ہیں اور شاید بعض اوقات اپنے رفقاء کو خوش کرنے اور متاثر کرنے کی خواہش سے مغلوب محسوس کریں۔ لہٰذا، یہ کتنا اہم ہے کہ وہ اچھے دوستوں کا انتخاب کریں!

[۱۵] جیسے کہ ہر ماں باپ جانتا ہے کہ بچوں کا انتخاب ہمیشہ اچھا نہیں ہوتا؛ اُنہیں کچھ راہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ اُن کیلیئے اُنکے دوستوں کے انتخاب کا معاملہ ہی نہیں ہے۔ اِسکی بجائے، جب وہ بڑے ہوتے ہیں تو اُنہیں بصیرت سکھائیں اور یہ سمجھنے میں اُنکی مدد کریں

---

۱۳. سکول جانے والے بچوں کو غلط نظریات سے کیسے محفوظ رکھا جا سکتا ہے؟
۱۴. یہ کیوں ضروری ہے کہ خداپرست بچے اچھے دوستوں کا انتخاب کریں؟
۱۵. والدین اپنے بچوں کی دوستوں کا انتخاب کرنے میں کیسے راہنمائی کر سکتے ہیں؟

کہ اُنہیں دوستوں کی کن خوبیوں کی قدر کرنی چاہیئے۔ سب سے اہم خوبی یہوواہ کیلئے محبت اور وہ کام کرنا ہے جو اُسکی نظر میں راست ہے۔ (مرقس ۱۲:۲۸-۳۰) اُنہیں دیانتداری، مہربانی، فیاضی، جانفشانی جیسی خوبیاں رکھنے والوں سے محبت اور احترام سے پیش آنے کی تعلیم دیں۔ خاندانی مطالعے کے دوران، بچوں کی مدد کریں کہ بائبل کرداروں میں ایسی خوبیوں کو پہچانیں اور بعدازاں کلیسیا میں دوسروں کے اندر اِنہی اوصاف کو تلاش کریں۔ اپنے ذاتی دوستوں کا انتخاب کرنے میں اسی طرح کے معیاروں کو استعمال کرتے ہوئے نمونہ قائم کریں۔

[16] کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کے بچوں کے دوست کون ہیں؟ کیوں نہ اپنے بچوں کو اُنہیں گھر لانے دیں تاکہ آپ اُن سے مل سکیں؟ آپ اپنے بچوں سے یہ بھی پوچھ سکتے ہیں کہ اِن دوستوں کی بابت دیگر بچے کیا رائے رکھتے ہیں۔ کیا وہ ذاتی راستی کا مظاہرہ کرنے یا دوہری زندگی بسر کرنے کیلئے مشہور ہیں؟ اگر موخرالذکر بات درست ہے تو یہ سمجھنے میں اپنے بچوں کی مدد کریں کہ کیوں ایسی صحبت اُنہیں نقصان پہنچا سکتی ہے۔ (زبور ۲۶:۴، ۵،۹-۱۲) اگر آپ اپنے بچے کے طرزِعمل، لباس، رویے، یا بات چیت میں ناپسندیدہ تبدیلیاں محسوس کرتے ہیں تو آپکو اُسکے دوستوں یا سہیلیوں کی بابت بات چیت کرنے کی ضرورت ہوسکتی ہے۔ آپکا بچہ شاید ایسے دوست کیساتھ وقت صرف کر رہا ہے جو اُس پر منفی اثر ڈال رہا ہے۔—مقابلہ کریں پیدایش ۳۴:۱، ۲۔

[17] تاہم اپنے بچوں کو صرف بُرے ساتھیوں سے کنارہ کشی کرنے کا درس دینا ہی کافی نہیں ہے۔ اچھے دوست تلاش کرنے میں اُنکی مدد کریں۔ ایک والد بیان کرتا ہے: ”ہم ہمیشہ متبادل کی کوشش کرتے ہیں۔ لہٰذا جب سکول ہمارے بیٹے کو فٹ بال ٹیم میں شامل کرنا چاہتا تھا تو مَیں اور میری بیوی اُسکے ساتھ بیٹھے اور بات چیت کی کہ کیوں یہ ایک اچھا خیال

---

۱۶. والدین اپنے بچوں کے دوستوں کے انتخاب پر کیسے نظر رکھ سکتے ہیں؟
۱۷، ۱۸. بُرے ساتھیوں کی بابت آگاہ کرنے کے علاوہ، والدین کیا عملی مدد فراہم کر سکتے ہیں؟

اُسے محرومیت کا احساس نہیں تھا

مسیحی والدین پالؔ اور اُسکی بیوی، لوؔ-این وقتاًفوقتاً اپنے گھر پر اجتماعات کا بندوبست کرتے ہیں۔ وہ اِس بات کا یقین کر لیتے ہیں کہ اجتماعات کی اچھی طرح دیکھ بھال ہو سکتی ہے اور قابلِ کنٹرول سائز کے ہیں۔ وہ یقین رکھتے ہیں کہ اُنکے بچے فائدہ اُٹھاتے ہیں۔

لوؔ-این بیان کرتی ہے: ”میرے چھ سالہ بیٹے، ایرکؔ کے ایک ہم جماعت کی والدہ، یہ کہنے کیلئے میرے پاس آئی کہ اُسے ایرکؔ کے لئے افسوس ہوا کیونکہ وہ تنہا بیٹھا رہا اور کلاس میں برتھ ڈے پارٹیوں میں حصہ نہ لیا۔ مَیں نے اُس سے کہا: 'مَیں واقعی قدر کرتی ہوں کہ آپ میرے بیٹے کیلئے ایسی فکر رکھتی ہیں۔ اِس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ آپ کس طبیعت کی مالک ہیں۔ اور غالباً مَیں آپ کو قائل کرنے کیلئے کچھ نہیں کہہ سکتی کہ ایرکؔ ایسا محسوس نہیں کرتا کہ وہ کسی چیز سے محروم ہے۔' اُس نے اتفاق کیا۔ پس مَیں نے کہا: 'لہٰذا براہِ مہربانی، اپنی ذاتی تسلی کیلئے آپ ایرکؔ سے خود پوچھیں کہ وہ کیسا محسوس کرتا ہے۔' جب مَیں موجود نہیں تھی تو اُس نے ایرکؔ سے پوچھا، 'کیا آپکو اِن شاندار برتھ ڈے پارٹیوں میں شرکت نہ کرنا بُرا نہیں لگتا؟' اُس نے حیرانی سے اُسے دیکھا، اور کہا: 'آپکے خیال میں وہ دس منٹ، کیک اور چائے، اور ایک گیت، پارٹی کو تشکیل دیتے ہیں؟ آپ میرے گھر آ کر دیکھیں کہ حقیقی پارٹی کیا ہوتی ہے؟' “لڑکے کے معصوم جوش و خروش نے یہ واضح کر دیا—کہ وہ یہ محسوس نہیں کرتا کہ اُسے محروم رکھا جا رہا تھا یا کوئی کمی محسوس ہو رہی تھی!

نہیں ہوگا—نئے ساتھیوں کی وجہ سے جو اِس میں شامل ہونگے۔ لیکن اِسکے بعد ہم نے کلیسیا سے بعض دوسرے بچوں کو ساتھ لینے اور اُن سب کو فٹ بال کھیلنے کیلئے پارک میں لے جانے کی تجویز پیش کی۔ اور وہ بڑی کارگر ثابت ہوئی۔“

۱۸ عقلمند والدین اچھے دوست تلاش کرنے میں اور پھر اُنکے ساتھ صحتمندانہ تفریح سے لطف اندوز ہونے میں اپنے بچوں کی مدد کرتے ہیں۔ تاہم، بہت سے والدین کیلئے تفریح کا یہ معاملہ اپنی نوعیت کے چیلنج پیش کرتا ہے۔

کس قسم کی تفریح؟

۱۹ کیا بائبل تفریح کرنے کی مذمت کرتی ہے؟ ہرگز نہیں! بائبل بیان کرتی ہے کہ "ہنسنے کا ایک وقت ہے . . . اور غم کھانے کا ایک وقت ہے۔"* (واعظ ۳:۴) قدیم اسرائیل میں خدا کے لوگ موسیقی اور رقص، کھیلوں اور پہیلیوں سے محظوظ ہوتے تھے۔ یسوؔع مسیح نے شادی کی ایک ضیافت اور متیؔ لاوی کی طرف سے اُسکے اعزاز میں دی گئی ایک "بڑی ضیافت" میں شرکت کی تھی۔ (لوقا ۵:۲۹؛ یوحنا ۲:۱،۲) واضح طور پر، یسوؔع دوسروں کی خوشی کا قاتل نہیں تھا۔ دُعا ہے کہ آپکے گھرانے میں ہنسی خوشی اور تفریح کو کبھی گناہوں کی حد تک خیال نہ کیا جائے!

۲۰ یہوؔواہ "خدایِ مبارک" ہے۔ (۱-تیمتھیس ۱:۱۱) لہٰذا، یہوؔواہ کی پرستش کو باعثِ مسرت ہونا چاہئے، نہ کہ ایسی چیز جو زندگی پر غم کا سایہ ڈالتی ہو۔ (مقابلہ کریں استثنا ۱۶:۱۵۔) بچے قدرتی طور پر زندہ دِل اور توانائی سے بھرے ہوتے ہیں جو کھیل کود اور تفریح میں صرف کی جا سکتی ہے۔ اچھی طرح سے منتخب کردہ تفریح کھیل کود سے زیادہ کچھ ہوتی ہے۔ یہ بچے کیلئے سیکھنے اور پُختہ ہونے کا ایک طریقہ ہے۔ خاندان کا سردار گھرانے کی ہر طرح کی ضروریات، بشمول تفریح، فراہم کرنے کا ذمہ دار ہے۔ تاہم، توازن کی ضرورت ہے۔

۲۱ اِس پُرآشوب "اخیر زمانہ" میں انسانی معاشرہ ایسے لوگوں سے بھرا پڑا ہے جو "خدا کی نسبت عیش‌وعشرت کو زیادہ دوست رکھنے والے" ہیں، بالکل ویسے ہی جیسے بائبل میں پیشینگوئی کی گئی تھی۔ (۲-تیمتھیس ۳:۱-۵) بہتوں کے لئے، تفریح ہی زندگی میں اہم چیز ہے۔ تفریحِ طبع کا اتنا زیادہ سامان دستیاب ہے کہ یہ بڑی آسانی سے زیادہ اہم چیزوں کی

* جس عبرانی لفظ کا ترجمہ یہاں "ہنسنا" کیا گیا ہے، دیگر اصطلاحات میں اُسکا ترجمہ "کھیلنا،" "کچھ کھیل تماشہ پیش کرنا،" "جشن منانا،" یا "تفریح کرنا" بھی کیا جا سکتا ہے۔

۱۹. بائبل کی کونسی مثالیں ظاہر کرتی ہیں کہ خاندانوں کیلئے تفریح کرنا گناہ نہیں ہے؟
۲۰. خاندان کیلئے تفریح فراہم کرنے کے سلسلے میں والدین کو کیا ذہن میں رکھنا چاہئے؟
۲۱. آجکل کی تفریح میں کیا خطرات پائے جاتے ہیں؟

اچھی طرح منتخب کردہ تفریح، جیسے کہ اِس خاندان کی خیمہ بدوشانہ سیروسیاحت، بچوں کو سیکھنے اور روحانی طور پر بڑھنے میں مدد دے سکتی ہے

جگہ لے سکتی ہے۔ علاوہ ازیں، جدید تفریحِ طبع زیادہ تر جنسی بداخلاقی، تشدد، منشیات کے غلط استعمال اور دیگر نہایت ہی نقصان دہ کاموں کو نمایاں کرتی ہے۔ (امثال ۳:‏۳۱) بچوں کو ایسی نقصاندہ تفریحِ طبع سے محفوظ رکھنے کیلئے کیا کِیا جا سکتا ہے؟

۲۲ والدین کو پابندیاں اور حدبندیاں قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ لیکن اِس سے بھی بڑھکر، اُنہیں اپنے بچوں کو یہ سکھانے کی ضرورت ہے کہ یہ کیسے اندازہ لگائیں کہ کونسی تفریح نقصاندہ ہے اور یہ کیسے معلوم کریں کہ کس حد تک تفریح واجب ہے۔ ایسی تربیت وقت اور کوشش کا تقاضا کرتی ہے۔ ایک مثال پر غور کریں۔ دو بیٹوں کے باپ نے نوٹ کِیا کہ اُسکا

۲۲. والدین اپنے بچوں کی تفریح کے سلسلے میں دانشمندانہ فیصلے کرنے میں کیسے تربیت کر سکتے ہیں؟

بڑا بیٹا اکثروبیشتر ایک نئے ریڈیوسٹیشن سے پروگرام سنتا تھا۔ لہٰذا، ایک دِن کام پر جاتے ہوئے ٹرک چلاتے وقت، والد نے وہی سٹیشن لگالیا۔ گاہےبگاہے وہ رُکا اور کچھ گیتوں کے الفاظ جلدی سے لکھ لئے۔ بعدازاں وہ اپنے بیٹوں کیساتھ بیٹھا اور جو کچھ اُس نے سنا تھا اُس پر بات چیت کی۔ اُس نے نظریاتی سوال پوچھتے ہوئے بات چیت کا آغاز کِیا، ”آپکا کیا خیال ہے؟“ اور بِلاجھنجھلاہٹ اُنکے جوابات کو توجہ سے سنا۔ بائبل کا استعمال کرتے ہوئے معاملے پر استدلال کرنے کے بعد، لڑکے اُس سٹیشن سے نہ سننے کیلئے متفق ہو گئے۔

۲۳ عقلمند مسیحی والدین موسیقی، ٹی وی پروگراموں، ویڈیوٹیپس، مزاحیہ کتابوں، ویڈیو گیمز، اور فلموں کی جانچ پڑتال کرتے ہیں جن میں اُنکے بچے دلچسپی لیتے ہیں۔ وہ سرِورق کی تصاویر، الفاظ، اور کور پر غور کرتے ہیں، اور اخبار کے تبصروں کو پڑھتے اور چیدہ چیدہ حصوں کو دیکھتے ہیں۔ بہتیروں کو آجکل بچوں کیلئے پیش کئے جانے والے بعض ”تفریحی پروگراموں“ سے بڑا صدمہ پہنچا ہے۔ جو اپنے بچوں کو بُرے اثرات سے بچانا چاہتے ہیں وہ اپنے خاندان کے ساتھ بیٹھتے اور بائبل اور بائبل پر مبنی مطبوعات، جیسے کہ کویسچنز ینگ پیپل آسک —آنسرز دیٹ ورک کتاب اور مینارِنگہبانی اور جاگو! سے مضامین استعمال کرتے ہوئے خطرات پر بات چیت کرتے ہیں۔* جب والدین بااصول اور معقول ہوتے ہوئے، پائدار حدود کا تعیّن کرتے ہیں تو اُنہیں عموماً اچھے نتائج حاصل ہوتے ہیں۔—متی ۵:۳۷؛ فلپیوں ۴:۵۔

۲۴ بِلاشُبہ، مُضر اقسام کی تفریحِ طبع پر پابندی عائد کرنا جدوجہد کا صرف ایک حصہ ہے۔ بُرائی کا دفعیہ اچھائی سے کِیا جانا چاہئے، ورنہ بچے غلط روش پر چل سکتے ہیں۔ بہت سے مسیحی خاندان ملکر تفریح سے لطف اُٹھانے—پکنک منانے، پیدل چلنے، خیمہ بدوشانہ سیروسیاحت

* واچ ٹاور بائبل اینڈ ٹریکٹ سوسائٹی آف نیو یارک، انکارپوریٹڈ کی شائع کردہ۔

۲۳. والدین اپنے بچوں کو غیرصحتمندانہ تفریحِ طبع سے کیسے محفوظ رکھ سکتے ہیں؟
۲۴، ۲۵. تفریح کی بعض صحتمندانہ اقسام کیا ہیں جن سے خاندان ملکر لطف اُٹھا سکتے ہیں؟

کرنے، گیمز اور سپورٹس میں شرکت، رشتے داروں یا دوستوں سے ملنے کی خاطر جانے کیلئے سفر کرنے کی بیشمار گرمجوش اور خوشگوار یادیں رکھتے ہیں۔ بعض نے تفریح کیلئے محض ملکر پڑھنے کو خوشی اور تسکین کا ایک بہت بڑا ذریعہ پایا ہے۔ دیگر مزاحیہ یا دلچسپ کہانیاں سنانے سے لطف اُٹھاتے ہیں۔ اَور دیگر نے ملکر مشاغل کو تشکیل دیا ہے، مثال کے طور پر، لکڑی کا کام کرنا یا دیگر دستکاریاں، نیز موسیقی کے ساز بجانا، مُصوّری، یا خدا کی خلائق کا مطالعہ کرنا۔ جو بچے ایسی متبادل چیزوں سے لطف اُٹھانا سیکھ لیتے ہیں وہ بہت سی گھٹیا تفریح طبع سے محفوظ رہتے ہیں، اور وہ جان لیتے ہیں کہ تفریح محض انفعالاً بیٹھ جانے اور لطف اندوز ہونے سے زیادہ کچھ ہے۔ دیکھنے کی نسبت عملاً حصہ لینا اکثر زیادہ پُرلطف ہوتا ہے۔

۲۵ سماجی اجتماع بھی تفریح کی ایک تسکین بخش قسم ہو سکتے ہیں۔ جب ان پر خوب نظر رکھی جاتی ہے اور نمایاں طور پر بڑے یا وقت ضائع کرنے والے نہیں ہوتے تو یہ آپکے بچوں کو خوشی سے زیادہ کچھ دے سکتے ہیں۔ یہ کلیسیا میں محبت کے بندھنوں کو مضبوط کرنے میں مدد دے سکتے ہیں۔ —مقابلہ کریں لوقا ۱۴:‏۱۳،‏۱۴؛ یہوداہ ۱۲۔

آپ کا خاندان دُنیا پر غالب آسکتا ہے

۲۶ یقیناً، اپنے خاندان کو دُنیا کے تباہ کُن اثرات سے محفوظ رکھنا کافی سخت محنت کا تقاضا کرتا ہے۔ لیکن ایک چیز ہے جو کامیابی کو کسی بھی دوسری چیز سے زیادہ یقینی بنائیگی۔ وہ محبت ہے! پُرمحبت، قریبی خاندانی رشتے آپکے گھر کو ایک محفوظ مقام بنائینگے اور رابطے کو تقویت دینگے، جوکہ بُرے اثرات سے ایک بڑا تحفظ ہے۔ علاوہ‌ازیں، ایک اَور قسم کی محبت کو بڑھانا اَور بھی زیادہ اہم ہے—یہوواہ کیلئے محبت۔ جب خاندان میں ایسی محبت پائی جاتی ہے تو بہت اغلب ہے کہ بچے دُنیاوی اثرات کا نشانہ بننے سے خدا کو ناراض کرنے کے خیال سے بھی نفرت کرتے ہوئے جوان ہونگے۔ اور یہوواہ سے دلی محبت رکھنے والے والدین اُس کی پُرمحبت، معقول،

---

۲۶. جب خاندان کو غیرصحتمندانہ اثرات سے محفوظ رکھنے کی بات آتی ہے تو کونسی خوبی نہایت اہم ہے؟

متوازن شخصیت کی نقل کرنے کی کوشش کرینگے۔ (افسیوں ۵:۱؛ یعقوب ۳:۱۷) اگر والدین ایسا کرتے ہیں تو اُنکے بچوں کے پاس یہوؔواہ کی پرستش کو محض ایسے کاموں کی فہرست کے طور پر خیال کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہوگی جنہیں کرنے کی اُنہیں اجازت نہیں ہے یا ایسی طرزِزندگی جو تفریح یا ہنسی خوشی سے خالی ہے، جس سے وہ ممکنہ طور پر جلد پیچھا چھڑانا چاہتے ہیں۔ بلکہ وہ سمجھ لینگے کہ خدا کی پرستش کرنا ممکنہ حد تک مسرور، بھرپور طرزِزندگی ہے۔

۲۷ وہ خاندان جو پورے دل سے اِس دُنیا کے مُضراثرات سے "بیداغ اور بےعیب" رہنے کی کوشش کرتے ہوئے خدا کی خوشنودی کیلئے، متوازن خدمت میں متحد رہتے ہیں، یہوؔواہ کیلئے شادمانی کا باعث ہیں۔ (۲-پطرس ۳:۱۴؛ امثال ۲۷:۱۱) ایسے خاندان یسوؔع مسیح کے نقشِ‌قدم پر چلتے ہیں، جس نے اُسے آلودہ کرنے والی شیطان کی ہر کوشش کی مزاحمت کی۔ اپنی انسانی زندگی کے اختتام کے قریب، یسوؔع یہ کہنے کے قابل تھا: "مَیں دُنیا پر غالب آیا ہوں۔" (یوحنا ۱۶:۳۳) دُعا ہے کہ آپکا خاندان بھی اِسی طرح دُنیا پر غالب آئے اور ابد تک زندگی سے لطف اُٹھاتا رہے!

---

۲۷. ایک خاندان دُنیا پر کیسے غالب آ سکتا ہے؟

یہ بائبل اصول...
اپنے خاندان کو محفوظ رکھنے کیلئے
کیسے مدد کر سکتے ہیں؟

علم حکمت پر منتج ہوتا ہے جو کسی کی جان کی محافظ ہو سکتی ہے۔—واعظ ۷:۱۲۔

"دُنیا کی حکمت خدا کے نزدیک بیوقوفی ہے۔"—۱-کرنتھیوں ۳:۱۹۔

بُری صحبتوں سے بچنا چاہئے۔—۱-کرنتھیوں ۱۵:۳۳۔

اگرچہ تفریح کا اپنا مقام ہے، تو بھی اِسے قابو میں رکھنا چاہئے۔—واعظ ۳:۴۔

باب نو

والدین میں سے ایک پر مشتمل خاندان کامیاب ہو سکتے ہیں!

والدین میں سے کسی ایک پر مشتمل خاندانوں کو ریاستہائے متحدہ میں "تیزی سے بڑھنے والے خاندانی سٹائل" کا نام دیا گیا ہے۔ بہت سے دیگر ممالک میں بھی صورتحال ایسی ہی ہے۔ طلاق بازیوں، بیوفائیوں، علیحدگیوں، اور ناجائز وِلادتوں کی ریکارڈ تعداد لاکھوں والدین اور بچوں کیلئے دُوررَس نتائج کا باعث بنی ہے۔

۲ "مَیں دو بچوں والی ۲۸ سالہ بیوہ ہوں،" ایک تنہا ماں نے لکھا۔ "مَیں بہت ہی افسردہ ہوں کیونکہ مَیں اپنے بچوں کی باپ کے بغیر پرورش نہیں کرنا چاہتی۔ ایسے لگتا ہے کہ کوئی میری پرواہ ہی نہیں کرتا۔ میرے بچے مجھے اکثر روتا ہوا دیکھتے ہیں اور اِس کا اُن پر اثر پڑتا ہے۔" غصے، احساسِ خطا، اور تنہائی جیسے احساسات کیساتھ نبردآزما رہنے کے علاوہ، اکثر سنگل پیرنٹس گھر سے باہر ملازمت کرنے اور گھریلو ذمہ داریوں دونوں کو سرانجام دینے کے چیلنج کا سامنا بھی کرتے ہیں۔ ایک نے بیان کیا: "سنگل پیرنٹ ہونا مداری کی طرح ہونا ہے۔ چھ مہینوں کی مشق کے بعد، آپ بالآخر چار گیندوں کیساتھ کرتب دکھانے کے قابل ہو گئے ہیں۔ لیکن جونہی آپ ایسا کرنے کے قابل ہوتے ہیں، کوئی ایک نئی گیند آپکی طرف اُچھال دیتا ہے!"

۳ سنگل پیرنٹ فیملیز [والدین میں سے ایک پر مشتمل خاندانوں] کے اندر بچوں کے اکثر اپنے مسائل ہوتے ہیں۔ شاید اُنہیں والدین میں سے کسی ایک کے اچانک بچھڑ جانے یا وفات

۱-۳. کونسی چیز سنگل پیرنٹ خاندانوں میں اضافے کا سبب بنی ہے، اور ایسے خاندانوں کے لوگ کیسے متاثر ہوتے ہیں؟

پانے کے بعد شدید جذبات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ بہتیرے نوجوانوں کیلئے والدین میں سے کسی ایک کی عدمِ موجودگی شدید منفی اثر چھوڑتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔

[4] بائبل وقتوں میں بھی والدین میں سے ایک پر مشتمل خاندان موجود تھے۔ صحائف اکثر "یتیم لڑکے" اور "بیوہ" کا ذکر کرتے ہیں۔ (خروج ۲۲:۲۲؛ استثنا ۲۴:۱۹-۲۱؛ ایوب ۳۱:۱۶-۲۲) یہوواہ خدا اُنکی قابلِ رحم حالت سے غافل نہیں تھا۔ زبورنویس نے خدا کو "یتیموں کا باپ اور بیواؤں کا دادرس" کہا تھا۔ (زبور ۶۸:۵) یقیناً، یہوواہ آجکل بھی والدین میں سے ایک پر مشتمل خاندانوں کیلئے ویسی ہی فکر رکھتا ہے! بیشک، اُسکا کلام ایسے اصول فراہم کرتا ہے جو کامیاب ثابت ہونے کیلئے اُنکی مدد کر سکتے ہیں۔

گھرانے کے معمول کو اچھی طرح سیکھنا

[5] ایک گھر کا بندوبست کرنے کے کام پر غور کریں۔ ایک مُطلّقہ خاتون تسلیم کرتی ہے، "ایسے بہت سے مواقع ہوتے ہیں جب آپ کسی مرد کی موجودگی کی خواہاں ہوتی ہیں، مثلاً اسوقت جب آپکی کار سے کچھ آوازیں آنے لگتی ہیں اور آپ کو علم نہیں ہوتا کہ کہاں سے آ رہی ہیں۔" اِسی طرح حال ہی میں رنڈوے ہونے والے یا مُطلّقہ مرد بھی گھر کے اُن لاتعداد کاموں سے پریشان ہو سکتے ہیں جو اُنہیں اب کرنے پڑتے ہیں۔ بچوں کے لئے، گھر کی بےترتیبی عدمِ تحفظ اور عدمِ استحکام کے احساسات میں اضافہ کرتی ہے۔

[6] کیا چیز مدد کر سکتی ہے؟ امثال ۳۱:۱۰-۳۱ میں متذکرہ "نیکوکار بیوی، ["لائق بیوی،" این ڈبلیو]" کے قائم کردہ نمونے پر غور کریں۔ اُس کی کامرانیوں–خرید وفروخت

---

۴. ہم کیسے جانتے ہیں کہ یہوواہ سنگل پیرنٹ خاندانوں کی فکر رکھتا ہے؟

۵. سنگل پیرنٹس کو شروع میں کن مسائل کا سامنا ہوتا ہے؟

۶، ۷. (ا) امثال میں بیان کردہ "لائق بیوی" کے ذریعے کونسی عمدہ مثال قائم کی گئی تھی؟ (ب) گھریلو ذمہ داریوں کے سلسلے میں محنتی ہونا سنگل پیرنٹ گھرانوں میں کیسے مدد دیتا ہے؟

کرنے، سینے پرونے، کھانا پکانے، غیرمنقولہ جائداد کے کاروبار میں سرمایہ کاری کرنے، کھیتی باڑی کرنے، اور کاروبار چلانے کی وسعت غیرمعمولی ہے۔ اُسکی کامیابی کاراز؟ وہ محنتی، دیر سے سونے اور اپنے کام کاج شروع کرنے کیلئے جلدی بیدار ہونے والی تھی۔ اور وہ کچھ کام دوسروں کو سونپنے اور دیگر کو اپنے ہاتھوں سے کرنے کے لئے بڑی منظم تھی۔ کچھ عجب نہیں کہ وہ قابلِ تعریف تھی!

۷ اگر آپ سنگل پیرنٹ ہیں تو اپنی گھریلو ذمہ داریوں کے سلسلے میں فرض شناس بنیں۔ ایسے کام سے اطمینان حاصل کریں، کیونکہ یہ آپکے بچوں کی خوشی کو دوبالا کرنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ تاہم، درست منصوبہ سازی اور تنظیم لازمی ہیں۔ بائبل بیان کرتی ہے: ”محنتی کی تدبیریں یقیناً فراوانی کا باعث ہیں۔“ (امثال ۲۱:۵) ایک تنہا والد نے تسلیم کِیا: ”جبتک مجھے بھوک نہ لگتی مَیں کھانوں کی بابت سوچتا نہیں تھا۔“ لیکن طے شُدہ پروگرام کے مطابق کھانے، عجلت میں تیار کردہ کھانوں کی نسبت زیادہ غذائیت بخش اور لذیذ ہوتے ہیں۔ آپکو نئی گھریلو مہارتیں سیکھنے کی بھی ضرورت ہو سکتی ہے۔ ذہین دوستوں، عملی تربیت اور رہبر کتابوں، اور معاون پیشہ ور لوگوں سے رجوع کرنے سے بعض تنہا مائیں مُصوّری، نل سازی، اور چھوٹے موٹے آٹو مرمت کے کام کرنے کے قابل ہوئی ہیں۔

۸ کیا بچوں سے مدد کرنے کیلئے کہنا واجب ہے؟ ایک تنہا ماں نے دلیل پیش کی: ”آپ بچوں کیلئے آسانی پیدا کرنے سے والدین میں سے دوسرے ساتھی کی کمی کو پورا کرنا چاہتے ہیں۔“ یہ بات قابلِ فہم ہو سکتی ہے لیکن شاید ہمیشہ بچے کے بہترین مفاد میں نہیں۔ بائبل وقتوں کے خداترس نوجوانوں کو موزوں کام تفویض کئے جاتے تھے۔ (پیدایش ۳۷:۲؛ غزل الغزلات ۱:۶) لہٰذا، اپنے بچوں پر حد سے زیادہ ذمہ داریاں ڈالنے میں محتاط رہتے ہوئے، آپ اُنہیں ایسے کام تفویض کرنے میں دانشمند ہونگے جیسے کہ برتن دھونا اور اپنا کمرہ صاف ستھرا رکھنا۔ کیوں نہ ملکر کچھ کام انجام دیں؟ یہ نہایت پُرلطف ہو سکتا ہے۔

---

۸. سنگل پیرنٹس کے بچے گھر میں کیسے مدد کر سکتے ہیں؟

روزی کمانے کا چیلنج

۹ بیشتر سنگل پیرنٹس اپنی مالی ضروریات کو پورا کرنا مشکل پاتے ہیں، اور عموماً نوجوان کنواری مائیں خاص طور پر مشکل وقت کا سامنا کرتی ہیں۔* ایسے ممالک جہاں رفاہی مدد دستیاب ہے، کم از کم جبتک اُنہیں ملازمت نہیں ملتی تو وہ اِس بندوبست سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے، دانشمندی سے کام لے سکتی ہیں۔ بائبل مسیحیوں کو ضرورت کے تحت ایسی فراہمیوں کو استعمال کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ (رومیوں ۱۳:۱،۶) بیواؤں اور مُطلّقہ عورتوں کو ایک ہی طرح کے چیلنجوں کا سامنا ہوتا ہے۔ بہتیری چند سالوں تک گھر گرہستی کرنے کے بعد مجبوراً دوبارہ ملازمتیں اختیار کر لیتی ہیں، اور اکثر کم اجرت والی ملازمت ہی حاصل کر سکتی ہیں۔ بعض تربیتی پروگراموں یا قلیل المدت سکول کورسز میں داخلہ لیکر اپنی حالت کو بہتر بنانے کے قابل ہو جاتی ہیں۔

۱۰ جب آپ ملازمت تلاش کرتی ہیں تو اگر آپ کے بچے ناخوش ہیں تو پریشان نہ ہوں اور خطاوار محسوس نہ کریں۔ اِس کی بجائے، اُن پر واضح کریں کہ کیوں آپکو کام کرنا چاہئے، اور یہ سمجھنے میں اُن کی مدد کریں کہ یہوواہ آپ سے اُن کی ضروریات پوری کرنے کا تقاضا کرتا ہے۔ (۱-تیمتھیس ۵:۸) بیشتر بچے وقت کے ساتھ ساتھ مطابقت پیدا کر لیتے ہیں۔ تاہم، آپ کا مصروف جدوَل آپ کو جس حد تک اجازت دیتا ہے اُن کیساتھ زیادہ سے زیادہ وقت صرف کرنے کی کوشش کریں۔ ایسی پُرمحبت توجہ کسی بھی طرح کے مالی بحران کے اثر کو کم کرنے میں بھی معاون ہو سکتی ہے جس سے خاندان دوچار ہو سکتا ہے۔—امثال ۱۵:۱۶، ۱۷۔

---

* اگر بدکار چال چلن کی وجہ سے کوئی نوجوان مسیحی حاملہ ہو جاتی ہے تو جو کچھ اُس نے کِیا ہے مسیحی کلیسیا کسی بھی صورت میں اُسے نظرانداز نہیں کرتی۔ لیکن اگر وہ تائب ہے تو شاید کلیسیائی بزرگ اور کلیسیا کے دیگر لوگ اُسکی مدد کرنا پسند کریں۔

---

۹. تنہا مائیں اکثر مالی مشکلات کا سامنا کیوں کرتی ہیں؟

۱۰. ایک تنہا ماں اپنے بچوں پر کیسے واضح کر سکتی ہے کہ اُسے دُنیاوی ملازمت تلاش کیوں کرنی چاہئے؟

جہانتک ممکن ہو اپنے بچوں کیساتھ زیادہ سے زیادہ وقت گزاریں

کون کس کی خبرگیری کر رہا ہے؟

۱۱ سنگل پیرنٹس کا خاص طور پر اپنے بچوں کے قریب ہونا قدرتی بات ہے، تاہم احتیاط برتنی چاہئے کہ والدین اور بچوں کے درمیان خدا کی طرف سے تفویض کردہ حدود نہ ٹوٹیں۔ مثال کے طور پر، اگر تنہا ماں اپنے بیٹے سے گھر کے سربراہ کی ذمہ داریاں اُٹھانے کی توقع کرتی ہے یا اپنی بیٹی کو ہمراز سمجھتے ہوئے لڑکی پر ذاتی مسائل کا بوجھ ڈال دیتی ہے تو سنگین مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں۔ ایسا کرنا غیرواجب، تکلیف دہ، اور شاید بچے کے لئے پریشان کُن ہو۔

۱۲ اپنے بچوں کو یقین دلائیں کہ آپ، بطور ماں یا باپ، اُن کی دیکھ بھال کرینگے—اِس کے برعکس نہیں۔ (مقابلہ کریں ۲-کرنتھیوں ۱۲:۱۴۔) کبھی کبھار، آپکو کسی نصیحت یا مدد کی ضرورت

۱۱، ۱۲. سنگل پیرنٹس کو کن حدبندیوں کو قائم رکھنا چاہئے، اور وہ یہ کیسے کر سکتے ہیں؟

ہوسکتی ہے۔ اِسے اپنے چھوٹے بچوں سے نہیں بلکہ کلیسیائی بزرگوں یا شاید پُختہ مسیحی عورتوں سے حاصل کریں۔—ططس ۲:۳۔

تنبیہ برقرار رکھنا

[۱۳] ایک مرد کو تنبیہ کرنے والے کے طور پر سنجیدگی سے قبول کئے جانے میں شاید کم مشکل ہو، لیکن اِس سلسلے میں ایک عورت کو مسائل کا سامنا ہو سکتا ہے۔ ایک تنہا ماں اظہارِخیال کرتی ہے ”میرے بیٹوں کے مردانہ وار بدن اور مردانہ وار آوازیں ہیں۔ بعض اوقات متذبذب یا مقابلتاً کمزور ہونے کا تاثر نہ دینا مشکل ہوتا ہے۔“ علاوہ‌ازیں، آپ ابھی تک ایک عزیز ساتھی کی موت کی وجہ سے غمزدہ ہوسکتی ہیں، یا شاید آپکو ازدواجی رشتے کے ٹوٹنے پر غصے یا خطا کا احساس ہو سکتا ہے۔ اگر مشترکہ سپردگی کا معاملہ ہے تو آپکو ڈر لاحق ہو سکتا ہے کہ آپکا بچہ آپکے سابقہ ساتھی کے ساتھ رہنے کو ترجیح دیتا ہے۔ ایسی حالتیں متوازن تنبیہ کو عمل میں لانا مشکل بنا سکتی ہیں۔

[۱۴] بائبل بیان کرتی ہے کہ ”جو لڑکا بےتربیت چھوڑ دیا جاتا ہے اپنی ماں کو رُسوا کرے گا۔“ (امثال ۲۹:۱۵) آپکو خاندانی ضوابط کو تشکیل دینے اور نافذ کرنے کے سلسلے میں یہوواہ کی حمایت حاصل ہے، لہٰذا احساسِ جرم، ندامت، ڈر سے مغلوب نہ ہوں۔ (امثال ۱:۸) بائبل اصولوں پر کبھی مصالحت نہ کریں۔ (امثال ۱۳:۲۴) معقول، بااصول، اور مستقل مزاج بننے کی کوشش کریں۔ وقت آنے پر، بیشتر بچے جوابی عمل دکھائینگے۔ پھر بھی، آپ اپنے بچوں کے احساسات کا پاس و لحاظ رکھنا چاہینگے۔ ایک تنہا والد اظہارِخیال کرتا ہے: ”اُنکی ماں کو کھو دینے کے صدمے کے باعث میری تنبیہ کو سمجھداری کے ساتھ اعتدال پسند ہونا تھا۔ مَیں ہر موقع پر اُن کے ساتھ بات چیت کرتا ہوں۔ جب ہم رات کا کھانا تیار کرتے ہیں تو ہمیں خوشگوار لمحات حاصل ہوتے ہیں۔ یہی وہ وقت ہوتا ہے جب وہ حقیقت میں مجھے ہمراز بناتے ہیں۔“

---

۱۳. ایک تنہا ماں کو تنبیہ کے سلسلے میں کس مسئلے کا سامنا ہو سکتا ہے؟
۱۴. سنگل پیرنٹس تنبیہ کی بابت ایک متوازن نظریہ کیسے قائم رکھ سکتے ہیں؟

بچو اپنے سنگل پیرنٹ کیساتھ تعاون کریں

۱۵ اگر آپ مُطلّقہ ہیں تو اپنے سابقہ ساتھی کی عزت کو کم کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ والدین کا معمولی معمولی باتوں پر الجھنا بچوں کیلئے تکلیف دہ ہے اور انجام کار آپ دونوں کیلئے اُنکے احترام کو کم کریگا۔ لہٰذا، اِسطرح کی صدمہ خیز باتوں سے گریز کریں: ”تم بالکل اپنے باپ پر گئے ہو!“ آپکے سابقہ ساتھی نے آپ کو خواہ کیسا ہی دُکھ پہنچایا ہو، تو بھی وہ ابھی تک آپ کے بچے کا باپ یا ماں ہے، جِسے محبت، توجہ، اور دونوں والدین کی تنبیہ کی ضرورت ہے۔*

۱۶ جیسے کہ گزشتہ ابواب میں بحث کی گئی ہے کہ تنبیہ میں صرف سزا ہی نہیں، بلکہ تربیت اور ہدایت کرنا بھی شامل ہے۔ روحانی تربیت کے ایک اچھے پروگرام کے ذریعے بہت سے مسائل سے بچا جا سکتا ہے۔ (فلپیوں ۱۶:۳) مسیحی اجلاسوں پر باقاعدہ حاضری لازمی ہے۔ (عبرانیوں ۱۰: ۲۵،۲۴) اِسی طرح سے ہفتہ وار خاندانی بائبل مطالعہ کرنا بھی ہے۔ سچ ہے کہ ایسا مطالعہ جاری رکھنا

* ہم ایسی حالتوں کا تذکرہ نہیں کر رہے جن میں ایک بدسلوکی کرنے والے باپ یا ماں سے بچے کو محفوظ رکھنے کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ نیز، اگر والدین میں سے دوسرا آپکے اختیار کو کم کرنے کی کوشش کرتا ہے، شاید بچوں کو قائل کرنے کے خیال سے کہ آپکو چھوڑ دیں، تو نصیحت کیلئے تجربہ کار دوستوں، جیسے کہ مسیحی کلیسیا میں بزرگوں سے بات چیت کرنا بہتر ہو سکتا ہے کہ صورتحال سے کیسے نپٹیں۔

۱۵. مُطلّقہ ماں یا باپ کو سابقہ ساتھی کے متعلق بات چیت کرتے وقت کس چیز سے گریز کرنا چاہئے؟
۱۶. سنگل پیرنٹ گھرانے میں کونسے روحانی انتظامات کو تربیت کا ایک باقاعدہ حصہ ہونا چاہئے؟

کلیسیا ”بیواؤں“ اور ”یتیموں“ کو نظرانداز نہیں کرتی

آسان نہیں ہے۔ ”دِن بھر کے کام کاج کے بعد، آپ درحقیقت آرام کرنا چاہتے ہیں،“ ایک فرض شناس ماں اظہارِخیال کرتی ہے۔ ”لیکن مَیں اپنی بیٹی کیساتھ مطالعہ کرنے کیلئے خود کو ذہنی طور پر تیار کرتی ہوں، یہ جانتے ہوئے کہ یہ ایک ایسا کام ہے جِسے کرنے کی ضرورت ہے۔ وہ ہمارے خاندانی مطالعے سے واقعی لطف‌اندوز ہوتی ہے!“

۱۷ پولسؔ رسول کے ساتھی تیمتھیسؔ نے بدیہی طور پر اپنی ماں اور نانی سے بائبل اصولوں کی تربیت حاصل کی تھی—لیکن ظاہراً اپنے والد سے نہیں۔ پھر بھی، تیمتھیسؔ کیا ہی ممتاز مسیحی بنا! (اعمال ۱۶:۱، ۲؛ ۲-تیمتھیس ۱:۵؛ ۳:۱۴، ۱۵) جب آپ اپنے بچوں کی ”خداوند کی طرف سے تربیت اور نصیحت دے دے“ کر پرورش کرتے ہیں تو آپ بھی اِسی طرح سے اُمیدافزا نتائج کی توقع کر سکتے ہیں۔—افسیوں ۶:۴۔

تنہائی کے خلاف لڑائی جیتنا

۱۸ ایک سنگل پیرنٹ نے یوں غم کا اظہار کِیا: ”گھر لوٹنے کے بعد مجھے محسوس ہوتا

۱۷. ہم پولسؔ کے رفیق تیمتھیسؔ کی عمدہ پرورش سے کیا سیکھ سکتے ہیں؟

۱۸، ۱۹. (ا) ایک سنگل پیرنٹ کیلئے تنہائی کے آثار خود بخود کیسے نمودار ہو سکتے ہیں؟ (ب) نفسانی خواہشات پر قابو پانے کیلئے کیا مشورت دی گئی ہے؟

ہے کہ مَیں تنہا ہوں، اور خاص طور پر بچوں کے سونے کے بعد، تنہائی واقعی مجھ پر غلبہ پا لیتی ہے۔" جی ہاں، تنہائی اکثر سب سے بڑا مسئلہ ہے جس کا کسی سنگل پیرنٹ کو سامنا ہوتا ہے۔ پُرتپاک رفاقت اور ازدواجی تعلقات کی آرزو کرنا طبعی بات ہے۔ لیکن کیا کسی شخص کو اِس مسئلے کو کسی بھی قیمت پر حل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے؟ پولسؔ رسول کے دِنوں میں بعض جوان بیواؤں نے "مسیح کے خلاف نفس کے تابع ہو [جانے]" کو اجازت دی۔ (۱-تیمتھیس ۵:۱۱، ۱۲) نفسانی خواہشات کو روحانی مفادات پر حاوی ہونے کی اجازت دینا تباہ کُن ہوگا۔ —۱-تیمتھیس ۵:۶۔

۱۹ ایک مسیحی مرد نے بیان کِیا: "جنسی خواہشات بڑی شدید ہوتی ہیں، لیکن آپ اُن پر قابو پا سکتے ہیں۔ جب کوئی خیال آپ کے ذہن میں آتا ہے تو آپ کو اُس پر سوچتے نہیں رہنا چاہئے۔ آپ کو اس سے پیچھا چھڑانا پڑیگا۔ اپنے بچے کی بابت سوچنا بھی مددگار ثابت ہوتا ہے۔" خدا کا کلام مشورت دیتا ہے: 'جہانتک شہوت کا تعلق ہے تو اپنے اعضا کو مردہ کرو۔' (کلسیوں ۳:۵) اگر آپ کھانے کیلئے اپنی بھوک مٹانے کی کوشش کر رہے ہوتے تو کیا آپ لذیذ کھانوں کی تصاویر پیش کرنے والے رسائل پڑھتے، یا کیا آپ اُن لوگوں کیساتھ رفاقت رکھتے جو لگاتار کھانے کی بابت بات چیت کرتے ہیں؟ ہرگز نہیں! نفسانی خواہشات کے سلسلے میں بھی یہ بات سچ ہے۔

۲۰ بعض مسیحی بےایمانوں کے ساتھ شادی کی نیت سے معاشقوں میں پڑ گئے ہیں۔ (۱-کرنتھیوں ۷:۳۹) کیا اِس نے اُنکے مسئلے کو حل کِیا؟ ہرگز نہیں۔ ایک مُطلّقہ مسیحی خاتون نے آگاہ کِیا: "ایک چیز تنہا ہونے سے زیادہ خراب ہے۔ وہ کسی غلط شخص کیساتھ شادی ہو جانا ہے!" بِلاشُبہ پہلی صدی کی مسیحی بیواؤں کو تنہائی کے حملوں کا سامنا تھا، لیکن دانشمند عورتیں 'پردیسیوں کی مہمان نوازی کرنے، مُقدسوں کے پاؤں دھونے، اور مصیبت زدوں کی مدد کرنے' میں

---

۲۰. (ا) جو بےایمانوں کیساتھ شادی کی نیت سے معاشقہ کرتے ہیں اُن کیلئے کونسا خطرہ موجود ہے؟ (ب) پہلی صدی میں اور آجکل بھی تنہا لوگ کیسے تنہائی کے خلاف نبردآزما ہوئے ہیں؟

جو کچھ چھوٹے بچے کر سکتے ہیں

کیا آپکی ماں یا باپ ایک سنگل پیرنٹ ہے؟ اگر ایسا ہے تو مدد کرنے کیلئے آپ کیا کر سکتے ہیں؟ ایک بات تو یہ ہے کہ فرمانبردار بنیں۔ نہ تو قدوقامت اور نہ ہی صنف بچے کو 'اپنی ماں کی تعلیم کو ترک کرنے' کی اجازت دیتی ہے۔ (امثال ۱:۸) یہوواہ آپکو فرمانبردار ہونے کا حکم دیتا ہے، اور انجام کار، ایسا کرنا آپکی خوشی کا موجب بنیگا۔—امثال ۲۳:۲۲؛ افسیوں ۶:۱-۳۔

پہل کریں، اور قدرشناس بنیں۔ ”میری والدہ ہسپتال میں کام کرتی ہے، اور اُسکا یونیفارم استری کرنا ہوتا ہے۔ لہٰذا مَیں اُس کیلئے استری کرتا ہوں،“ ٹونی کہتا ہے۔ ”اِس سے میری ماں کی مدد ہوتی ہے، لہٰذا مَیں ایسا کرتا ہوں۔“ ایک تنہا ماں اظہارِخیال کرتی ہے: ”مَیں اکثر دیکھتی ہوں کہ جب مَیں کام پر کسی خاص تھکا دینے والے دِن سے واقعی بےدِل یا چڑچڑی ہو جاتی ہوں اور مَیں گھر لوٹتی ہوں—تو اُسی دن میری بیٹی شام کا کھانا تیار اور دسترخوان لگا چکی ہوتی ہے۔“

یاد رکھیں کہ آپکا تعاون ضروری ہے۔ دِن بھر کی مشقت کے بعد، آپکی ماں یا باپ کیلئے خاندانی بائبل مطالعہ کرانا شاید مشکل ہو۔ اگر آپ تعاون نہیں کرتے تو آپ معاملات کو مزید بگاڑتے ہیں۔ جب جدوَل کے مطابق وقت ہوتا ہے تو تیار رہنے کی کوشش کریں۔ اپنے اسباق پہلے سے تیار کریں۔ فرمانبردار، قدردان، اور تعاون کرنے والا بننے سے، آپ اپنے باپ یا ماں کو خوش کرینگے، اور سب سے بڑھکر، آپ خدا کو خوش کرینگے۔

مصروف رہیں۔ (۱-تیمتھیس ۵:۱۰) آجکل کے وفادار مسیحی جنہوں نے کسی خداترس ساتھی کو تلاش کرنے کیلئے کئی سال تک انتظار کیا ہے اِسی طرح سے مصروف رہے ہیں۔ ایک ۶۸ سالہ مسیحی بیوہ جب کبھی تنہا محسوس کرتی تو دوسری بیواؤں کے پاس جانا شروع کر دیتی۔ اُس نے بیان کِیا: ”مَیں نے دیکھا ہے کہ ایسی ملاقاتیں کرنے، اپنے گھر کا کام کاج کرنے اور اپنی روحانیت کی فکر رکھنے سے مجھے تنہائی محسوس کرنے کا وقت ہی نہیں ملتا۔“ دوسروں کو خدا کی بادشاہت کی بابت تعلیم دینا بالخصوص ایک بڑا کارآمد کام ہے۔—متی ۲۸:۱۹، ۲۰۔

۲۱ مانا کہ تنہائی کا کوئی معجزانہ علاج نہیں ہے۔ لیکن یہوواہ کی قوت کے ساتھ اِسے برداشت کِیا جا سکتا ہے۔ ایسی قوت اُس وقت حاصل ہوتی ہے جب ایک مسیحی ”رات دن مناجات اور دُعاؤں میں مشغول رہتا ہے۔“ (۱-تیمتھیس ۵:۵) مناجات دلی التجائیں ہوتی ہیں، جی ہاں، مدد کیلئے شاید پُرزور پکاروں اور آنسوؤں کے ساتھ درخواست کرنا۔ (مقابلہ کریں عبرانیوں ۵:۷۔) یہوواہ کے سامنے ”رات دن“ اپنا دل انڈیلنا واقعی مدد کر سکتا ہے۔ علاوہ ازیں، خوشگوار رفاقت بھی تنہائی کے خلا کو پُر کرنے کے لئے بہت کچھ کر سکتی ہے۔ اچھی رفاقت کے ذریعے، ایک شخص امثال ۱۲:۲۵ میں بیان کردہ ”اچھی بات“ سے حوصلہ‌افزائی حاصل کر سکتا ہے۔

۲۲ اگر وقتاًفوقتاً تنہائی کے احساسات دوبارہ اُمنڈ آتے ہیں—جیسے کہ وہ غالباً آئینگے—یاد رکھیں کہ کوئی شخص بھی مسائل سے آزاد نہیں ہے۔ درحقیقت، ”آپکے بھائیوں کی پوری برادری“ کسی نہ کسی طرح دُکھ اُٹھا رہی ہے۔ (۱-پطرس ۵:۹، این‌ڈبلیو) ماضی میں کھوئے رہنے سے بچیں۔ (واعظ ۷:۱۰) جن مواقع سے آپ لطف‌اندوز ہوتے ہیں اُن کا جائزہ لیں۔ سب سے بڑھکر، اپنی راستی پر قائم رہنے اور یہوواہ کے دل کو شاد کرنے کیلئے ثابت‌قدم رہیں۔—امثال ۲۷:۱۱۔

دوسرے کس طرح مدد کر سکتے ہیں

۲۳ ساتھی مسیحیوں کی مدد اور تعاون انمول ہے۔ یعقوب ۱:۲۷ بیان کرتی ہے: ”ہمارے خدا اور باپ کے نزدیک خالص اور بےعیب دینداری یہ ہے کہ یتیموں اور بیواؤں کی مصیبت کے وقت اُنکی خبر لیں اور اپنے آپکو دُنیا سے بیداغ رکھیں۔“ جی ہاں، سنگل پیرنٹ خاندانوں کی مدد کرنا مسیحیوں کی ذمہ‌داری ہے۔ ایسا کرنے کے بعض عملی طریقے کونسے ہیں؟

---

۲۱. کس طریقے سے دُعا اور اچھی رفاقت تنہائی پر قابو پانے میں مدد کر سکتی ہیں؟
۲۲. جب تنہائی کے احساسات وقتاًفوقتاً دوبارہ اُمنڈ آتے ہیں تو کونسی چیزوں پر سوچ بچار مدد دیگی؟
۲۳. کلیسیا میں سنگل پیرنٹس کے سلسلے میں ساتھی مسیحیوں کی کیا ذمہ‌داری ہے؟

۲۴ مالی مدد دی جا سکتی ہے۔ بائبل بیان کرتی ہے: ”جس کسی کے پاس دُنیا کا مال ہو اور وہ اپنے بھائی کو محتاج دیکھکر رحم کرنے میں دریغ کرے تو اُس میں خدا کی محبت کیونکر قائم رہ سکتی ہے۔“ (۱-یوحنا ۳:۱۷) لفظ ”دیکھکر“ کے لئے اصلی یونانی لفظ کا مطلب محض لاپروائی سے سرسری نظر ڈالنا نہیں، بلکہ دیدہ دانستہ نظریں جما کر دیکھنا ہے۔ یہ اِس بات کا اشارہ دیتا ہے کہ ایک مہربان مسیحی پہلے کسی کے خاندانی حالات اور ضروریات سے واقف ہو سکتا ہے۔ شاید اُنہیں پیسے کی ضرورت ہے۔ بعض کو گھریلو مرمت کیلئے مدد کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ یا شاید وہ صرف ایک کھانے یا ایک تفریحی اجتماع پر مدعو کئے جانے کی قدر کریں۔

۲۵ علاوہ‌ازیں، ۱-پطرس ۳:۸ بیان کرتی ہے: ”غرض سب کے سب یکدل اور ہمدرد رہو۔ برادرانہ محبت رکھو۔ نرم دل اور فروتن بنو۔“ چھ بچوں کی ایک تنہا ماں نے بیان کیا: ”یہ انتہائی مشکل رہا ہے اور بعض اوقات مَیں افسردہ ہو جاتی ہوں۔ تاہم، کبھی کبھار بھائیوں یا بہنوں میں سے کوئی مجھ سے کہتا ہے: ’جوؔن آپ بہت محنت کر رہی ہیں۔ محنت رنگ لائیگی۔‘ صرف یہ جاننا کہ دوسرے آپکی بابت سوچتے ہیں اور یہ کہ وہ فکر رکھتے ہیں واقعی مفید ہوتا ہے۔“ جوان عورتوں کو جو سنگل پیرنٹس ہیں جب ایسے مسائل کا سامنا ہوتا ہے جن پر کسی مرد کے ساتھ بات چیت کرنا اُنہیں عجیب لگ سکتا ہے تو عمررسیدہ مسیحی عورتیں اُنکی سننے سے مدد کرنے میں خاص طور پر مؤثر ہو سکتی ہیں۔

۲۶ مسیحی مرد دوسرے طریقوں سے مدد کر سکتے ہیں۔ راستباز شخص ایوؔب نے کہا: ”مَیں غریب کو ... چھڑاتا تھا اور یتیم کو بھی جس کا کوئی مددگار نہ تھا۔“ (ایوب ۲۹:۱۲) اِسی طرح سے آجکل بعض مسیحی مرد یتیم بچوں میں بھرپور دلچسپی لے سکتے ہیں اور کوئی دَرپردہ مقاصد نہ رکھتے ہوئے ”پاک دل ... سے“ حقیقی ”محبت“ دکھا سکتے ہیں۔ (۱-تیمتھیس ۱:۵) اپنے ذاتی خاندانوں کو نظرانداز کئے بغیر، وہ کبھی کبھار ایسے نوجوان اشخاص کیساتھ مسیحی خدمتگزاری میں کام کرنے کا

---

۲۴. کن طریقوں سے حاجتمند سنگل پیرنٹ خاندانوں کی مدد کی جا سکتی ہے؟
۲۵. ساتھی مسیحی سنگل پیرنٹس کیلئے کیسے ہمدردی دکھا سکتے ہیں؟
۲۶. پُختہ مسیحی مرد یتیم بچوں کی مدد کیسے کر سکتے ہیں؟

بندوبست کر سکتے ہیں اور اُنہیں خاندانی مطالعے یا تفریح میں بھی حصہ لینے کی دعوت دے سکتے ہیں۔ ایسی مہربانی یتیم بچے کو خودسر روش اختیار کرنے سے اچھی طرح محفوظ رکھ سکتی ہے۔

۲۷ بِلاشُبہ، سنگل پیرنٹس کو بالآخر ذمہ داری کا 'اپنا بوجھ' اُٹھانا ہی ہے۔ (گلتیوں ۶:‏۵) تاہم، وہ مسیحی بھائیوں اور بہنوں اور خود یہوواہ خدا کی محبت حاصل کر سکتے ہیں۔ بائبل اُسکی بابت بیان کرتی ہے: "وہ یتیم اور بیوہ کو سنبھالتا ہے۔" (زبور ۱۴۶:‏۹) اُسکی پُرمحبت مدد کیساتھ، سنگل پیرنٹ خاندان کامیاب ہو سکتے ہیں!

---

۲۷. سنگل پیرنٹس کس مدد کا یقین رکھ سکتے ہیں؟

یہ بائبل اصول...
سنگل پیرنٹ فیملیز کے مسائل سے نپٹنے کیلئے والدین اور بچوں کی مدد کیسے کر سکتے ہیں؟

یہوواہ خدا "یتیموں کا باپ اور بیواؤں کا دادرس ہے۔"
—زبور ۶۸:‏۵۔

کامیابی کیلئے درست منصوبہ سازی لازمی ہے۔
—امثال ۲۱:‏۵۔

یہوواہ ماں یا باپ کے موزوں تربیت دینے کے حق کی تائید کرتا ہے۔
—امثال ۱:‏۸۔

دانشمند مسیحی بیوائیں نیک کاموں میں مصروف اور دُعا میں مشغول رہتی ہیں۔—۱-تیمتھیس ۵:‏۵، ۱۰۔

"یتیموں اور بیواؤں" میں واجب دلچسپی ظاہر کرنا سچی پرستش کا ایک حصہ ہے۔
—یعقوب ۱:‏۲۷۔

باب دس

جب خاندان کا کوئی فرد بیمار ہے

ایوب ایک ایسا شخص تھا جسے یقیناً اُن لوگوں میں شمار کِیا جانا چاہئے جنہوں نے خوشحال خاندانی زندگی سے لطف اُٹھایا۔ بائبل اُسے "اہلِ مشرق میں سب سے بڑا آدمی" کہتی ہے۔ اُس کے سات بیٹے اور تین بیٹیاں، کل دس بچے تھے۔ وہ اپنے خاندان کی اچھی کفالت کرنے کے لئے وسائل بھی رکھتا تھا۔ سب سے بڑھکر، اُس نے روحانی سرگرمیوں میں پیشوائی کی اور یہوواہ کے حضور اپنے بچوں کی حالت کی بابت فکر رکھتا تھا۔ یہ سب قریبی اور خوشحال خاندانی بندھنوں پر منتج ہوا۔—ایوب ۱:۱-۵۔

۲ ایوب کی حالت یہوواہ خدا کے سب سے بڑے دشمن، شیطان کی توجہ سے پوشیدہ نہ رہی۔ شیطان، جو ہمیشہ خدا کے خادموں کی راستی کو توڑنے کے طریقے ڈھونڈنے میں سرگرداں رہتا ہے، ایوب پر، اُس کے خوشحال خاندان کو تباہ و برباد کرنے سے حملہ آور ہوا۔ اِس کے بعد، اُس نے "ایوب کو تلوے سے چاند تک دردناک پھوڑوں سے دُکھ دیا۔" یوں شیطان نے ایوب کی راستی کو توڑنے کیلئے مصیبت اور بیماری کو استعمال کرنے کا سہارا لیا۔—ایوب ۲:۶، ۷۔

۳ بائبل ایوب کی تکلیف کا کوئی طبّی نام تو نہیں بتاتی۔ البتہ، یہ ہمیں علامات ضرور بتاتی ہے۔ اُس کا جسم کیڑوں سے بھرا پڑا تھا، اور اُس کی کھال پر پپڑیاں جم گئیں اور گل سڑ کر اتر گئی۔ ایوب کا سانس بڑا بدبُودار تھا، اور اُسکے بدن سے سڑاند اُٹھ رہی تھی۔ وہ بڑی سخت

۱، ۲. شیطان نے ایوب کی راستی کو توڑنے کیلئے مصیبت اور بیماری کو کیسے استعمال کیا تھا؟
۳. ایوب کی بیماری کی علامات کیا تھیں؟

تکلیف میں مبتلا تھا۔ (ایوب ۷:۵؛ ۱۹:۱۷؛ ۳۰:۱۷، ۳۰) اذیت کے عالم میں ایوؔب راکھ پر بیٹھ گیا اور ایک ٹھیکرے سے خود کو کھجانے لگا۔ (ایوب ۲:۸) واقعی ایک قابلِ رحم منظر!

۴ اگر آپ ایسی سنگین بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں تو آپکا ردِعمل کیسا ہوگا؟ آجکل، شیطان خدا کے خادموں پر بیماری سے حملہ نہیں کرتا جیسے اُس نے ایوؔب پر کیا تھا۔ تاہم، انسانی ناکاملیت، روزمرّہ زندگی کے دباؤ، اور ناقص ماحول کے پیشِ‌نظر جس میں ہم رہتے ہیں، یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ کبھی کبھار خاندانی افراد بیمار پڑیں گے۔ حفاظتی تدابیر جو ہم اختیار کر سکتے ہیں، اِس کے باوجود ہم سب بیماری سے متاثر ہو سکتے ہیں، البتہ چند لوگ ویسی تکلیف اُٹھائیں گے جیسی ایوؔب نے اُٹھائی تھی۔ جب بیماری ہمارے گھرانے پر حملہ‌آور ہوتی ہے تو یہ واقعی ایک چیلنج بن سکتی ہے۔ اس لئے آئیے دیکھیں کہ بائبل نوعِ‌انسان کے دائمی دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے ہماری مدد کیسے کرتی ہے۔—واعظ ۹:۱۱؛ ۲-تیمتھیس ۳:۱۶۔

آپ اِس کی بابت کیسا محسوس کرتے ہیں؟

۵ زندگی کے معمول میں خلل ہمیشہ دشوار ہوتا ہے، وجہ خواہ کچھ بھی ہو۔ اگر خلل طویل بیماری کی وجہ سے پیدا ہوا ہے تو یہ بات بالخصوص سچ ثابت ہوتی ہے۔ قلیل‌المدت بیماری بھی تبدیلیوں، رعایتوں، اور قربانیوں کا تقاضا کرتی ہے۔ خاندان کے صحتمند افراد کو بیمار شخص کے آرام کی خاطر شاید خاموش رہنا پڑے۔ شاید اُنہیں بعض سرگرمیاں روک دینی پڑیں۔ تاہم، بیشتر خاندانوں میں چھوٹے بچے بھی بیمار بھائی بہن یا ماں یا باپ کے لئے ہمدردی محسوس کرتے ہیں، اگرچہ اُنہیں کبھی کبھار بامروّت ہونے کی یاددہانی کرانی پڑتی ہے۔ (کلسیوں ۳:۱۲) عارضی بیماری کی صورت میں، خاندان عموماً ضرورت کے تحت سب

---

۴. وقتاًفوقتاً ہر خاندان کونسا تجربہ کرتا ہے؟

۵. عارضی بیماری کے معاملات میں خاندان کے افراد عام طور پر کیسا ردِعمل ظاہر کرتے ہیں؟

مسیحی اپنی والہانہ محبت ظاہر کرتے ہیں جب اُنکے بیاہتا ساتھی بیمار پڑ جاتے ہیں

کچھ کرنے کیلئے تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں، ہر خاندانی رکن اگر وہ بیمار پڑ جاتا ہے تو اِسی طرح کے پاس ولحاظ کی توقع کریگا۔—متی ۷:۱۲۔

۶ تاہم، اگر بیماری کافی سنگین ہے اور خلل طویل اور شدید ہیں تو کیا ہو؟ مثال کے طور پر، اگر خاندان میں کوئی فالج کی وجہ سے مفلوج ہو گیا ہے، الزیمیر بیماری [اعصابی نظام کی تنزلی] سے مفلوج ہو گیا ہے، یا کسی اور بیماری سے لاغر ہو گیا ہے تو کیا ہو؟ یا اگر خاندان کا کوئی فرد کسی ذہنی بیماری، جیسے کہ شیزوفرینیا سے متاثر ہوا ہے تو کیا ہو؟ ایک عام ابتدائی ردِعمل رحم ہوتا ہے—یہ ملال کہ ایک عزیز اتنی زیادہ تکلیف برداشت کر رہا ہے۔ تاہم، رحم کے بعد دیگر ردِعمل بھی ہو سکتے ہیں۔ جب خاندان کے ارکان خود کو بہت زیادہ متاثر اور ایک شخص کی بیماری کی وجہ سے اپنی آزادیوں کو کم ہوتا ہوا محسوس کرتے ہیں، تو وہ آزردہ محسوس کر سکتے ہیں۔ وہ شاید سوچیں: "یہ میرے ساتھ ہی کیوں ہونا تھا؟"

۷ ایوب کی بیوی کے ذہن پر بھی کچھ ایسا ہی اثر ہوا تھا۔ یاد رکھیں، اُسے پہلے ہی اپنے بچوں سے محروم ہو جانے کا تجربہ ہو چکا تھا۔ جُوں جُوں وہ المناک واقعات رونما ہوئے تو یقیناً اُسے بہت زیادہ دھچکا لگا ہوگا۔ آخر میں، جب اُس نے اپنے شوہر کو جو کبھی فعال اور

---

۶. اگر خاندان کے کسی فرد کو کوئی سنگین، دائمی مرض لاحق ہو جاتا ہے تو بعض اوقات کونسے ردِعمل دیکھے جاتے ہیں؟
۷. ایوب کی بیوی نے اُسکی بیماری کیلئے کیسا ردِعمل ظاہر کیا، اور بدیہی طور پر وہ کونسی بات بھول گئی تھی؟

ہشاش بشاش تھا تکلیف دہ، نفرت انگیز بیماری سے متاثر دیکھا تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُس نے اُس اہم عنصر کو ذہن سے نکال دیا جو تمام مصائب کو مات دیتا ہے—وہ رشتہ جو اُس کا شوہر اور وہ خدا کے ساتھ رکھتے تھے۔ بائبل بیان کرتی ہے: ”تب اُس کی [ایوب کی] بیوی اُس سے کہنے لگی کہ کیا تُو اب بھی اپنی راستی پر قائم رہے گا؟ خدا کی تکفیر کر اور مر جا۔“—ایوب ۹:۲۔

[8] جب کسی دوسرے کی بیماری کی وجہ سے ان کی زندگی میں یکسر تبدیلی آ جاتی ہے، تو بہتیرے لوگ شکست خوردہ محسوس کرتے ہیں، یہانتک کہ اشتعال میں بھی آ جاتے ہیں۔ تاہم، صورتحال پر استدلال کرنے والے ایک مسیحی کو بالآخر سمجھنا چاہئے کہ یہ اُسے اپنی پُرخلوص محبت ظاہر کرنے کا ایک موقع فراہم کرتا ہے۔ سچی محبت ”صابر ہے اور مہربان۔ ...[اور] اپنی بہتری نہیں چاہتی۔ ... سب کچھ سہہ لیتی ہے، سب کچھ یقین کرتی ہے، سب باتوں کی اُمید رکھتی ہے، سب باتوں کی برداشت کرتی ہے۔“ (۱-کرنتھیوں ۱۳:۴-۷) اِسلئے، منفی احساسات کو غلبہ پانے کی اجازت دینے کی بجائے، یہ لازم ہے کہ ہم اُنہیں اپنے قابو میں رکھنے کی بھرپور کوشش کریں۔—امثال ۳:۲۱۔

[9] جب خاندان کے ارکان میں سے کوئی سخت بیمار ہے تو خاندان کی روحانی اور جسمانی فلاح کے تحفظ کے لئے کیا کیا جا سکتا ہے؟ بِلاشُبہ، ہر بیماری اپنی مخصوص نوعیت کی دیکھ بھال اور علاج کا تقاضا کرتی ہے، اور اِس اشاعت میں کسی بھی ایسے طریقۂ علاج یا گھریلو دیکھ بھال کے طریقوں کو وضع کرنا نامناسب ہوگا۔ تاہم، روحانی مفہوم میں، یہوواہ ”جھکے ہوئے کو اُٹھا کھڑا کرتا ہے۔“ (زبور ۱۴۵:۱۴) بادشاہ داؤد نے لکھا: ”مبارک ہے وہ

---

۸. جب خاندان کا کوئی فرد شدید بیمار ہوتا ہے، تو صحیح نقطۂ‌نظر قائم رکھنے کیلئے کونسا صحیفہ خاندان کے دیگر افراد کی مدد کریگا؟

۹. جب ایک فرد سخت بیمار ہوتا ہے تو کونسی یقین دہانیاں ایک خاندان کی روحانی اور جذباتی طور پر مدد کر سکتی ہیں؟

جو غریب کا خیال رکھتا ہے۔ خداوند مصیبت کے دن اُسے چھڑائیگا۔ خداوند اُسے محفوظ اور جیتا رکھیگا اور وہ زمین پر مبارک ہوگا۔ ... خداوند اُسے بیماری کے بستر پر سنبھالیگا۔" (زبور ۴۱:۱-۳) یہوواہ اپنے خادموں کو اُس وقت بھی روحانی طور پر زندہ رکھتا ہے جب وہ جذباتی طور پر اپنی طاقت سے بڑھکر آزمائے جاتے ہیں۔ (۲-کرنتھیوں ۴:۷) اپنے گھرانے میں سنگین بیماری کا تجربہ کرنے والے بہتیرے خاندانی افراد نے زبورنویس کے الفاظ کو دہرایا ہے: "مَیں بڑی مصیبت میں ہوں۔ اَے خداوند! اپنے کلام کے مطابق مجھے زندہ کر۔" —زبور ۱۱۹:۱۰۷۔

ایک شفابخش روح

۱۰ "اِنسان کی رُوح اُس کی ناتوانی میں اُسے سنبھالیگی،" ایک بائبل امثال بیان کرتی ہے، "لیکن افسردہ دلی کی کون برداشت کرسکتا ہے؟" (امثال ۱۸:۱۴) گہرا صدمہ خاندان کی روح نیز "اِنسان کی رُوح" کو بھی متاثر کرسکتا ہے۔ تاہم، "مطمئن دل جسم کی جان ہے۔" (امثال ۱۴:۳۰) خواہ کوئی خاندان سنگین بیماری کا مقابلہ کامیابی سے کرتا ہے یا نہیں اِس کا انحصار کافی حد تک اِس کے افراد کے رویے، یا روح پر ہے۔—مقابلہ کریں امثال ۱۷:۲۲۔

۱۱ ایک مسیحی خاتون کو اپنی شادی کے صرف چھ سال بعد اپنے شوہر کو فالج سے مفلوج دیکھنے کے کرب سے گزرنا پڑا تھا۔ "میرے شوہر کی قوتِ گویائی بُری طرح متاثر ہوئی تھی، اور اُس کے ساتھ گفتگو کرنا تقریباً ناممکن ہو گیا تھا،" وہ یاد کرتی ہے۔ "وہ جو کچھ کہنے کی کوشش کرتا اُسے سمجھنے کی کوشش کرنے کا ذہنی تناؤ بہت زیادہ تھا۔" اُس ذہنی اذیت اور مایوسی کا بھی تصور کریں جس کا تجربہ شوہر کو ہوا ہوگا۔ جوڑے نے کیا کِیا؟ اگرچہ وہ مسیحی کلیسیا سے کافی دُور رہتے تھے تو بھی بہن نے تازہ ترین تنظیمی معلومات سے نیز مینارِنگہبانی اور جاگو! میں روحانی خوراک کی لگاتار دستیابی سے پوری طرح آگاہ رہتے ہوئے

۱۰، ۱۱. (ا) اگر ایک خاندان کو کامیابی کیساتھ بیماری کا مقابلہ کرنا ہے تو کیا لازم ہے؟ (ب) ایک خاتون نے اپنے شوہر کی بیماری کا مقابلہ کیسے کِیا؟

روحانی طور پر مضبوط رہنے کی پوری کوشش کی۔ اس چیز نے اُسے اپنے محبوب شوہر کی چار سال بعد اُس کی موت تک نگہداشت کرنے کے لئے روحانی قوت عطا کی۔

۱۲ ایّوب کے معاملے میں، یہ مصیبت اُٹھانے والا ہی تھا جو قائم رہا۔ "کیا ہم خدا کے ہاتھ سے سکھ پائیں اور دُکھ نہ پائیں؟" اُس نے اپنی بیوی سے پوچھا۔ (ایوب ۲:۱۰) کوئی عجب نہیں کہ بعدازاں یعقوب شاگرد نے ایّوب کے صبر اور برداشت کی ایک نمایاں مثال کے طور پر ذکر کیا! یعقوب ۵:۱۱ میں ہم پڑھتے ہیں: "تم نے ایّوب کے صبر کا حال تو سنا ہی ہے اور خداوند کی طرف سے جو اِسکا انجام ہوا اُسے بھی معلوم کرلیا جس سے خداوند کا بہت ترس اور رحم ظاہر ہوتا ہے۔" اسی طرح سے آجکل، بہتیرے معاملات میں خاندان کے بیمار فرد کے جرأتمندانہ رویے نے گھرانے کے دوسرے افراد کی مثبت نظریہ قائم رکھنے کیلئے مدد کی ہے۔

۱۳ بہتیرے جنہیں خاندان کے اندر بیماری کا سامنا کرنا پڑا تھا اتفاق کرتے ہیں کہ شروع میں خاندانی افراد کیلئے حقائق کا سامنا کرنے میں پس و پیش کرنا غیرمعمولی بات نہیں ہے۔ وہ یہ بھی نشاندہی کرتے ہیں کہ جس طریقے سے ایک شخص صورتحال کو سمجھنے لگتا ہے وہ نہایت ضروری ہے۔ شروع میں گھر کے معمول میں تبدیلیاں اور ردوبدل مشکل ہو سکتے ہیں۔ لیکن اگر ایک شخص واقعی کوشش کرتا ہے تو وہ نئی صورتحال سے مطابقت پذیر ہو سکتا ہے۔ ایسا کرنے کیلئے، یہ ضروری ہے کہ ہم دوسروں کے ساتھ اپنے حالات کا موازنہ نہ کریں جنکے خاندان میں بیماری نہیں ہے، یہ سوچتے ہوئے کہ اُن کی زندگی سہل ہے اور 'یہ انصاف نہیں ہے!' دراصل، کوئی بھی حقیقت میں نہیں جانتا کہ دوسروں کو کونسے بوجھ اٹھانے پڑتے ہیں۔ تمام مسیحی یسوؔع کے الفاظ سے تسلی پاتے ہیں: "اَے محنت اُٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو سب میرے پاس آؤ۔ مَیں تمکو آرام دُونگا۔" —متی ۱۱:۲۸۔

---

۱۲. جیسے کہ ایّوب کے معاملے سے دیکھا گیا، بعض اوقات بیمار شخص کیا اعانت کرتا ہے؟
۱۳. سنگین بیماری سے دوچار خاندان کو کیا موازنہ نہیں کرنا چاہئے؟

ترجیحات قائم کرنا

۱۴ سنگین بیماری کی صورت میں، ایک خاندان کیلئے الہامی الفاظ کو یاد رکھنا اچھا ہوگا: ”صلاح کے بغیر ارادے پورے نہیں ہوتے پر صلاحکاروں کی کثرت سے قیام پاتے ہیں۔“ (امثال ۱۵:۲۲) کیا خاندانی افراد اکٹھے جمع ہو سکتے اور بیماری سے پیدا ہونے والی صورتحال پر بات چیت کر سکتے ہیں؟ دعائیہ طور پر ایسا کرنا اور راہنمائی کیلئے خدا کے کلام سے رجوع کرنا یقیناً مناسب ہوگا۔ (زبور ۲۵:۴) ایسی بات چیت میں کس چیز پر غوروفکر کیا جانا چاہئے؟ جی ہاں، طبّی، مالی، اور خاندانی فیصلے کرنے ہوتے ہیں۔ بنیادی طور پر کون نگہداشت فراہم کریگا؟ اس نگہداشت کی کفالت کیلئے خاندان کیسے تعاون کر سکتا ہے؟ جو انتظامات کئے گئے ہیں خاندان کے ہر فرد پر کیسے اثرانداز ہونگے؟ بنیادی طور پر نگہداشت فراہم کرنے والے کی روحانی اور دیگر ضروریات کا کیسے خیال رکھا جائیگا؟

۱۵ یہوواہ کی راہنمائی کے لئے خلوصدلی سے دُعا کرنا، اُس کے کلام پر غوروفکر کرنا، اور بائبل کے وضع کردہ راستے پر دلیری سے چلنا اکثر ہماری توقعات سے بڑھکر برکات پر منتج ہوتا ہے۔ خاندان کے کسی بیمار فرد کے مرض میں شاید ہمیشہ کمی واقع نہ ہو۔ لیکن یہوواہ پر تکیہ کرنا کسی بھی طرح کی صورتحال میں ہمیشہ بہترین انجام کا سبب بنتا ہے۔ (زبور ۵۵:۲۲) زبورنویس نے لکھا: ”اَے خداوند! تیری شفقت نے مجھے سنبھال لیا۔ جب میرے دل میں فکروں کی کثرت ہوتی ہے تو تیری تسلی میری جان کو شاد کرتی ہے۔“ —زبور ۹۴:۱۸، ۱۹؛ زبور ۶۳:۶-۸ کو بھی دیکھیں۔

بچوں کی مدد کرنا

۱۶ سنگین بیماری خاندان میں بچوں کے لئے مسائل پیدا کر سکتی ہے۔ یہ ضروری ہے

۱۴. موزوں ترجیحات کو کیسے قائم رکھا جا سکتا ہے؟

۱۵. سنگین بیماری کا تجربہ کرنے والے خاندانوں کیلئے یہوواہ کیا مدد فراہم کرتا ہے؟

۱۶، ۱۷. بچوں کے ساتھ اُنکے کسی بہن بھائی کی بیماری پر بات چیت کرتے وقت کونسے نکات پیش کئے جا سکتے ہیں؟

کہ والدین بچوں کو اُن ضروریات کی بابت سمجھنے میں مدد دیں جو پیدا ہو گئی ہیں اور یہ کہ مدد کرنے کیلئے وہ کیا کر سکتے ہیں۔ بیمار ہونے والا اگر کوئی بچہ ہے تو دوسرے بہن بھائیوں کو یہ سمجھنے میں مدد دی جانی چاہئے کہ بیمار بچے کی اضافی توجہ اور نگہداشت حاصل کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ دوسرے بچوں سے کسی طرح کم محبت کی جاتی ہے۔ آزردگی یا رقابت کو پیدا ہونے کی اجازت دینے کی بجائے، والدین دوسرے بچوں کی مدد کر سکتے ہیں کہ جب وہ بیماری کی وجہ سے پیدا ہونے والی صورتحال سے نپٹنے کیلئے تعاون کرتے ہیں تو ایک دوسرے کیلئے زیادہ مضبوط رشتہ پیدا کریں اور حقیقی ہمدردی ظاہر کریں۔

۱۷ اگر والدین طبّی معاملات کے متعلق طویل اور پیچیدہ تفصیلات کی بجائے اُنکے اندر ہمدردانہ جذبات پیدا کرتے ہیں تو چھوٹے بچے عموماً زیادہ رضامندی سے جوابی عمل دکھائینگے۔ اِسلئے خاندان کا بیمار فرد جس مشکل سے گزر رہا ہے اُنہیں اِسکی بابت کچھ بتایا جا سکتا ہے۔ اگر تندرست بچے دیکھتے ہیں کہ بیماری کسطرح سے بیمار بچے کو بہت سے کام کرنے سے روکتی ہے جنہیں وہ خود معمولی خیال کرتے ہیں تو اُن کے "برادرانہ محبت رکھنے اور "ہمدرد" ہونے کا زیادہ امکان ہے۔—۱-پطرس ۳:‏۸۔

۱۸ بڑے بچوں کو یہ سمجھنے میں مدد دی جانی چاہئے کہ ایک مشکل صورتحال پائی جاتی ہے اور یہ خاندان میں ہر ایک سے قربانیوں کا تقاضا کرتی ہے۔ ڈاکٹر کی فیس اور میڈیکل بل ادا کرنے کی وجہ سے، شاید والدین کے لئے دوسرے بچوں کے لئے اُن کی خواہش کے مطابق فراہم کرنا ممکن نہ ہو۔ کیا بچے اس سے آزردہ خاطر ہونگے اور یہ محسوس کرینگے کہ اُنہیں محروم رکھا جا رہا ہے؟ یا کیا وہ صورتحال کو سمجھ جائینگے اور ضروری قربانیاں دینے کے لئے رضامند ہونگے؟ اِس کا انحصار کافی حد تک معاملے پر بات چیت کرنے کے انداز اور خاندان میں پیداشُدہ روح پر ہے۔ درحقیقت، متعدد خاندانوں میں خاندان کے کسی فرد

۱۸. بیماری سے پیداشُدہ مسائل کو سمجھنے میں بڑے بچوں کی مدد کیسے کی جا سکتی ہے، اور یہ اُن کے لئے کیسے فائدہ مند ہو سکتا ہے؟

کی بیماری نے بچوں کی پولسؔ کی نصیحت پر عمل کرنے کے لئے تربیت کرنے میں مدد کی ہے: "تفرقے اور بیجا فخر کے باعث کچھ نہ کرو بلکہ فروتنی سے ایک دوسرے کو اپنے سے بہتر سمجھے۔ ہر ایک اپنے ہی احوال پر نہیں بلکہ ہر ایک دوسروں کے احوال پر بھی نظر رکھے۔" —فلپیوں ۲:۳،۴۔

طبّی علاج معالجے کو کیسا خیال کِیا جائے

۱۹ متوازن ذہنیت کے مالک مسیحی طبّی علاج معالجے پر اعتراض نہیں کرتے جبتک کہ یہ خدا کی شریعت کی مخالفت نہیں کرتا۔ جب اُنکے خاندان کا ایک فرد بیمار ہو جاتا ہے، تو وہ مصیبت زدہ کو تکلیف سے چھڑانے کیلئے مدد حاصل کرنے کے آرزومند ہوتے ہیں۔ تاہم، متضاد پیشہ وارانہ آراء ہو سکتی ہیں جنکا موازنہ کِیا جانا چاہئے۔ علاوہ‌ازیں، حالیہ برسوں میں نئے امراض اور بیماریاں غیرمتوقع طور پر رونما ہوتی رہی ہیں، اور ان میں سے زیادہ‌تر کیلئے، عام طور پر کوئی مستعمل طریقۂ‌علاج نہیں ہے۔ بعض اوقات تو درست تشخیص حاصل کرنا بھی مشکل ہوتا ہے۔ ایسی صورتحال میں، ایک مسیحی کو کیا کرنا چاہئے؟

۲۰ اگرچہ ایک بائبل نویس طبیب تھا اور پولسؔ رسول نے اپنے دوست تیمتھیسؔ کو مفید طبّی نصیحت پیش کی تھی، تو بھی صحائف اخلاقی اور روحانی رہبر ہیں، ایک طبّی درسی کتاب نہیں۔ (کلسیوں ۴:۱۴؛ ۱-تیمتھیس ۵:۲۳) لہٰذا، طبّی علاج معالجے کے معاملات میں، مسیحی خاندانی سرداروں کو اپنے ذاتی متوازن فیصلے کرنے ہوتے ہیں۔ شاید وہ محسوس کریں کہ اُنہیں ایک سے زیادہ پیشہ‌وارانہ مشورہ حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ (موازنہ کریں امثال ۱۸:۱۷۔) یقینی طور پر وہ اپنے خاندان کے بیمار فرد کے لئے سب سے بہترین

۱۹، ۲۰. (ا) جب خاندان کا کوئی فرد بیمار ہوتا ہے تو خاندان کے سربراہ کونسی ذمہ‌داریاں اُٹھاتے ہیں؟ (ب) اگرچہ طبّی درسی کتاب تو نہیں تو بھی بائبل کس طریقے سے بیماری سے نپٹنے کے لئے راہنمائی فراہم کرتی ہے؟

جب خاندان ملکر کام کرتا ہے
تو مسائل حل کئے جا سکتے ہیں

ممکن الحصول مدد حاصل کرنا چاہیں گے، اور بیشتر اِسے مستند میڈیکل ڈاکٹروں کے ذریعے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بعض متبادل علاج معالجوں سے زیادہ تسکین محسوس کرتے ہیں۔ یہ بھی ذاتی نوعیت کا فیصلہ ہے۔ پھر بھی، صحت کے مسائل پر قابو پاتے وقت، مسیحی 'خدا کے کلام کو اپنے قدموں کے لئے چراغ اور اپنی راہ کے لئے روشنی بننے' سے نہیں روکتے۔ (زبور ۱۱۹:۱۰۵) وہ بائبل میں پیش کی گئی راہنمائیوں کی پیروی کرنا جاری رکھتے ہیں۔ (یسعیاہ ۵۵:۸، ۹) اس طرح سے وہ اُن تشخیصی طریقوں سے گریز کرتے ہیں جن سے ارواح پرستی کی بُو آتی ہے، اور وہ ایسے علاج معالجوں سے اجتناب کرتے ہیں جو بائبل کے اصولوں کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔—زبور ۳۶:۹؛ اعمال ۱۵:۲۸، ۲۹؛ مکاشفہ ۲۱:۸۔

۲۱ ایک جوان ایشیائی خاتون کے معاملے پر غور کریں۔ یہوؔواہ کے گواہوں میں سے ایک کے ساتھ مطالعہ کرنے کے نتیجے میں، اُس نے بائبل کے بارے میں سیکھنا شروع کر دیا، جس کے تھوڑا عرصہ بعد، اُس نے ایک بچی کو قبل ازوقت جنم دیا جس کا وزن صرف سوا تین پونڈ تھا۔ وہ خاتون دل شکستہ ہوگئی تھی جب ایک ڈاکٹر نے اُسے بتایا کہ بچی ذہنی طور پر شدید مفلوج ہوگی اور کبھی بھی چلنے پھرنے کے قابل نہیں ہوگی۔ اُس نے اُسے مشورہ دیا کہ بچی کو کسی ادارے کے سپرد کر دے۔ اُس کا شوہر اِس معاملے میں متذبذب تھا۔ وہ کس سے رجوع کرسکتی تھی؟

۲۲ وہ بیان کرتی ہے: ”مجھے بائبل سے یہ سیکھنا یاد تھا کہ ’اولاد خدا کی طرف سے میراث ہے اور پیٹ کا پھل اُسی کی طرف سے اجر ہے۔‘ “ (زبور ۱۲۷:۳) اُس نے اِس ”میراث“ کو گھر لانے اور اُس کی نگہداشت کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ شروع شروع میں تو کافی مشکل تھا، لیکن یہوؔواہ کے گواہوں کی مقامی کلیسیا میں مسیحی دوستوں کے تعاون سے، وہ خاتون نگہداشت کرنے اور بچی کے لئے درکار خصوصی مدد فراہم کرنے کے قابل ہوئی تھی۔ بارہ سال بعد، بچی اجلاسوں کے لئے کنگڈم ہال جاتی اور وہاں پر نوعمر بچوں کی رفاقت سے لطف اندوز ہوتی تھی۔ ماں تبصرہ کرتی ہے: ”مَیں بڑی شکرگزار ہوں کہ بائبل اصولوں نے مجھے درست کام کرنے کی تحریک دی۔ بائبل نے یہوؔواہ خدا کے حضور پچھتاوے نہیں جو میری پوری زندگی میرے ساتھ رہتے بلکہ ایک نیک ضمیر رکھنے کے لئے میری مدد کی تھی۔“

۲۳ بیماری ہمیشہ ہمارے ساتھ نہیں رہیگی۔ یسعیاؔہ نبی نے آئندہ وقت کی نشاندہی کی جب ”وہاں کے باشندوں میں بھی کوئی نہ کہیگا کہ مَیں بیمار ہوں۔“ (یسعیاہ ۳۳:۲۴) یہ وعدہ

۲۱، ۲۲. ایک ایشیائی خاتون نے بائبل اصول کی کیسے توجیح کی، اور جو فیصلہ اُس نے کیا وہ اُسکے معاملے میں کیسے درست ثابت ہوا؟
۲۳. بائبل بیمار کیلئے اور اُن کیلئے جو اُنکی دیکھ بھال کرتے ہیں کیا تسلی فراہم کرتی ہے؟

تیزی سے قریب آنے والی نئی دُنیا میں تکمیل پائے گا۔ تاہم، اُس وقت تک، ہمیں بیماری اور موت کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ تاہم، خوشی کی بات ہے کہ خدا کا کلام ہمیں مدد اور راہنمائی فراہم کرتا ہے۔ چال چلن سے متعلق بنیادی اصول جو بائبل فراہم کرتی ہے دائمی ہیں، اور وہ ناکامل انسانوں کی ہمہ وقت تغیر پذیر آراء سے برتر ہیں۔ اِسلئے، ایک دانشمند شخص زبورنویس سے اتفاق کرتا ہے جس نے لکھا: ”خداوند کی شریعت کامل ہے۔ وہ جان کو بحال کرتی ہے۔ خداوند کی شہادت برحق ہے۔ نادان کو دانش بخشتی ہے۔... خداوند کے احکام برحق اور بالکل راست ہیں۔... اُنکو ماننے کا اجر بڑا ہے۔“ —زبور ۱۹:‏۷، ۹، ۱۱۔

یہ بائبل اصول...
ایک خاندان کی سنگین بیماری اور اس سے پیدا ہونے والے خلل سے نپٹنے کیلئے کیسے مدد کر سکتے ہیں؟

محبت صابر ہے اور سب باتوں کی برداشت کرتی ہے۔
—۱-کرنتھیوں ۱۳:‏۴-۷۔

ایک اچھی روح پیدا کرنا اشد ضروری ہے۔
—امثال ۱۸:‏۱۴۔

اہم فیصلے کرنے سے پہلے مشورت حاصل کرنا اچھا ہے۔
—امثال ۱۵:‏۲۲۔

جب زندگی کٹھن ہو جاتی ہے تو یہوواہ ہمیں مدد پیش کرتا ہے۔
—زبور ۵۵:‏۲۲۔

یہوواہ کا کلام تمام حالات میں ایک رہبر ہے۔
—زبور ۱۱۹:‏۱۰۵۔

باب گیارہ

اپنے گھرانے میں میل ملاپ قائم رکھیں

مبارک ہیں وہ لوگ جنکا تعلق ایسے خاندانوں سے ہے جن میں محبت، مفاہمت، اور میل ملاپ پایا جاتا ہے۔ اُمید ہے کہ آپکا خاندان ایسا ہی ہے۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بیشمار خاندان اِس بیان پر پورے نہیں اُترتے اور کسی نہ کسی وجہ سے منقسم ہیں۔ کونسی چیز گھرانوں کو منقسم کرتی ہے؟ اِس باب میں ہم تین چیزوں پر بات چیت کرینگے؟ بعض خاندانوں میں، سب ارکان ایک ہی مذہب سے تعلق نہیں رکھتے۔ دیگر میں، ممکن ہے کہ بچوں کے ایک ہی حیاتیاتی والدین نہیں ہیں۔ اور دیگر میں، ایسا دکھائی دیتا ہے کہ حصولِ معاش کی جدوجہد یا زیادہ مادی اشیاء کی خواہش خاندانی افراد کو الگ ہونے پر مجبور کرتی ہے۔ تاہم، وہ حالات جو ایک گھرانے کو منقسم کرتے ہیں شاید دوسرے پر اثرانداز نہ ہوں۔ کس چیز سے فرق پڑتا ہے؟

[۲] نقطۂ نظر ایک پہلو ہے۔ اگر آپ خلوصدلی سے دوسرے شخص کا نقطۂ نظر سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں تو آپ کیلئے یہ سمجھنے کے امکان زیادہ ہیں کہ ایک متحد گھرانے کو کیسے محفوظ رکھیں۔ دوسرا پہلو آپ کی راہنمائی کا ماخذ ہے۔ بہتیرے لوگ ساتھی کارکنوں، پڑوسیوں، اخباری کالم نویسوں، یا دیگر انسانی رہبروں کی نصیحت پر عمل کرتے ہیں۔ تاہم، بعض نے سمجھ لیا ہے کہ خدا کا کلام اُنکی صورتحال کی بابت کیا بیان کرتا ہے، اور پھر جو کچھ اُنہوں نے سیکھا اُنہوں نے اُسکا اطلاق کِیا۔ ایسا کرنا گھرانے میں میل ملاپ قائم رکھنے کیلئے خاندان کی کیسے مدد کر سکتا ہے؟—۲-تیمتھیس ۳:۱۶، ۱۷۔

۱. بعض کونسی چیزیں ہیں جو خاندانوں میں اختلافات کا سبب بن سکتی ہیں؟
۲. خاندانی زندگی میں بعض لوگ کہاں راہنمائی تلاش کرتے ہیں، لیکن ایسی راہنمائی کا بہترین ماخذ کیا ہے؟

اگر آپکا شوہر مختلف ایمان رکھتا ہے

۳ بائبل ہمیں کسی مختلف مذہبی ایمان رکھنے والے سے شادی کرنے کے خلاف زبردست نصیحت فراہم کرتی ہے۔ (استثنا ۷:۳،۴؛ ۱-کرنتھیوں ۷:۳۹) تاہم، ہو سکتا ہے کہ آپ نے اپنی شادی کے بعد بائبل سے سچائی سیکھ لی ہے لیکن آپ کے شوہر نے نہیں۔ تو پھر کیا ہو؟ بِلاشُبہ، شادی کے عہدوپیمان پھربھی قائم رہتے ہیں۔ (۱-کرنتھیوں ۷:۱۰) بائبل شادی کے بندھن کے دائمی ہونے پر زور دیتی ہے اور شادی شُدہ لوگوں کے اپنے اختلافات سے فرار حاصل کرنے کی بجائے اُنہیں حل کرنے کی حوصلہ‌افزائی کرتی ہے۔ (افسیوں ۵:۲۸-۳۱؛ ططس ۲:۴،۵) تاہم، اگر آپ کا شوہر آپ کے بائبل پر مبنی مذہب پر عمل کرنے پر سخت اعتراض کرتا ہے تو کیا ہو؟ وہ آپ کو کلیسیائی اجلاسوں پر جانے سے روکنے کی کوشش کرسکتا ہے، یا وہ کہہ سکتا ہے کہ وہ نہیں چاہتا کہ اُس کی بیوی مذہب کی بابت بات‌چیت کرتے ہوئے، گھر با گھر جائے۔ آپ کیا کرینگی؟

۴ خود سے پوچھیں، ’میرا شوہر کیوں اِس طرح سے محسوس کرتا ہے؟‘ (امثال ۱۶:۲۰،۲۳) اگر وہ واقعی یہ نہیں سمجھتا کہ آپ کیا کرتی ہیں تو وہ آپ کی بابت فکرمند ہو سکتا ہے۔ یا وہ رشتےداروں کی طرف سے دباؤ کے تحت ہو سکتا ہے کیونکہ اب آپ بعض رسومات میں شریک نہیں ہوتیں جو اُن کے لئے اہمیت کی حامل ہیں۔ ”گھر میں تنہا، مَیں نے محسوس کِیا کہ میرا ساتھ چھوڑ دیا گیا ہے،“ ایک شوہر نے بیان کِیا۔ اِس شخص نے محسوس کِیا کہ وہ اپنی بیوی کو ایک مذہب میں کھو رہا تھا۔ تاہم تکبّر نے اُسے یہ تسلیم کرنے سے روکے رکھا کہ وہ تنہا محسوس کرتا تھا۔ شاید آپ کے شوہر کو اس یقین‌دہانی کی ضرورت ہے کہ یہوواہ کے لئے آپ کی محبت کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ماضی کی نسبت اب اپنے شوہر سے کم محبت کرتی ہیں۔ اُس کے ساتھ وقت گزارنے کو یقینی بنائیں۔

---

۳. (ا) ایک مختلف ایمان والے شخص سے شادی کرنے کی بابت بائبل کی مشورت کیا ہے؟ (ب) اگر ایک شریکِ‌حیات باایمان ہے اور دوسرا نہیں ہے تو بعض بنیادی اصول کیا ہیں جنکا اطلاق ہوتا ہے؟
۴. ایک بیوی کس طریقے سے سمجھداری دکھا سکتی ہے اگر اُسکا شوہر اس جیسا ایمان نہیں رکھتا؟

دوسرے شخص کے نقطۂ نظر کو سمجھنے کی کوشش کریں

۵ تاہم، اگر آپ نے صورتحال کا دانشمندی سے مقابلہ کرنا ہے تو اِس سے بھی زیادہ اہم چیز کا خیال رکھا جانا چاہیئے۔ خدا کا کلام بیویوں کو تاکید کرتا ہے: ”اَے بیویو! جیسا خداوند میں مناسب ہے اپنے شوہروں کے تابع رہو۔“ (کلسیوں ۳:۱۸) لہٰذا، یہ خودمختارانہ روح کے خلاف متنبہ کرتی ہے۔ مزید برآں، یہ کہتے ہوئے، ”جیسا خداوند میں مناسب ہے،“ یہ صحیفہ ظاہر کرتا ہے کہ اپنے شوہر کیلئے اطاعت شعاری کیساتھ ساتھ خداوند کیلئے اطاعت شعاری کا بھی لحاظ رکھنا چاہیئے۔ اس میں توازن ہونا چاہیئے۔

۶ ایک مسیحی کیلئے، کلیسیائی اجلاسوں پر حاضر ہونا اور دوسروں کو بائبل پر مبنی اپنے ایمان کی بابت گواہی دینا سچی پرستش کے اہم پہلو ہیں جنہیں نظرانداز نہیں کِیا جانا چاہیئے۔ (رومیوں ۱۰:۹، ۱۰، ۱۴؛ عبرانیوں ۱۰:۲۴، ۲۵) تاہم، اگر کوئی شخص آپکو براہِ‌راست حکم دیتا ہے کہ آپ خدا کے کسی مخصوص تقاضے کے مطابق عمل نہ کریں تو آپ کیا کرینگے؟ یسوؔع مسیح کے رسولوں نے بیان

۵. ایک بیوی کو جسکے شوہر کا ایمان مختلف ہے کیا توازن قائم رکھنا چاہیئے؟
۶. ایک مسیحی بیوی کو کن اصولوں کو ذہن میں رکھنا چاہیئے؟

کیا: ”ہمیں آدمیوں کے حکم کی نسبت خدا کا حکم ماننا زیادہ فرض ہے۔“ (اعمال ۵:۲۹) اُنکا نمونہ ایک مثال فراہم کرتا ہے جو زندگی کی بہت سی حالتوں کیلئے موزوں ہے۔ کیا یہوواہ کیلئے محبت آپکو اُسے ویسی ہی عقیدت دینے کی تحریک دیگی جسکا وہ جائز طور پر مستحق ہے؟ تاہم، کیا اپنے شوہر کیلئے آپکی محبت اور احترام آپ کیلئے اسے اُسی طریقے سے انجام دینے کی کوشش کرنے کا باعث بنتے ہیں جو اُسے قابلِ قبول ہے؟—متی ۴:۱۰؛ ۱-یوحنا ۵:۳۔

۷ یسوؔع نے بیان کیا کہ ایسا کرنا ہمیشہ ممکن نہیں ہوگا۔ اُس نے آگاہ کیا کہ سچی پرستش کی مخالفت کی وجہ سے، بعض خاندانوں کے باایمان افراد منفصل محسوس کرینگے، گویا کہ اُنکے اور باقیماندہ خاندان کے مابین ایک تلوار حائل ہوگئی ہے۔ (متی ۱۰:۳۴-۳۶) جاؔپان میں ایک عورت کو اِسکا تجربہ ہوا۔ اُس کے شوہر نے ۱۱ سال تک مخالفت کی تھی۔ اُس نے اُسے سخت بدسلوکی کا نشانہ بنایا اور اکثروبیشتر اُسے گھر سے باہر رکھا۔ لیکن وہ ثابت قدم رہی۔ مسیحی کلیسیا میں ساتھیوں نے اُسکی مدد کی۔ وہ لگاتار دُعا کرتی رہی اور ۱-پطرس ۲:۲۰ سے کافی حوصلہ افزائی حاصل کی۔ اِس مسیحی خاتون کو یقین تھا کہ اگر وہ ثابت قدم رہتی ہے تو ایک نہ ایک دن اُسکا شوہر یہوواہ کی خدمت میں اُسکے ساتھ شریک ہو جائیگا۔ اور وہ ہو گیا۔

۸ ایسے بہت سے عملی کام ہیں جو آپ اپنے ساتھی کے رویے کو متاثر کرنے کیلئے کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، اگر آپکا شوہر آپکے مذہب کی مخالفت کرتا ہے تو دوسرے حلقوں میں اُسے شکایت کی جائز وجوہات فراہم نہ کریں۔ گھر کو صاف ستھرا رکھیں۔ اپنی ذاتی وضع قطع کا خیال رکھیں۔ محبت اور قدردانی کے اظہارات کے سلسلے میں فیاض ہوں۔ نکتہ‌چینی کرنے کی بجائے، معاون بنیں۔ یہ ظاہر کریں کہ آپ اُس سے سرداری کی توقع کرتی ہیں۔ اگر آپ محسوس کرتی ہیں کہ آپکے ساتھ زیادتی ہوئی ہے تو بدلہ نہ لیں۔ (۱-پطرس ۲:۲۱، ۲۳) انسانی ناکاملیت

---

۷. ایک مسیحی بیوی کا عزمِ مصمم کیا ہونا چاہئے؟

۸، ۹. اپنے شوہر کے سامنے غیرضروری رُکاوٹیں کھڑی کرنے سے گریز کرنے کے لئے ایک بیوی کو کیسے عمل کرنا چاہئے؟

کو مدِنظر رکھیں، اور اگر کوئی اختلاف پیدا ہو جاتا ہے تو فروتنی کیساتھ معافی مانگنے میں پہل کریں۔ ۔افسیوں ۴:۲۶۔

۹ اجلاسوں پر اپنی حاضری کو اُسکے کھانوں میں تاخیر کی وجہ نہ بننے دیں۔ آپ مسیحی خدمتگزاری میں حصہ لینے کیلئے ایسے اوقات کا انتخاب کر سکتی ہیں جب آپکا شوہر گھر پر موجود نہیں ہے۔ جب اسے پسند نہیں کیا جاتا تو ایک مسیحی بیوی کیلئے اپنے شوہر کو منادی نہ کرنا دانشمندانہ بات ہے۔ اسکی بجائے، وہ پطرس رسول کی نصیحت پر عمل کرتی ہے: ”اَے بیویو! تم بھی اپنے اپنے شوہر کے تابع رہو۔ اِسلئے کہ اگر بعض اُن میں سے کلام کو نہ مانتے ہوں تو بھی تمہارے پاکیزہ چال چلن اور خوف کو دیکھ کر بغیر کلام کے اپنی اپنی بیوی کے چال چلن سے خدا کی طرف کھنچ جائیں۔“ (۱-پطرس ۳:۱،۲) مسیحی بیویاں خدا کی روح کے پھل ظاہر کرنے کیلئے پوری تندہی سے کام کرتی ہیں۔ ۔گلتیوں ۵:۲۲،۲۳۔

جب بیوی باایمان مسیحی نہیں ہے

۱۰ اگر شوہر باایمان مسیحی ہے اور بیوی نہیں ہے تو کیا ہو؟ بائبل ایسی حالتوں کے لئے راہنمائی فراہم کرتی ہے۔ یہ بیان کرتی ہے: ”اگر کسی بھائی کی بیوی باایمان نہ ہو اور اُسکے ساتھ رہنے کو راضی ہو تو وہ اُسکو نہ چھوڑے۔“ (۱-کرنتھیوں ۷:۱۲) یہ شوہروں کو بھی تاکید کرتی ہے: ”اپنی بیویوں سے محبت رکھو۔“ ۔کلسیوں ۳:۱۹۔

۱۱ اگر آپ ایک ایسی بیوی کے شوہر ہیں جسکا ایمان آپ سے مختلف ہے تو اپنی بیوی کیلئے احترام اور اُسکے جذبات کیلئے پاس ولحاظ دکھانے کیلئے خاص طور پر محتاط رہیں۔ ایک بالغ کے طور پر، وہ کسی حد تک اپنے مذہبی عقائد پر عمل کرنے کی آزادی کی مستحق ہے، خواہ آپکو اُن سے اختلاف ہی کیوں نہ ہو۔ پہلی مرتبہ جب آپ اُس سے اپنے ایمان کی بابت گفتگو کرتے ہیں تو

۱۰. ایک باایمان شوہر کو اپنی بیوی کے ساتھ کیسے پیش آنا چاہئے اگر وہ مختلف ایمان رکھتی ہے؟
۱۱. ایک شوہر کیسے بصیرت دکھا سکتا ہے اور موقع شناسی سے اپنی بیوی پر سرداری کو عمل میں لا سکتا ہے اگر وہ ایک باایمان مسیحی نہیں ہے؟

اُس سے پُرانے عقائد کو کسی نئی چیز کی تائید میں چھوڑ دینے کی توقع نہ کریں۔ دفعتہً یہ کہنے کی بجائے کہ جن مذہبی عقائد کا وہ اور اُسکا خاندان مدتوں سے احترام کرتے رہے ہیں وہ جھوٹے ہیں، اُس کے ساتھ تحمل سے صحائف سے استدلال کرنے کی کوشش کریں۔ اگر آپ کلیسیائی کارگزاریوں کیلئے کافی زیادہ وقت صرف کرتے ہیں تو ممکن ہے کہ وہ محسوس کرے کہ اُسے نظرانداز کِیا گیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ یہوواہ کی خدمت کرنے کی آپکی کوششوں کی مخالفت کرے، تاہم شاید بنیادی وجہ صرف یہ ہو: "مجھے آپکے زیادہ وقت کی ضرورت ہے!" متحمل بنیں۔ آپکے پُرمحبت پاس ولحاظ کی وجہ سے، وقت آنے پر ہو سکتا ہے کہ سچی پرستش کو اپنانے کیلئے اُسکی مدد کی جا سکے۔ ـکلسیوں ۱۲:۳-۱۴؛ ۱-پطرس ۳:۱،۲۔

بچوں کی تربیت کرنا

۱۲ ایک ایسے گھرانے میں جو پرستش میں متحد نہیں ہے، بچوں کی مذہبی تعلیم وتربیت بعض اوقات ایک مسئلہ بن جاتی ہے۔ صحیفائی اصولوں کا اطلاق کیسے کِیا جانا چاہئے؟ بائبل بچوں کی تعلیم وتربیت کرنے کی بنیادی ذمہ داری والد پر عائد کرتی ہے، لیکن ماں کو بھی ایک اہم کردار ادا کرنا پڑتا ہے۔ (امثال ۱:۸؛ مقابلہ کریں پیدایش ۱۸:۱۹؛ استثنا ۱۱:۱۸، ۱۹۔) یہانتک کہ اگر وہ مسیح کی سرداری کو تسلیم نہیں بھی کرتا تو بھی باپ خاندان کا سردار ہے۔

۱۳ اگر ماں مذہبی معاملات میں بچوں کی تعلیم وتربیت کرتی ہے تو بعض بےایمان والد اعتراض نہیں کرتے۔ دیگر کرتے ہیں۔ اگر آپکا شوہر آپکو بچوں کو اجلاسوں پر لے جانے کی اجازت دینے سے انکار کرتا ہے یا آپکو اُن کیساتھ گھر پر بائبل مطالعہ کرنے سے بھی منع کرتا ہے تو کیا ہو؟ اب آپکو چند ایک ذمہ داریوں کو متوازن رکھنا پڑتا ہے ـیہوواہ خدا کے حضور، اپنے

۱۲. اگر ایک شوہر اور اُس کی بیوی مختلف ایمان رکھتے ہیں تو بھی اپنے بچوں کی تربیت کرنے کے لئے صحیفائی اصولوں کا اطلاق کیسے کِیا جانا چاہئے؟

۱۳، ۱۴. اگر شوہر اپنی بیوی کو بچوں کو مسیحی اجلاسوں پر لے جانے یا اُنکے ساتھ مطالعہ کرنے سے منع کرتا ہے تو وہ کیا کر سکتی ہے؟

شوہر کی سرداری کے سلسلے میں، اور اپنے عزیز بچوں کے سلسلے میں آپکی ذمہ داری۔ آپ کیسے اِن میں ہم آہنگی پیدا کرسکتی ہیں؟

[14] یقیناً آپ معاملے کی بابت دُعا کرینگی۔ (فلپیوں ۴:۶، ۷؛ ۱-یوحنا ۵:۱۴) لیکن آخرکار، فیصلہ آپ ہی نے کرنا ہے کہ کونسی روش اختیار کی جائے۔ اگر آپ اپنے شوہر پر یہ واضح کرتے ہوئے موقع شناسی سے کام لیتی ہیں کہ آپ اُس کی سرداری کو چیلنج نہیں کررہی ہیں تو انجام کار اُسکی مخالفت کم ہوسکتی ہے۔ اگر آپکا شوہر آپکو اپنے بچوں کو اجلاسوں پر لے جانے سے یا اُن کیساتھ باضابطہ بائبل مطالعہ کرنے سے منع کرتا بھی ہے تو پھر بھی آپ اُنہیں تعلیم دے سکتی ہیں۔ اپنی روزمرّہ کی گفتگو اور اپنے عمدہ نمونہ کے ذریعے، اُنکے اندر کسی حد تک یہوواہ کیلئے محبت، اُسکے کلام پر ایمان، والدین کیلئے احترام—بشمول اُنکے والد—دوسرے لوگوں کیلئے پُرمحبت فکرمندی، اور ایماندارانہ کام کی عادات کیلئے قدردانی کو پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ انجام کار، والد عمدہ نتائج کو دیکھ سکتا ہے اور آپکی کوششوں کی قدروقیمت کی قدرافزائی کرسکتا ہے۔—امثال ۲۳:۲۴۔

[15] اگر آپ ایک باایمان شوہر ہیں اور آپ کی بیوی نہیں ہے تو پھر آپکو اپنے بچوں کی "خداوند کی طرف سے تربیت اور نصیحت دے دے کر" اُنکی پرورش کرنے کی ذمہ داری اُٹھانی چاہئے۔ (افسیوں ۶:۴) ایسا کرتے ہوئے، یقیناً آپکو اپنی بیوی کیساتھ برتاؤ کرتے وقت، مہربان، شفیق، اور معقول ہونا چاہئے۔

اگر آپکا مذہب آپکے والدین سے مختلف ہے

[16] اب تو نابالغ بچوں کیلئے بھی ایسے مذہبی نظریات اختیار کرنا غیرمعمولی بات نہیں ہے

---

۱۵. بچوں کی تعلیم کے سلسلے میں باایمان باپ کی کیا ذمہ داری ہے؟
۱۶، ۱۷. اگر بچوں نے اپنے والدین سے مختلف ایمان اختیار کر لیا ہے تو اُنہیں کن بائبل اصولوں کو یاد رکھنا چاہئے؟

جو اُنکے والدین سے مختلف ہیں۔ کیا آپ نے ایسا کِیا ہے؟ اگر ایسا ہے تو بائبل میں آپ کیلئے مشورت ہے۔

۱۷ خدا کا کلام بیان کرتا ہے: ”خداوند میں اپنے ماں باپ کے فرمانبردار رہو کیونکہ یہ واجب ہے۔ اپنے باپ اور ماں کی عزت کر۔“ (افسیوں ۶:۱،۲) اِس میں والدین کیلئے بھرپور احترام شامل ہے۔ تاہم، والدین کی فرمانبرداری اگرچہ ضروری ہے، تو بھی برحق خدا کے لئے پاس ولحاظ کے بغیر نہیں کی جانی چاہئے۔ جب ایک بچہ فیصلے کرنے کیلئے کافی بڑا ہو جاتا ہے تو وہ بڑی حد تک اپنے افعال کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ نہ صرف یہ دُنیوی شریعت کے سلسلے میں بلکہ خاص طور پر الٰہی شریعت کے سلسلے میں بھی سچ ہے۔ ”ہم میں سے ہر ایک خدا کو اپنا حساب دیگا،“ بائبل بیان کرتی ہے۔—رومیوں ۱۴:۱۲۔

۱۸ اگر آپکے عقائد آپ کیلئے اپنی زندگی میں تبدیلیاں پیدا کرنے کا باعث بنتے ہیں تو اپنے والدین کے نقطۂنظر کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ غالباً وہ خوش ہونگے اگر آپ کے بائبل تعلیمات سیکھنے اور اطلاق کرنے کے نتیجے میں آپ زیادہ بااحترام، زیادہ فرمانبردار، اور جو کچھ وہ آپ سے چاہتے ہیں اُس میں اَور زیادہ فعال بن جاتے ہیں۔ تاہم، اگر آپکا نیا ایمان آپ کیلئے اُن عقائد اور رسومات کو مسترد کرنے کا بھی سبب بنتا ہے جنکا وہ ذاتی طور پر احترام کرتے ہیں، تو وہ محسوس کر سکتے ہیں کہ آپ اُس میراث کو ٹھکرا رہے ہیں جسے وہ آپکو دینا چاہتے تھے۔ جو کچھ آپ کر رہے ہیں اگر وہ آپکے معاشرے میں مقبول نہیں ہے یا اگر یہ آپکی توجہ اُن کاموں سے ہٹاتا ہے جنہیں وہ محسوس کرتے ہیں کہ مالی طور پر کامیاب ہونے کیلئے آپکی مدد کر سکتے ہیں تو شاید وہ آپکی فلاح و بہبود کیلئے بھی فکرمند ہوں۔ تکبّر بھی ایک رُکاوٹ ہو سکتا ہے۔ شاید وہ محسوس کریں کہ آپ درحقیقت یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ درست ہیں اور وہ غلط ہیں۔

۱۹ پس، جتنا جلدی ممکن ہو، اپنے والدین کیلئے مقامی کلیسیا کے بعض بزرگوں یا دیگر

۱۸، ۱۹. اگر بچے ایک ایسا مذہب رکھتے ہیں جو اُنکے والدین سے مختلف ہے تو وہ اپنے والدین کی اپنے ایمان کو بہتر طور پر سمجھنے کیلئے کیسے مدد کر سکتے ہیں؟

پُختہ گواہوں سے ملنے کا بندوبست بنانے کی کوشش کریں۔ اپنے والدین کی کنگڈم ہال جانے کے لئے حوصلہافزائی کریں تاکہ وہ خود زیرِ بحث بات چیت کو سنیں اور براہِراست دیکھیں کہ یہوؔواہ کے گواہ کس قسم کے لوگ ہیں۔ انجام کار، آپ کے والدین کا رویہ نرم پڑ سکتا ہے۔ اُس وقت بھی جب والدین سخت مخالفت کرتے ہیں، بائبل لٹریچر ضائع کر دیتے ہیں، اور بچوں کو مسیحی اجلاسوں پر جانے سے منع کرتے ہیں، تو عموماً کسی اَور جگہ پڑھنے، ساتھی مسیحیوں سے بات چیت کرنے، اور غیررسمی طور پر گواہی دینے اور دوسروں کی مدد کرنے کے مواقع ہوتے ہیں۔ آپ یہوؔواہ سے دُعا بھی کر سکتے ہیں۔ بعض نوجوانوں کو اُس وقت تک انتظار کرنا پڑتا ہے جبتک کہ وہ پہلے خاندانی دائرے سے باہر رہ کر کچھ کرنے کے قابل نہیں ہو جاتے۔ تاہم، خواہ گھر میں حالت کیسی ہی ہو، ”اپنے باپ اور ماں کی عزت کرنا“ نہ بھولیں۔ گھر کے اندر میل ملاپ کو فروغ دینے کیلئے اپنا کردار ادا کریں۔ (رومیوں ۱۲:۱۷، ۱۸) سب سے بڑھکر، خدا کیساتھ میل ملاپ رکھیں۔

سوتیلے باپ یا ماں ہونے کا چیلنج

۲۰ بہتیرے گھروں میں صورتحال جو سب سے بڑا چیلنج پیش کرتی ہے وہ مذہبی نہیں بلکہ حیاتیاتی ہوتا ہے۔ بہتیرے گھرانوں میں آجکل ایک یا دونوں والدین کی سابقہ شادیوں سے بچے شامل ہوتے ہیں۔ ایسے خاندان میں، ممکن ہے کہ بچوں کو حسد اور آزردگی یا شاید وفاداریوں کے تضاد کا سامنا ہو۔ نتیجتاً، شاید وہ سوتیلے باپ یا ماں کے اچھا باپ یا ماں بننے کی مخلصانہ کوششوں کو بےاعتنائی سے ٹھکرا دیں۔ ایک سوتیلے خاندان کو کامیاب بنانے کیلئے کیا چیز مدد کر سکتی ہے؟

۲۱ یاد رکھیں کہ مخصوص حالات کے باوجود، بائبل اصول جو دیگر گھرانوں میں کامیابی

---

۲۰. بچے کیسے جذبات رکھ سکتے ہیں اگر اُنکے ماں یا باپ سوتیلے ہیں؟

۲۱. اپنے مخصوص حالات کے باوجود، سوتیلے والدین کو مدد کیلئے بائبل میں پائے جانے والے اصولوں پر کیوں توجہ دینی چاہئے؟

کا سبب بنتے ہیں یہاں پر بھی عائد ہوتے ہیں۔ اِن اصولوں کو نظرانداز کرنا عارضی طور پر مسئلے کا حل دکھائی دے سکتا ہے لیکن غالباً بعد میں غم کا باعث بنے گا۔ (زبور ۱۲۷:۱؛ امثال ۲۹:۱۵) حکمت اور فہم کو پیدا کریں۔ حکمت اسلئے کہ دوررَس فوائد کو ذہن میں رکھتے ہوئے خدائی اصولوں کا اطلاق کریں، اور فہم اِس چیز میں امتیاز کرنے کے لئے کہ خاندانی افراد بعض باتیں کیوں کہتے اور کرتے ہیں۔ ہمدردی دکھانے کی بھی ضرورت ہے۔–امثال ۱۶:۲۱؛ ۲۴:۳؛ ۱-پطرس ۳:۸۔

[۲۲] اگر آپ ایک سوتیلے باپ یا ماں ہیں تو شاید آپکو یاد ہو کہ خاندان کے دوست کے طور پر، بچے شاید آپکا خیرمقدم کرتے تھے۔ لیکن جب آپ اُنکے سوتیلے باپ یا ماں بن گئے تو شاید اُنکا رویہ تبدیل ہو گیا ہے۔ حیاتیاتی باپ یا ماں کو یاد کرتے ہوئے جو اب اُنکے ساتھ نہیں رہتا، بچے شاید وفاداریوں کے تضاد سے نبردآزما ہوں، ممکن ہے یہ محسوس کرتے ہوئے کہ آپ اُس چاہت کو چھین لینا چاہتے ہیں جو وہ اُن کیساتھ نہ رہنے والے باپ یا ماں کیلئے رکھتے ہیں۔ کبھی کبھار، شاید وہ آپکو بےادبی سے یاد دلائیں کہ آپ اُنکے باپ یا اُنکی ماں نہیں ہیں۔ ایسے بیانات دُکھ پہنچاتے ہیں۔ پھر بھی، "اپنے جی میں خفا ہونے میں جلدی نہ کریں۔" (واعظ ۷:۹) بچوں کے جذبات سے نپٹنے کیلئے فہم اور ہمدردی کی ضرورت ہے۔

[۲۳] جب کوئی تنبیہ کو عمل میں لاتا ہے تو یہ خوبیاں نہایت ضروری ہیں۔ بااصول تنبیہ ضروری ہے۔ (امثال ۶:۲۰؛ ۱۳:۱) اور چونکہ تمام بچے ایک جیسے نہیں ہوتے اِسلئے ہر ایک کے معاملے میں تنبیہ مختلف ہو سکتی ہے۔ بعض سوتیلے والدین نے یہ دیکھا ہے کہ کم از کم شروع میں، پرورش کرنے کے اِس پہلو میں حیاتیاتی باپ یا ماں کیلئے ذمہ داری نبھانا مفید ہو سکتا ہے۔ تاہم، یہ لازمی ہے کہ تنبیہ کے سلسلے میں دونوں والدین متفق ہوں اور سوتیلے بچے کے مقابلے میں سگے بچے کی طرفداری نہ کرتے ہوئے اِسکی حمایت کریں۔ (امثال ۲۴:۲۳) فرمانبرداری ضروری ہے،

---

۲۲. بچے ایک سوتیلے باپ یا ماں کو تسلیم کرنا کیوں مشکل پا سکتے ہیں؟
۲۳. سوتیلے بچوں والے خاندان میں تنبیہ کو کیسے عمل میں لایا جا سکتا ہے؟

خواہ حقیقی ماں یا باپ ہیں یا سوتیلے ماں باپ، راہنمائی کے لئے بائبل پر بھروسہ کریں

لیکن ناکاملیت کو بھی مدِنظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ حد سے زیادہ ناراضگی نہ دکھائیں۔ محبت سے تنبیہ کریں۔—کلسیوں ۳:۲۱۔

[۲۴] خاندانی مباحثے مشکل پر قابو پانے کے لئے بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ یہ زندگی میں اہم ترین معاملات پر توجہ مرکوز رکھنے کیلئے خاندان کی مدد کر سکتے ہیں۔ (مقابلہ کریں فلپیوں ۱: ۹-۱۱۔) وہ یہ سمجھنے کیلئے بھی ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ہیں کہ وہ کیسے خاندانی مقاصد حاصل کرنے کیلئے اعانت کرسکتا ہے۔ علاوہ ازیں، بِلاتکلف خاندانی مباحثے اخلاقی مسائل سے بچا سکتے ہیں۔ لڑکیوں کو یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اپنے سوتیلے باپ اور کسی بھی سوتیلے بھائی کے سامنے

۲۴. ایک سوتیلے خاندان میں مخالف صنف کے افراد کے مابین اخلاقی مسائل سے بچنے کے لئے کونسی چیز مدد کرسکتی ہے؟

جائز شادیاں قدرو منزلت اور میل ملاپ کا باعث بنتی ہیں

ہمارے زمانہ میں بہتیرے مرد اور عورتیں کسی قانونی معاہدے کے بغیر شوہر اور بیوی کے طور پر اکٹھے رہتے ہیں۔ یہ ایک ایسی صورتحال ہے جس سے شاید ایک نئے باایمان شخص کو نپٹنا پڑے۔ بعض معاملات میں ہو سکتا ہے کہ معاشرہ یا قبائلی دستور ایسے اتحاد کو قبول کرتا ہو، لیکن یہ غیرقانونی ہے۔ چنانچہ، بائبل معیار صحیح طور پر رجسٹرڈ شادی کا تقاضا کرتا ہے۔ (ططس ۳:۱؛ عبرانیوں ۱۳:۴) مسیحی کلیسیا کے اندر لوگوں کیلئے، بائبل شادی کے بندھن میں صرف ایک شوہر اور ایک بیوی کی شرط بھی عائد کرتی ہے۔ (۱-کرنتھیوں ۷:۲؛ ۱-تیمتھیس ۳:۲،۱۲) اِس معیار کے مطابق عمل کرنا اپنے گھر کے اندر میل ملاپ رکھنے کی جانب پہلا قدم ہے۔ (زبور ۱۱۹:۱۶۵) یہوواہ کے تقاضے غیرحقیقت پسندانہ یا سخت نہیں ہیں۔ جو کچھ وہ ہمیں سکھاتا ہے اُسے ہمارے فائدے کیلئے ترتیب دیا گیا ہے۔—یسعیاہ ۴۸:۱۷،۱۸۔

کیسا لباس پہنیں اور کیسا طرزِعمل اختیار کریں، اور لڑکوں کو اپنی سوتیلی ماں اور کسی بھی سوتیلی بہن کیساتھ درست طورطریقوں کے سلسلے میں نصیحت کی ضرورت ہے۔—۱-تھسلنیکیوں ۴:۳-۸۔

۲۵ سوتیلے باپ یا ماں ہونے کے خاص چیلنج کا مقابلہ کرنے کیلئے متحمل بنیں۔ نئے رشتوں کو ترقی دینے میں وقت لگتا ہے۔ اُن بچوں سے جن کیساتھ آپ کوئی حیاتیاتی تعلق نہیں رکھتے محبت اور احترام حاصل کرنا ایک مشکل ترین کام ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ ممکن ہے۔ یہوواہ کو خوش کرنے کی زبردست خواہش کیساتھ، ایک دانشمند اور فہیم دل، ایک سوتیلے خاندان میں میل ملاپ کی کُنجی ہے۔ (امثال ۲۰:۱۶) ایسی خوبیاں دیگر حالتوں سے نپٹنے کیلئے بھی آپکی مدد کر سکتی ہیں۔

---

۲۵. ایک سوتیلے خاندان میں میل ملاپ قائم رکھنے کیلئے کونسی خوبیاں مدد کر سکتی ہیں؟

کیا مادّی چیزوں کی جستجو آپ کے گھرانے کو منقسم کرتی ہے؟

[۲۶] مادی چیزوں کی بابت مسائل اور رجحانات خاندانوں کو متعدد طریقوں سے منقسم کر سکتے ہیں۔ افسوس کی بات ہے کہ بعض خاندان پیسے اور امیر بننے—یا کم از کم تھوڑا اَور امیر بننے کی خواہش پر بحث وتکرار کی وجہ سے منقسم ہیں۔ جب دونوں ساتھی دُنیاوی ملازمت کرتے ہیں اور ”میرے پیسے، تیرے پیسے“ والا رویہ اپناتے ہیں تو اختلافات پیدا ہو سکتے ہیں۔ اگر بحث وتکرار سے گریز کر بھی لیا جاتا ہے تو بھی جب دونوں ساتھی کام کرتے ہیں تو شاید وہ خود کو ایک ایسے جدوَل کا پابند پائیں جو ایک دوسرے کیلئے بہت کم وقت چھوڑتا ہے۔ دُنیا میں ایک بڑھتا ہوا رجحان یہ ہے کہ والد اپنے خاندانوں سے طویل عرصے—مہینوں یا سالوں—کیلئے دُور رہیں تاکہ اُس سے کہیں زیادہ پیسہ کمائیں جو وہ کبھی گھر پر کما سکتے ہیں۔ یہ سنگین مسائل کا سبب بن سکتا ہے۔

[۲۷] چونکہ مختلف خاندانوں کو مختلف قسم کے دباؤ اور ضروریات کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے، اِسلئے ایسی حالتوں سے نپٹنے کیلئے کوئی ضابطے قائم نہیں کئے جا سکتے۔ پھر بھی، بائبل مشورت مدد کر سکتی ہے۔ مثال کے طور پر، امثال ۱۳:‏۱۰ ظاہر کرتی ہے کہ بعض اوقات ”باہمی مشورت“ سے غیرضروری جدوجہد سے بچا جا سکتا ہے۔ اِس میں نہ صرف اپنے ذاتی نظریات بیان کرنا بلکہ نصیحت حاصل کرنے کی کوشش کرنا اور یہ دریافت کرنا شامل ہے کہ معاملے کی بابت دوسرے شخص کا نقطۂ‌نظر کیا ہے۔ علاوہ‌ازیں، حقیقت‌پسندانہ بجٹ تیار کرنا خاندانی کوششوں کو کامیاب بنانے میں مدد دے سکتا ہے۔ بعض اوقات اضافی اخراجات کو پورا کرنے کیلئے دونوں ساتھیوں کیلئے—شاید عارضی طور پر—گھر سے باہر کام کرنا ضروری ہوتا ہے خاص طور پر جب بچے یا دوسرے لوگ دستِ‌نگر ہوتے ہیں۔ جب ایسا معاملہ ہوتا ہے تو شوہر اپنی بیوی کو یقین دہانی کرا سکتا ہے کہ اُسکے

---

۲۶. مادی چیزوں کے سلسلے میں مسائل اور رجحانات کن طریقوں سے ایک خاندان کو منقسم کر سکتے ہیں؟
۲۷. بعض اصول کیا ہیں جو ایک خاندان کی مالی دباؤ کے تحت مدد کر سکتے ہیں؟

پاس اُس کیلئے اب بھی وقت ہے۔ وہ بچوں کیساتھ ملکر پُرمحبت طریقے سے کچھ کام میں مدد دے سکتا ہے جو شاید عام طور پر وہ اکیلی ہی کرتی ہے۔—فلپیوں ۲:۱-۴۔

۲۸ تاہم، یاد رکھیں، پیسہ اِس نظام العمل میں اگرچہ ایک ضرورت ہے لیکن یہ خوشی نہیں لاتا۔ یقیناً یہ زندگی نہیں دیتا۔ (واعظ ۷:۱۲) واقعی، مادی چیزوں پر حد سے زیادہ زور دینا روحانی اور اخلاقی تباہی کا سبب بن سکتا ہے۔ (۱-تیمتھیس ۶:۹-۱۲) یہ کتنا اچھا ہوگا کہ ضروریاتِ زندگی حاصل کرنے کی اپنی کوششوں پر خدا کی برکت کی یقین دہانی کیساتھ پہلے اُسکی بادشاہت اور اُسکی راستبازی کی تلاش کریں! (متی ۶:۲۵-۳۳؛ عبرانیوں ۱۳:۵) روحانی مفادات کو مقدم رکھنے سے اور سب سے پہلے خدا کے ساتھ میل ملاپ کے طالب ہونے سے، آپ دیکھینگے کہ اگرچہ آپ کا گھرانہ بعض حالات کی وجہ سے منقسم ہے، تو بھی ایک ایسا گھرانہ بن جائے گا جو نہایت اہم طریقوں سے واقعی متحد ہے۔

---

۲۸. کونسی یاددہانیاں، اگر اُنکی پابندی کی جاتی ہے تو خاندان کے اتحاد کیلئے کام کرنے میں مدد کرینگی؟

یہ بائبل اصول...
گھر کے اندر میل ملاپ قائم رکھنے کیلئے خاندانی افراد کی کیسے مدد کر سکتے ہیں؟

مسیحی بصیرت پیدا کرتے ہیں۔—امثال ۱۶:۲۱؛ ۲۴:۳۔

شادی میں جوڑے کیلئے محبت اور احترام دکھانا اُنکے ایک ہی مذہب کے ہونے پر مشروط نہیں ہے۔—افسیوں ۵:۲۳، ۲۵۔

ایک مسیحی دانستہ طور پر خدا کی شریعت کو نہیں توڑیگا۔—اعمال ۵:۲۹۔

مسیحی صلح دوست ہیں۔—رومیوں ۱۲:۱۸۔

خفا ہونے میں جلدبازی نہ کریں۔—واعظ ۷:۹۔

آپ خاندان کو نقصان پہنچانے والے مسائل پر غالب آسکتے ہیں

پُرانی کار کو تھوڑی دیر پہلے دھویا اور پالش کیا گیا ہے۔ قریب سے گزرنے والوں کو یہ چمکدار، تقریباً نئی لگتی ہے۔ لیکن اس کی سطح کے نیچے، گلا دینے والا زنگ گاڑی کی باڈی کو کھائے جا رہا ہے۔ بعض خاندانوں کا یہی حال ہے۔ اگرچہ ظاہری وضع قطع کے اعتبار سے ہر چیز اچھی نظر آتی ہے، مسکراتے چہرے درد اور خوف چھپائے ہوئے ہیں۔ بند دروازوں کے پیچھے کھا جانے والے عناصر خاندان کے سکون کو درہم برہم کر رہے ہیں۔ دو مسائل جو ایسا اثر رکھ سکتے ہیں وہ شراب خواری اور تشدد ہیں۔

شراب خواری سے پہنچنے والا نقصان

۲ بائبل اعتدال کے ساتھ الکحلی مشروبات کے استعمال کی مذمت نہیں کرتی، لیکن یہ شراب نوشی کی مذمت کرتی ہے۔ (امثال ۲۳:۲۰، ۲۱؛ ۱-کرنتھیوں ۶:۹، ۱۰؛ ۱-تیمتھیس ۵:۲۳؛ ططس ۲:۲، ۳) تاہم، شراب خواری، شراب نوشی سے بڑھکر ہے؛ یہ الکحلی مشروبات سے دیرینہ وابستگی اور اُنکے استعمال پر کنٹرول کی کمی ہے۔ شراب خوار بالغ ہو سکتے ہیں۔ افسوس کی بات ہے کہ وہ نوجوان بھی ہو سکتے ہیں۔

۳ بائبل نے بہت پہلے ظاہر کر دیا تھا کہ الکحل کا غلط استعمال خاندانی سکون کو درہم برہم کر سکتا ہے۔ (استثنا ۲۱:۱۸-۲۱) پورا خاندان شراب خواری کے تباہ کُن اثرات کو محسوس کرتا ہے۔

---

۱. بعض خاندانوں میں کونسے پوشیدہ مسائل پائے جاتے ہیں؟
۲. (ا) الکحلی مشروبات کے استعمال کی بابت بائبل کا کیا نظریہ ہے؟ (ب) شراب خواری کیا ہے؟
۳، ۴. شراب خوار کی شریکِ حیات اور بچوں پر شراب خواری کے اثرات کو بیان کریں۔

شراب خوار کی شریکِ حیات اُسے شراب نوشی سے روکنے یا اُسکے ناقابلِ فہم رویے کا مقابلہ کرنے کی کوششوں میں ازحد مصروف ہو سکتی ہے۔* وہ شراب کو چھپانے، اُسے باہر پھینکنے، اُسکے پیسے چھپانے، خاندان کیلئے، زندگی کیلئے، یہانتک کہ خدا کیلئے اُسکی محبت کا واسطہ دینے کی کوشش کرتی ہے۔لیکن شراب خوار پھر بھی شراب نوشی کرتا ہے۔ جب شراب نوشی پر قابو پانے کی اُسکی کوششیں بار بار ناکام ہو جاتی ہیں تو وہ شکست خوردہ اور نااہل محسوس کرتی ہے۔ وہ خوف، غصے، احساسِ خطا، بے چینی، پریشانی، اور عزتِ نفس کی کمی کا شکار ہو سکتی ہے۔

۴ بچے ماں یا باپ کی شراب خواری کے اثرات سے نہیں بچ پاتے۔بعض کو جسمانی اذیت کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ دیگر کیساتھ جنسی طور پر چھیڑ چھاڑ کی جاتی ہے۔ وہ شاید ماں یا باپ کی شراب خواری کیلئے خود کو موردِالزام ٹھہرائیں۔ شراب خوار کے بے ثبات رویے کی وجہ سے دوسروں پر بھروسہ کرنے کی اُنکی صلاحیت کو اکثروبیشتر دھچکا لگتا ہے۔ گھر پر جو کچھ واقع ہوتا ہے چونکہ وہ اُس کی بابت اطمینان کیساتھ بات چیت نہیں کر سکتے، اِسلئے ممکن ہے کہ بچے اپنے جذبات کو دبانا سیکھ جائیں، جسکے اکثر مُضر جسمانی اثرات ہوتے ہیں۔ (امثال ۱۷:۲۲) ایسے بچے خوداعتمادی یا عزتِ نفس کی اِس کمی کو بلوغت تک لے جا سکتے ہیں۔

خاندان کیا کر سکتا ہے؟

۵ اگرچہ بہت سی تحریریں بیان کرتی ہیں کہ شراب نوشی کی عادت کا کوئی علاج نہیں ہے تو بھی بیشتر اتفاق کرتے ہیں کہ شراب سے مکمل پرہیز کے پروگرام کی بدولت کسی حد تک صحتیابی ممکن ہے۔ (مقابلہ کریں متی ۵:۲۹۔) تاہم، ایک شراب خوار کو مدد قبول کرنے کیلئے آمادہ کرنا صرف کہنا آسان ہے لیکن ایسا کرانا مشکل ہے، کیونکہ وہ عام طور پر اِس بات سے انکار کرتا ہے کہ اُسے کوئی مسئلہ درپیش ہے۔ تاہم، خاندان کے افراد جس طریقے سے شراب خواری سے متاثر

* اگرچہ ہم شراب خوار کا حوالہ مرد کے طور پر دیتے ہیں، تاہم جب شراب خوار کوئی خاتون ہو تو یہ اصول ویسے ہی عائد ہوتے ہیں۔

۵. شراب خواری سے کیسے نپٹا جا سکتا ہے، اور یہ کیوں مشکل ہے؟

ہوئے ہیں جب وہ اُسکے مطابق اُس کیساتھ نپٹنے کیلئے ضروری اقدام اُٹھاتے ہیں تو شاید شراب خوار محسوس کرنے لگے کہ اُسے کوئی مسئلہ درپیش ہے۔ عادی شرابیوں اور اُنکے خاندانوں کی مدد کرنے کا تجربہ رکھنے والے ایک فزیشن نے بیان کیا: "میرے خیال میں خاندان کیلئے سب سے اہم چیز یہ ہے کہ جہانتک ممکن ہو سکے اپنے روزمرّہ کے کام بطریقِ احسن انجام دیں۔ یوں شراب خوار باقی خاندان اور اپنے مابین اختلاف کی وسعت کو سمجھنے لگتا ہے۔"

۶ اگر آپکے خاندان میں کوئی شراب خوار ہے تو بائبل کی الہامی مشورت ممکنہ حد تک خوش اسلوبی سے گزر بسر کرنے کیلئے آپ کی مدد کر سکتی ہے۔ (یسعیاہ ۴۸:۱۷؛ ۲-تیمتھیس ۳: ۱۶، ۱۷) چند اصولوں پر غور کریں جنہوں نے شراب نوشی کی عادت کیساتھ کامیابی سے نپٹنے کیلئے خاندانوں کی مدد کی ہے۔

۷ سارا الزام ذمے لینا بند کر دیں. بائبل بیان کرتی ہے: "ہر شخص اپنا ہی بوجھ اُٹھائیگا،" اور "ہم میں سے ہر ایک خدا کو اپنا حساب دیگا۔" (گلتیوں ۶:۵؛ رومیوں ۱۴:۱۲) شراب خوار یہ تاثر دینے کی کوشش کر سکتا ہے کہ خاندان کے ارکان ذمہ دار ہیں۔ مثال کے طور پر، وہ کہہ سکتا ہے: "اگر آپ نے میرے ساتھ اچھا سلوک کیا ہوتا، تو مَیں شراب نوشی نہ کرتا۔" اگر دوسرے اُس کے ساتھ متفق دکھائی دیتے ہیں تو وہ شراب نوشی کو جاری رکھنے کیلئے اُس کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ تاہم خواہ ہم حالات یا دیگر لوگوں کا نشانہ بنتے بھی ہیں، ہم سب—بشمول شراب خوار—جو کچھ ہم کرتے ہیں اُس کیلئے ذمہ دار ہیں۔—مقابلہ کریں فلپیوں ۲:۱۲۔

۸ یہ نہ سمجھیں کہ آپکو شراب خوار کو اُسکی شراب نوشی کے اثرات سے ہمیشہ محفوظ رکھنا چاہئے. ایک غضبناک شخص کی بابت بائبل مثل کا اطلاق شراب خوار پر بھی یکساں طور پر کیا جا سکتا ہے: "شدیدُالغضب آدمی سزا پائیگا کیونکہ اگر تُو اُسے رہائی دے

---

۶. ایسے خاندانوں کیلئے مشورت کا بہترین ماخذ کیا ہے جنکا ایک فرد شراب خوار ہے؟
۷. اگر خاندان کا ایک فرد شراب خوار ہے تو کون ذمہ دار ہے؟
۸. بعض طریقے کیا ہیں جن سے شراب خوار کو اپنے مسئلے کے نتائج کا سامنا کرنے میں مدد دی جا سکتی ہے؟

تو تجھے بار بار ایسا ہی کرنا ہوگا۔" (امثال ۱۹:۱۹) شراب خوار کو اپنی شراب نوشی کے انجام کا سامنا کرنے دیں۔ جو گندگی اُس نے پھیلائی ہے اُسے خود صاف کرنے دیں یا شراب نوشی کے واقعہ کے بعد صبح اُسکے آجر کو ٹیلیفون کریں۔

۹ دوسروں کی مدد قبول کریں. امثال ۱۷:۱۷ بیان کرتی ہے: "دوست ہر وقت محبت دکھاتا ہے اور بھائی مصیبت کے دن کے لئے پیدا ہوا ہے۔" جب آپ کے خاندان میں کوئی شراب خوار ہے تو پریشانی کی بات ہے۔ آپ کو مدد کی ضرورت ہے۔ مدد کے لئے 'سچے دوست' پر بھروسہ کرنے سے نہ ہچکچائیں۔ (امثال ۱۸:۲۴) دوسروں کے ساتھ بات چیت کرنا جو مسئلے کو سمجھتے ہیں یا جو اِسی طرح کی صورتحال کا سامنا کر چکے ہیں آپ کو عملی تجاویز فراہم کر سکتا ہے کہ کیا کریں یا کیا نہ کریں۔ لیکن توازن برقرار رکھیں۔ اُن لوگوں کے ساتھ بات چیت کریں جن پر آپ بھروسہ کرتے ہیں، وہ جو آپ کی "راز کی بات" کو راز ہی میں رکھیں گے۔ ـامثال ۱۱:۱۳، این ڈبلیو.

۱۰ مسیحی بزرگوں پر توکل کرنا سیکھیں. مسیحی کلیسیا میں بزرگ مدد کا بڑا ذریعہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ یہ پختہ مرد خدا کے کلام سے تعلیم یافتہ اور اِسکے اصولوں کے اطلاق کا تجربہ رکھتے ہیں۔ وہ " آندھی سے پناہ گاہ کی مانند ...اور طوفان سے چھپنے کی جگہ اور خشک زمین میں پانی کی ندیوں کی مانند ... اور ماندگی کی زمین میں بڑی چٹان کی مانند" ثابت ہو سکتے ہیں۔ (یسعیاہ ۳۲:۲) مسیحی بزرگ نہ صرف کلیسیا کو مجموعی طور پر نقصاندہ اثرات سے بچاتے ہیں بلکہ وہ تسلی اور فرحت بھی پہنچاتے ہیں، اور اُن اشخاص میں ذاتی دلچسپی لیتے ہیں جو مسائل سے دوچار ہیں۔ اُنکی مدد سے پورا فائدہ اُٹھائیں۔

۱۱ سب سے بڑھکر یہوواہ سے قوت حاصل کریں. بائبل پُرجوش طریقے سے ہمیں

۹، ۱۰. شراب خواروں کے خاندانوں کو کیوں مدد قبول کرنی چاہئے، اور اُنہیں بالخصوص کس کی مدد حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے؟

۱۱، ۱۲. شرب خواروں کے خاندانوں کیلئے کون عظیم ترین مدد فراہم کرتا ہے، اور یہ مدد کیسے دی جاتی ہے؟

خاندانی مسائل
حل کرنے میں مسیحی
بزرگ مدد کا ایک
بڑا ذریعہ ہوسکتے ہیں

یقین دلاتی ہے: "خداوند شکستہ دلوں کے نزدیک ہے اور خستہ جانوں کو بچاتا ہے۔" (زبور ۳۴:۱۸) اگر آپ ایک خاندان کے شراب خوار رکن کے ساتھ رہنے کے دباؤ کی وجہ سے دل شکستہ یا خستہ جاں محسوس کرتے ہیں تو یہ جان لیں کہ "خداوند نزدیک ہے۔" وہ سمجھتا ہے کہ آپکی خاندانی حالت کسقدر مشکل ہے۔—۱-پطرس ۵:۶،۷۔

۱۲ یہوواہ جو کچھ اپنے کلام میں بیان کرتا ہے اُس پر ایمان رکھنا پریشانی سے نپٹنے کے لئے آپکی مدد کرسکتا ہے۔ (زبور ۱۳۰:۳،۴؛ متی ۶:۲۵-۳۴؛ ۱-یوحنا ۳:۱۹،۲۰) خدا کے کلام کا مطالعہ کرنا اور اُسکے اصولوں کے مطابق زندگی بسر کرنا آپکو خدا کی روح‌القدس کی مدد حاصل کرنے کے قابل بناتا ہے، جو آپکو روزبروز مقابلہ کرنے کیلئے "حد سے زیادہ قدرت" سے لیس کرسکتا ہے۔—۲-کرنتھیوں ۴:۷۔ *

* بعض ممالک میں، علاج معالجے کیلئے مراکز، ہسپتال، اور بحالی کے پروگرام موجود ہیں جو شراب خواروں اور اُنکے خاندانوں کی مدد کرنے کے ماہر ہیں۔ آیا ایسی مدد حاصل کریں یا نہ کریں یہ ذاتی فیصلہ ہے۔ واچ‌ٹاور سوسائٹی کسی مخصوص علاج کی تائید نہیں کرتی۔ تاہم، احتیاط سے کام لینا چاہئے تاکہ مدد حاصل کرنے کی کوشش میں کوئی شخص ایسی سرگرمیوں میں نہ اُلجھ جائے جو صحیفائی اصولوں کو مشتبہ بناتی ہیں۔

۱۳ الکحل کا غلط استعمال ایک اَور مسئلے کا سبب بن سکتا ہے جو متعدد خاندانوں کو نقصان پہنچاتا ہے- گھریلو تشدد۔

گھریلو تشدد سے پہنچنے والا نقصان

۱۴ انسانی تاریخ میں پہلا متشدّد فعل گھریلو تشدد کا واقعہ تھا جس میں دو بھائی، قائِن اور ہابِل ملوث تھے۔ (پیدایش ۴:۸) اُس وقت سے لیکر، ہر نوعیت کے گھریلو تشدد سے نوعِ انسان کے ناک میں دم رہا ہے۔ ایسے شوہر ہیں جو اپنی بیویوں کو مارتے پیٹتے ہیں، بیویاں جو شوہروں پر دھاوا بولتی ہیں، والدین جو بیرحمی سے اپنے چھوٹے بچوں کو پیٹتے ہیں، اور بالغ بچے جو اپنے عمر رسیدہ والدین کیساتھ بدسلوکی کرتے ہیں۔

۱۵ گھریلو تشدد کے ذریعے پہنچنے والا نقصان جسمانی زخموں کے نشان سے کہیں زیادہ ہوتا ہے۔ ایک مار کھانے والی بیوی نے بیان کیا: "آپکو بڑی شرمندگی اور احساسِ خطا سے نپٹنا پڑتا ہے۔ کئی مرتبہ صبح کو آپ بستر میں رہنا چاہتی ہیں، یہ خیال کرتے ہوئے کہ یہ محض ایک بُرا سپنا تھا۔" بچے جو گھریلو تشدد کو دیکھتے یا اُسکا نشانہ بنتے ہیں وہ خود بھی بالغ ہونے پر اور جب اُنکے اپنے خاندان ہوتے ہیں متشدّد بن سکتے ہیں۔

۱۶ گھریلو تشدد جسمانی بدسلوکی تک محدود نہیں ہے۔ حملہ اکثر زبانی ہوتا ہے۔ امثال ۱۲:۱۸ بیان کرتی ہے: "بے تامل بولنے والے کی باتیں تلوار کی طرح چھیدتی ہیں۔" گھریلو تشدد کی نوعیت کے ایسے "گھاؤ" میں گالی گلوچ کرنا اور چیخنا چلّانا، نیز متواتر نکتہ چینی، حقارت آمیز تذلیلیں، اور جسمانی تشدد کی دھمکیاں شامل ہوتی ہیں۔ جذباتی تشدد کے گھاؤ نادیدہ ہوتے ہیں اور اکثر دوسروں کی توجہ میں نہیں آتے۔

---

۱۳. دوسرا مسئلہ کیا ہے جو بہت سے خاندانوں کو نقصان پہنچاتا ہے؟
۱۴. گھریلو تشدد کا آغاز کب ہوا، اور آجکل حالت کیا ہے؟
۱۵. گھریلو تشدد کی وجہ سے خاندان کے افراد جذباتی طور پر کیسے متاثر ہوتے ہیں؟
۱۶، ۱۷. جذباتی بدسلوکی کیا ہے، اور خاندان کے افراد اِس سے کیسے متاثر ہوتے ہیں؟

۱۷ بچے کو جذباتی مار مارنا۔ مسلسل نکتہ چینی کرنا اور بچے کی صلاحیتوں، ذہانت، یا عزتِ نفس کو کم کرنا خاص طور پر افسوسناک ہے۔ ایسی زبانی بدسلوکی بچے کی خوداعتمادی کو تباہ کر سکتی ہے۔ سچ ہے کہ تمام بچوں کو تنبیہ کی ضرورت ہے۔ لیکن بائبل والدوں کو ہدایت کرتی ہے: "اپنے فرزندوں کو دق نہ کرو تاکہ وہ بیدل نہ ہو جائیں۔"۔کلسیوں ۳:۲۱۔

جسطرح گھریلو تشدد سے گریز کیا جائے

۱۸ گھریلو تشدد دل ودماغ سے شروع ہوتا ہے، جس طریقے سے ہم عمل کرتے ہیں اِس کا آغاز جس طریقے سے ہم سوچتے ہیں اُس سے ہوتا ہے۔ (یعقوب ۱:۱۴، ۱۵) تشدد کو بند کرنے کے لئے، بدسلوکی کرنے والے کو اپنے اسلوبِ فکر کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ (رومیوں ۱۲:۲) کیا یہ ممکن ہے؟ جی ہاں۔ خدا کا کلام لوگوں کو تبدیل کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ یہ "قلعوں" کی طرح کے تباہ کُن نظریات کو بھی جڑ سے اُکھاڑ سکتا ہے۔ (۲-کرنتھیوں ۱۰:۴؛ عبرانیوں ۴:۱۲) بائبل کا صحیح علم لوگوں کے اندر اس حد تک مکمل تبدیلی پیدا کرنے میں مدد دے سکتا ہے کہ اُنہیں نئی انسانیت کو پہننے کے لئے کہا گیا ہے۔۔افسیوں ۴:۲۲-۲۴؛ کلسیوں ۳:۸-۱۰۔

۱۹ بیاہتا ساتھی کی بابت نظریہ. خدا کا کلام بیان کرتا ہے: "شوہروں کو لازم ہے کہ اپنی بیویوں سے اپنے بدن کی مانند محبت رکھیں۔ جو اپنی بیوی سے محبت رکھتا ہے وہ اپنے آپ سے محبت رکھتا ہے۔" (افسیوں ۵:۲۸) بائبل یہ بھی بیان کرتی ہے کہ شوہر کو اپنی بیوی کو "نازک ظرف جان کر اُسکی عزت" کرنی چاہیئے۔ (۱-پطرس ۳:۷) بیویوں کو تاکید کی گئی ہے کہ "اپنے شوہروں کو پیار کریں" "اور اُنکا" گہرا احترام" کریں۔ (ططس ۲:۴؛ افسیوں ۵:۳۳، این ڈبلیو) یقیناً کوئی بھی خداترس شوہر صاف گوئی کیساتھ یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ واقعی اپنی بیوی کی عزت کرتا ہے اگر وہ اُسے جسمانی یا زبانی حملے کا نشانہ بناتا ہے۔ اور کوئی بھی بیوی جو اپنے شوہر پر غصے

---

۱۸. گھریلو تشدد کہاں سے شروع ہوتا ہے، اور بائبل اِسے روکنے کیلئے کونسا طریقہ بیان کرتی ہے؟
۱۹. ایک مسیحی کو ایک بیاہتا ساتھی کی بابت کیسا نظریہ رکھنا چاہیئے اور اُس کیساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیئے؟

سے چلاتی، اُسے طنزیہ انداز سے مخاطب کرتی، یا اُسے مسلسل ڈانٹ ڈپٹ کرتی ہے یہ نہیں کہہ سکتی کہ وہ اُس سے واقعی محبت کرتی اور اُس کا احترام کرتی ہے۔

[۲۰] بچوں کی بابت درست نظریہ۔ بچے مستحق ہیں، جی ہاں، اپنے والدین کی طرف سے محبت اور توجہ کے حاجتمند ہیں۔ خدا کا کلام بچوں کو "خداوند کی طرف سے میراث" اور "اجر" کہتا ہے۔ (زبور ۱۲۷:۳) والدین یہوواہ کے حضور اِس میراث کی دیکھ بھال کرنے کیلئے جوابدہ ہیں۔ بائبل "بچپن کی باتوں" اور لڑکپن کی "حماقت" کا ذکر کرتی ہے۔ (۱-کرنتھیوں ۱۳:۱۱؛ امثال ۲۲:۱۵) اگر وہ اپنے بچوں کی طرف سے حماقت کا سامنا کرتے ہیں تو والدین کو حیران نہیں ہونا چاہئے۔ چھوٹے بچے بالغ نہیں ہیں۔ والدین کو بچے کی عمر، خاندانی پس منظر، اور صلاحیت کی مناسبت سے زیادہ تقاضا نہیں کرنا چاہئے۔—دیکھیں پیدایش ۳۳:۱۲-۱۴۔

[۲۱] عمررسیدہ والدین کی بابت نظریہ۔ احبار ۱۹:۳۲ بیان کرتی ہے: "جنکے سر کے بال سفید ہیں تُو اُنکے سامنے اُٹھ کھڑے ہونا اور بڑے بوڑھے کا ادب کرنا۔" اِسطرح سے خدا کے کلام نے عمررسیدہ کیلئے احترام اور بہت زیادہ پاس و لحاظ کی حوصلہ‌افزائی کی۔ یہ ایک چیلنج ہو سکتا ہے جب عمررسیدہ ماں یا باپ حد سے زیادہ متقاضی دکھائی دیتے ہیں یا بیمار ہیں اور شاید حرکت نہیں کرتے یا فوری طور پر نہیں سوچتے۔ پھر بھی، بچوں کو یاددہانی کرائی گئی ہے کہ "ماں باپ کا حق ادا کرنا سیکھیں۔" (۱-تیمتھیس ۵:۴) اِسکا مطلب اُنکے ساتھ عزت اور احترام سے پیش آنا، شاید مالی طور پر اُنکی کفالت کرنا بھی ہوگا۔ بوڑھے والدین کیساتھ جسمانی طور پر یا بصورتِ دیگر بدسلوکی کرنا اُس طریقے کی یکسر تردید کرتا ہے جسکے مطابق بائبل ہمیں عمل کرنے کا حکم دیتی ہے۔

[۲۲] ضبطِ نفس پیدا کریں۔ امثال ۲۹:۱۱ بیان کرتی ہے: "احمق اپنا قہر اُگل دیتا ہے لیکن دانا اُس کو روکتا اور پی جاتا ہے۔" آپ اپنے جوش پر کیسے قابو پا سکتے ہیں؟ اضطراری کو

---

۲۰. والدین اپنے بچوں کے لئے کس کے حضور جوابدہ ہیں، اور والدین کو اپنے بچوں سے غیرحقیقت‌پسندانہ توقعات کیوں وابستہ نہیں کرنی چاہئیں؟

۲۱. عمررسیدہ والدین کا خیال رکھنے اور اُنکے ساتھ برتاؤ کرنے کا خدائی طریقہ کیا ہے؟

۲۲. گھریلو تشدد پر قابو پانے کیلئے کلیدی خوبی کیا ہے، اور اِسے کیسے عمل میں لایا جا سکتا ہے؟

اندر ہی اندر بڑھنے کی اجازت دینے کی بجائے، پیدا ہونے والی مشکلات کو حل کرنے کیلئے فوری کارروائی کریں۔ (افسیوں ۴:۲۶، ۲۷) اگر آپ خود کو بےضبط ہوتا ہوا محسوس کرتے ہیں تو اُس جگہ کو چھوڑ دیں۔ اپنے اندر ضبطِ‌نفس پیدا کرنے کیلئے خدا کی روح‌القدس کیلئے دُعا کریں۔ (گلتیوں ۵:۲۲، ۲۳) سیر کیلئے نکل جانا یا کسی جسمانی ورزش میں لگ جانا اپنے جذبات پر قابو پانے کیلئے آپ کی مدد کر سکتے ہیں۔ (امثال ۱۷:۱۴، ۲۷) ”قہر کرنے میں دھیما“ ہونے کی کوشش کریں۔—امثال ۱۴:۲۹۔

علیٰحدہ ہو جانا یا اکٹھے رہنا

۲۳ ”عداوتیں۔ جھگڑا ... غصہ،“ بائبل انہیں ایسے کاموں میں شمار کرتی ہے جنکی خدا مذمت کرتا ہے اور بیان کرتی ہے کہ ”اَیسے کام کرنے والے خدا کی بادشاہی کے وارث نہ ہونگے۔“ (گلتیوں ۵:۱۹-۲۱) اِسلئے، مسیحی ہونے کا دعویٰ کرنے والے کسی بھی شخص کو مسیحی کلیسیا سے خارج کِیا جا سکتا ہے جو اکثروبیشتر اور بِلاپشیمانی قہرآلودہ ہو جاتا ہے، جس میں بچوں یا رفیقِ‌حیات کیساتھ جسمانی بدسلوکی شامل ہو سکتی ہے۔ (مقابلہ کریں ۲-یوحنا ۹، ۱۰۔) اِس طریقے سے کلیسیا کو بدسلوکی کرنے والے اشخاص سے پاک صاف رکھا جاتا ہے۔—۱-کرنتھیوں ۵:۶، ۷؛ گلتیوں ۵:۹۔

۲۴ اُن مسیحیوں کی بابت کیا ہے جنہیں مارنے پیٹنے والے رفیقِ‌حیات نے حال ہی میں زدوکوب کِیا ہے اور جو تبدیلی پیدا کرنے کا کوئی اشارہ بھی نہیں دیتا؟ بعض نے کسی نہ کسی وجہ سے بدسلوکی کرنے والے رفیقِ‌حیات کے ساتھ رہنے کا انتخاب کِیا ہے۔ دوسروں نے اپنی جسمانی، ذہنی، اور روحانی حالت—شاید اپنی زندگی بھی—خطرے میں محسوس کرتے ہوئے چھوڑ دینے کا انتخاب کِیا ہے۔ گھریلو تشدد کا نشانہ بننے والا ایسے حالات میں جو بھی انتخاب کرتا ہے وہ یہوواہ کے

---

۲۳. اگر مسیحی کلیسیا کا ایک فرد اکثروبیشتر اور بِلاپشیمانی تشددآمیز غصے میں آ جاتا ہے، جس میں شاید اپنے خاندان کیساتھ جسمانی بدسلوکی شامل ہو تو کیا واقع ہو سکتا ہے؟

۲۴. (ا) بدسلوکی کا نشانہ بننے والا شریکِ‌حیات کیسی کارروائی کرنے کا انتخاب کر سکتا ہے؟ (ب) فکر رکھنے والے دوست اور بزرگ بدسلوکی کا نشانہ بننے والے شریکِ‌حیات کی حمایت کیسے کر سکتے ہیں، لیکن اُنہیں کیا نہیں کرنا چاہئے؟

مسیحی بیاہتا ساتھی جو ایک دوسرے کیلئے محبت اور احترام رکھتے ہیں
مشکلات کو حل کرنے کیلئے تیزی کیساتھ کارروائی کرینگے

حضور ایک ذاتی فیصلہ ہے۔ (۱-کرنتھیوں ۷:۱۰، ۱۱) مخلص دوست، رشتےدار، یا مسیحی بزرگ شاید مدد اور مشورت پیش کرنا چاہیں، لیکن اُنہیں نشانہ بننے والے شخص پر کوئی خاص طریقۂعمل اختیار کرنے کے لئے دباؤ نہیں ڈالنا چاہئے۔ یہ فیصلہ کرنا اُس مرد یا عورت کا ذاتی معاملہ ہے۔—رومیوں ۱۴:۴؛ گلتیوں ۶:۵۔

تباہ‌کُن مسائل کا خاتمہ

۲۵ جب یہوواہ نے آدم اور حوا کو شادی کے بندھن میں باندھا تو اُس نے کبھی بھی یہ مقصد نہیں

۲۵. خاندان کیلئے یہوواہ کا مقصد کیا ہے؟

ٹھہرایا تھا کہ خاندانوں کو شراب خواری یا تشدد جیسے تباہ کُن مسائل سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونا پڑیگا۔ (افسیوں ۳:۱۴، ۱۵) خاندان کو ایسی جگہ ہونا تھا جہاں محبت اور امن نے فروغ پانا تھا اور ہر فرد کی ذہنی، جذباتی، اور روحانی ضروریات پوری کی جاتی تھیں۔ تاہم، گناہ کے وارد ہونے کیساتھ ہی، خاندانی زندگی تیزی کیساتھ ابتری کا شکار ہوگئی۔—مقابلہ کریں واعظ ۸:۹۔

[۲۶] خوشی کی بات ہے کہ یہوواہ نے خاندان کیلئے اپنے مقصد کو ترک نہیں کیا۔ وہ پُرامن نئی دنیا لانے کا وعدہ کرتا ہے جس میں لوگ "امن سے بسینگے اور اُنکو کوئی نہ ڈرائیگا۔" (حزقی‌ایل ۳۴:۲۸) اُس وقت، شراب خواری، گھریلو تشدد، اور تمام دیگر مسائل جو آجکل خاندانوں کو نقصان پہنچاتے ہیں گئی گزری باتیں ہونگے۔ لوگ مسکرائیں گے، خوف اور درد کو چھپانے کیلئے نہیں، بلکہ اسلئے کہ وہ "سلامتی کی فراوانی سے شادمان" ہونگے۔—زبور ۳۷:۱۱۔

---

۲۶. اُن لوگوں کے لئے جو یہوواہ کے تقاضوں کی مطابقت میں زندگی بسر کرنے کی کوشش کرتے ہیں کیسا مستقبل منتظر ہے؟

> ## یہ بائبل اصول...
> ## خاندانوں کی ایسے مسائل سے بچنے کیلئے کیسے مدد کرسکتے ہیں جو شدید نقصان کا سبب بنینگے؟
>
> ---
>
> یہوواہ الکحل کے ناجائز استعمال کی مذمت کرتا ہے۔
> —امثال ۲۳:۲۰، ۲۱۔
>
> ہر فرد اپنے افعال کا ذمہ دار ہے۔—رومیوں ۱۴:۱۲۔
>
> ضبطِ‌نفس کے بغیر ہم قابلِ‌قبول طور پر خدا کی خدمت نہیں کر سکتے۔
> —امثال ۲۹:۱۱۔
>
> سچے مسیحی اپنے عمررسیدہ والدین کا احترام کرتے ہیں۔
> —احبار ۱۹:۳۲۔

باب تیرہ

اگر شادی ٹوٹنے کے مرحلے میں ہے

۱۹۸۸ میں لوسیا نامی ایک اطالوی خاتون بہت افسردہ تھی۔* دس سال بعد اُس کی شادی ختم ہو رہی تھی۔ وہ کئی مرتبہ اپنے شوہر کے ساتھ مصالحت کرنے کی کوشش کر چکی تھی، لیکن اِس سے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ لہٰذا ناموافقت کی وجہ سے اُس نے علیحدگی اختیار کر لی اور اب تنہا دو لڑکیوں کی پرورش کرنے کا سامنا تھا۔ ماضی پر نگاہ ڈالتے ہوئے، لوسیا یاد کرتی ہے: ”مجھے پورا یقین تھا کہ کوئی بھی چیز ہماری شادی کو نہیں بچا سکتی۔“

۲ اگر آپکو ازدواجی مسائل کا سامنا ہے تو شاید آپ لوسیا کی حالت کو سمجھنے کے قابل ہوں۔ آپکی شادی کو مشکل کا سامنا ہو سکتا ہے اور شاید آپ سوچتے ہوں کہ آیا اِسے ابھی بھی بچایا جا سکتا ہے۔ اگر معاملہ ایسا ہے تو آپ اِس سوال پر توجہ دینا مفید پائینگے: کیا مَیں نے ہر فائدہ مند نصیحت پر عمل کیا ہے جو خدا نے شادی کو کامیاب بنانے کیلئے مدد کرنے کی خاطر بائبل میں پیش کی ہے؟—زبور ۱۱۹:۱۰۵۔

۳ جب شوہر اور بیوی کے مابین کشیدگیاں بڑھ جاتی ہیں تو شادی کو ختم کر دینا ہی آسان طرزِعمل دکھائی دے سکتا ہے۔ البتہ، بہتیرے ممالک نے اگرچہ شکستہ خاندانوں کے تناسب میں افسوسناک اضافے کا تجربہ کیا ہے تو بھی حالیہ جائزے ظاہر کرتے ہیں کہ مُطلّقہ مردوں اور عورتوں کا

---

* نام تبدیل کر دیا گیا ہے۔

۱، ۲. جب ایک شادی دباؤ کے تحت ہوتی ہے تو کیا سوال پوچھا جانا چاہئے؟
۳. اگرچہ طلاق بازی بڑی عام ہو گئی ہے، تو بھی بہت سے مُطلّقہ اشخاص اور اُنکے خاندانوں کے اندر کس طرح کے ردِعمل کے پائے جانے کی رپورٹ ملی ہے؟

مسائل کو جلد حل کرلیں.
اپنی اشتعال انگیز
حالت کے ساتھ سورج
غروب نہ ہونے دیں

بڑا حصہ شکستگی پر پشیمان ہے۔ اِن میں سے بیشتر اپنی شادی کو قائم رکھنے والوں کی نسبت صحت کے زیادہ مسائل، جسمانی اور ذہنی دونوں، کا شکار ہوتے ہیں۔ طلاق سے متاثرہ بچوں کی پریشانی اور افسردگی سالوں تک موجود رہتی ہے۔ شکستہ خاندان کے والدین اور دوست احباب بھی متاثر ہوتے ہیں۔ اور شادی کا بانی، خدا صورتحال کو جسطرح خیال کرتا ہے اُسکی بابت کیا ہے؟

۴ جیسے کہ پچھلے ابواب میں ظاہر کیا گیا ہے خدا نے یہ مقصد ٹھہرایا تھا کہ شادی کو ایک دائمی بندھن ہونا چاہئے۔ (پیدایش ۲:۲۴) پھر بھی، اتنی زیادہ شادیاں، کیوں ٹوٹ جاتی ہیں؟ یہ راتوں رات تو واقع نہیں ہو سکتا۔ عموماً انتباہی اشارے ملتے ہیں۔ شادی میں چھوٹے چھوٹے مسائل بڑے سے بڑے بن سکتے ہیں اس حد تک کہ وہ ناقابلِ تسخیر دکھائی دینے لگتے ہیں۔ لیکن اگر اِن مسائل کو بائبل کی مدد سے بِلا تاخیر حل کرلیا جاتا ہے تو بہت سی شادیاں ٹوٹنے سے بچائی جا سکتی ہیں۔

---

۴. شادی میں مسائل کو کیسے حل کیا جانا چاہئے؟

حقیقت پسند بنیں

۵ بعض اوقات مسائل کو جنم دینے والا عنصر وہ غیرحقیقت پسندانہ توقعات ہوتی ہیں جو ایک یا دونوں بیاہتا ساتھی رکھ سکتے ہیں۔ رومانوی ناول، معروف رسالے، ٹیلی وژن پروگرام، اور فلمیں ایسی اُمیدیں اور تصورات پیدا کر سکتے ہیں جنکا حقیقی زندگی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ جب یہ خواب پورے نہیں ہوتے تو کوئی شخص فریب خوردہ، غیر مطمئن، اندوہناک بھی محسوس کر سکتا ہے۔ تاہم، دو ناکامل اشخاص شادی سے خوشی کیسے حاصل کر سکتے ہیں؟ ایک کامیاب رشتہ قائم کرنے کیلئے محنت درکار ہوتی ہے۔

۶ بائبل عملی ہے۔ یہ شادی کی مسرتوں کو تسلیم کرتی ہے لیکن یہ اِس بات سے بھی آگاہ کرتی ہے کہ وہ جو شادی کرتے ہیں "جسمانی تکلیف پائینگے۔" (۱-کرنتھیوں ۷:۲۸) جیسے کہ پہلے بیان کِیا گیا ہے کہ دونوں ساتھی ناکامل ہیں اور گناہ کرنے کی رغبت رکھتے ہیں۔ ہر ساتھی کی ذہنی اور جذباتی ساخت اور پرورش پانے کے طریقے مختلف ہوتے ہیں۔ جوڑے بعض اوقات پیسے، بچوں، اور سُسرالیوں کی بابت اختلافِ رائے رکھتے ہیں۔ اکٹھے ملکر کام کرنے کیلئے ناکافی وقت اور جنسی مسائل بھی اختلاف کا سبب ہو سکتے ہیں۔* ایسے معاملات کو طے کرنے میں وقت لگتا ہے لیکن خاطر جمع رکھیں! بیشتر بیاہتا جوڑے ایسے مسائل کا سامنا کرنے اور باہمی طور پر قابلِ‌قبول حل نکالنے کے قابل ہوتے ہیں۔

اختلافات پر بات‌چیت کریں

۷ بہتیرے مجروح جذبات، غلط‌فہمیوں، یا ذاتی کوتاہیوں پر بات‌چیت کرتے وقت پُرسکون

* اِن میں سے بعض پہلوؤں پر پچھلے ابواب میں بات‌چیت کی گئی تھی۔

۵. کسی بھی شادی کے اندر کس حقیقت پسندانہ صورتحال کا سامنا کرنا چاہئے؟
۶. (ا) بائبل شادی کی بابت کونسا متوازن نظریہ پیش کرتی ہے؟ (ب) شادی میں نااتفاقیوں کی چند ایک وجوہات کیا ہیں؟
۷، ۸. اگر بیاہتا ساتھیوں کے مابین مجروح جذبات یا غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں تو اُنہیں حل کرنے کا صحیفائی طریقہ کیا ہے؟

رہنا مشکل پاتے ہیں۔ صاف گوئی کے ساتھ "مجھے غلط فہمی ہوئی،" کہنے کی بجائے ایک شریکِ حیات جذباتی ہو سکتا اور مسئلے کو طول دے سکتا ہے۔ بہتیرے کہینگے: "آپ کو صرف اپنی فکر ہے،" یا "آپ مجھے محبت نہیں کرتے۔" تکرار میں اُلجھنے سے بچنا چاہتے ہوئے، دوسرا شریکِ حیات جواب دینے سے گریز کر سکتا ہے۔

۸ عمل پیرا ہونے کیلئے بہترین روش بائبل کی مشورت پر دھیان دینا ہے: "غصہ تو کرو مگر گناہ نہ کرو۔ سورج کے ڈوبنے تک تمہاری خفگی نہ رہے۔" (افسیوں ۴:۲۶) ایک خوش و خرم بیاہتا جوڑے سے، اُنکی شادی کی ۶۰ ویں سالگرہ پر، اُنکی کامیاب شادی کے راز کی بابت پوچھا گیا۔ شوہر نے بیان کِیا: "ہم نے سیکھ لیا تھا کہ اختلافات کو طے کئے بغیر نہ سوئیں، خواہ وہ کتنے ہی معمولی کیوں نہ ہوں۔"

۹ جب ایک شوہر اور بیوی اختلافِ رائے رکھتے ہیں تو ہر ایک کو "سننے میں تیز اور بولنے میں دھیرا اور قہر کرنے میں دھیما" ہونے کی ضرورت ہوتی ہے۔ (یعقوب ۱:۱۹) غور سے سننے کے بعد، دونوں ساتھی شاید معافی مانگنے کی ضرورت کو سمجھ سکیں۔ (یعقوب ۵:۱۶) پورے خلوص کیساتھ، "معاف کیجئے آپکو دُکھ پہنچا،" کہنے کیلئے فروتنی اور حوصلے کی ضرورت ہے۔ لیکن اِس طریقے سے اختلافات کو طے کرنا نہ صرف بیاہتا جوڑے کیلئے اپنے مسائل حل کرنے کیلئے مؤثر ہوگا بلکہ تپاک اور قریبی تعلق پیدا کرنے کیلئے بھی معاون ہوتا ہے جو اُنہیں ایک دوسرے کی رفاقت سے زیادہ لطف اُٹھانے کے قابل بنائیگا۔

ازدواجی حق ادا کرنا

۱۰ جب پولسؔ رسول نے کرنتھیوں کو خط لکھا تو اُس نے 'حرامکاری کے اندیشہ سے' شادی

---

۹. (ا) رابطے کے جزوِلازم کے طور پر صحائف میں کس چیز کی نشاندہی کی گئی ہے؟ (ب) بیاہتا ساتھیوں کو اکثر کیا کرنے کی ضرورت ہے، اگرچہ اس کے لئے حوصلے اور فروتنی کی ضرورت ہوتی ہے؟

۱۰. کرنتھسؔ کے مسیحیوں کیلئے پولسؔ کی طرف سے کونسا مجوزہ تحفظ آجکل ایک مسیحی کے لئے کارگر ثابت ہو سکتا ہے؟

کی سفارش کی۔ (۱-کرنتھیوں ۷:۲) آجکل دُنیا اتنی ہی بُری ہے، بلکہ قدیم کرنتھس سے بھی زیادہ بُری ہے۔ اخلاق سوز موضوعات جن پر دُنیا کے لوگ کھلم کھلا بات چیت کرتے ہیں، جس بے حیا طریقے سے ملبوس ہوتے ہیں، اور کُتب اور رسائل، ٹی وی پر، اور فلموں میں پیش کی جانے والی شہوانی کہانیاں، سب ملکر ناجائز جنسی اشتہاؤں کو برانگیختہ کرتی ہیں۔ اِسی طرح کے ماحول میں رہنے والے کرنتھیوں سے پولسؔ رسول نے کہا: "بیاہ کرنا مست ہونے سے بہتر ہے۔"–۱-کرنتھیوں ۷:۹۔

۱۱ لہٰذا، بائبل شادی شُدہ مسیحیوں کو حکم دیتی ہے: "شوہر بیوی کا حق ادا کرے اور ویسا ہی بیوی شوہر کا۔" (۱-کرنتھیوں ۷:۳) غور کریں کہ زور طلب کرنے پر نہیں– بلکہ دینے پر دیا گیا ہے۔ شادی میں جسمانی قربت واقعی تسلی بخش ہوتی ہے بشرطیکہ ہر ساتھی دوسرے کی بھلائی میں دلچسپی رکھتا ہے۔ مثال کے طور پر، بائبل شوہروں کو اپنی بیویوں سے "عقلمندی سے" پیش آنے کا حکم دیتی ہے۔ (۱-پطرس ۳:۷) ازدواجی حق ادا کرنے اور وصول کرنے کے سلسلے میں یہ بات خاص طور پر سچ ہے۔ اگر ایک بیوی کیساتھ پُرمحبت سلوک نہیں کیا جاتا تو شاید اسے شادی کے اِس پہلو سے لطف اُٹھانا مشکل لگے۔

۱۲ ایسے اوقات ہوتے ہیں جب بیاہتا ساتھیوں کو شاید ایک دوسرے کو ازدواجی حق سے محروم رکھنا پڑتا ہے۔ یہ بات بیوی کے سلسلے میں مہینے کے مخصوص ایّام پر سچ ثابت ہو سکتی ہے یا جب وہ بہت تھکی ہوئی محسوس کرتی ہے۔ (مقابلہ کریں احبار ۱۸:۱۹۔) شوہر کے سلسلے میں بھی یہ سچ ہو سکتا ہے جب وہ کام کے سلسلے میں کسی سنگین مسئلے سے دوچار ہوتا ہے اور وہ جذباتی طور پر تھکا ہوا محسوس کرتا ہے۔ ازدواجی حق ادا کرنے کے عارضی تعطل کے ایسے معاملات سے خوش اسلوبی کے ساتھ نپٹ لیا جاتا ہے اگر دونوں ساتھی صورتحال پر صاف گوئی سے بات چیت کرتے ہیں اور "آپس کی رضامندی سے" متفق ہو جاتے ہیں۔ (۱-کرنتھیوں ۷:۵)

۱۱، ۱۲. (ا) شوہر اور بیوی ایک دوسرے کیلئے کس چیز کے مقروض ہیں، اور اِسے کس جذبے کے تحت ادا کیا جانا چاہئے؟ (ب) اگر ازدواجی حق کو عارضی طور پر مُعطل کرنا پڑتا ہے تو صورتحال سے کیسے نپٹنا چاہئے؟

ایسا کرنا کسی بھی ساتھی کو غلط نتائج اخذ کرنے سے باز رکھیگا۔ تاہم، اگر بیوی قصداً اپنے شوہر کو محروم رکھتی ہے یا اگر شوہر جان بوجھ کر پُرمحبت طریقے سے ازدواجی حق ادا کرنے میں کوتاہی برتتا ہے تو شاید ساتھی کو آزمائش میں پڑنے کے خطرے میں چھوڑ دیا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں، شادی میں مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔

۱۳ تمام مسیحیوں کی طرح، خدا کے شادی شُدہ خادموں کو فحش لٹریچر سے بچنا چاہئے جوکہ ناپاک اور غیرفطری خواہشات پیدا کر سکتا ہے۔ (کلسیوں ۳:۵) اُنہیں مخالف جنس کے تمام افراد کیساتھ تعلقات کے دوران بھی اپنے خیالات اور افعال کی حفاظت کرنی چاہئے۔ یسوؔع نے خبردار کیا: ”جس کسی نے بُری خواہش سے کسی عورت پر نگاہ کی وہ اپنے دل میں اُسکے ساتھ زنا کر چکا۔“ (متی ۵:۲۸) جنس کی بابت بائبل کی مشورت کا اطلاق کرنے سے، جوڑوں کو آزمائش میں پڑنے اور زناکاری کے مرتکب ہونے سے بچنے کے قابل ہونا چاہئے۔ وہ شادی میں مسرت بخش قربت سے ہمیشہ لطف اندوز ہو سکتے ہیں جس کے اندر جنس کی شادی کے بانی، یہوؔواہ کی طرف سے ایک صحتمندانہ بخشش کے طور پر قدر کی جاتی ہے۔—امثال ۵:۱۵-۱۹۔

طلاق کیلئے بائبلی بنیادیں

۱۴ خوشی کی بات ہے کہ بیشتر مسیحی شادیوں میں، کسی بھی طرح کے اُٹھنے والے مسائل حل کئے جا سکتے ہیں۔ تاہم، بعض اوقات، صورتحال ایسی نہیں ہوتی۔ چونکہ انسان ناکامل ہیں اور ایک گنہگار دُنیا میں رہتے ہیں جو شیطان کے قبضہ میں ہے، اِسلئے بعض شادیاں ٹوٹنے کی حد تک پہنچ جاتی ہیں۔ (۱-یوحنا ۵:۱۹) مسیحیوں کو ایسی صبرآزما صورتحال سے کیسے نپٹنا چاہئے؟

۱۵ جیسے کہ اِس کتاب کے باب ۲ میں بیان کیا گیا ہے، دوبارہ شادی کے امکان کیساتھ

---

۱۳. مسیحی اپنی سوچ کو پاک رکھنے کیلئے کیسے کام کر سکتے ہیں؟

۱۴. بعض اوقات کونسی افسوسناک صورتحال خودبخود پیدا ہو جاتی ہے؟ کیوں؟

۱۵. (ا) دوبارہ شادی کے امکان کیساتھ طلاق کیلئے واحد صحیفائی بنیاد کیا ہے؟ (ب) بعض نے ایک بےوفا ساتھی کو طلاق دینے کے برعکس فیصلہ کیوں کیا ہے؟

طلاق کے لئے واحد صحیفائی بنیاد حرامکاری ہے۔* (متی ۱۹:۹) اگر آپکے پاس حتمی ثبوت موجود ہے کہ آپکا بیاہتا ساتھی بے وفا رہا ہے تو ایسی صورتحال میں آپکو ایک مشکل فیصلے کا سامنا ہے۔ کیا آپ شادی کو برقرار رکھینگے یا طلاق لے لینگے؟ اِس کیلئے کوئی قواعد نہیں ہیں۔ بعض مسیحیوں نے حقیقی طور پر تائب ساتھی کو یکسر معاف کر دیا ہے، اور بچالی جانے والی شادی کامیاب ثابت ہوئی ہے۔ دوسروں نے بچوں کی خاطر طلاق کے برعکس فیصلہ کیا ہے۔

۱۶ دوسری جانب، گنہگارانہ فعل شاید حمل یا جنسی طور پر لگنے والی کسی بیماری پر منتج ہوا ہے۔ یا شاید بچوں کو جنسی طور پر بدسلوکی کرنے والے باپ یا ماں سے محفوظ رکھنے کی ضرورت ہے۔ واضح طور پر، فیصلہ کرنے سے پہلے کافی کچھ سوچنا پڑتا ہے۔ تاہم، اگر آپکو اپنے بیاہتا ساتھی کی بےوفائی کا علم ہو جاتا ہے اور اِسکے بعد پھر اپنے ساتھی کیساتھ جنسی تعلقات قائم کر لیتے ہیں، یوں آپ ظاہر کرتے ہیں کہ آپ نے اپنے ساتھی کو معاف کر دیا ہے اور شادی کو قائم رکھنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ دوبارہ شادی کے صحیفائی امکان کیساتھ طلاق کیلئے بنیادیں باقی نہیں رہتیں۔ کسی کو بھی دوسروں کے معاملات میں دخل اندازی کرنے اور آپکے فیصلے پر اثرانداز ہونے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے، جب آپ فیصلہ کرتے ہیں تو کسی کو نکتہ‌چینی بھی نہیں کرنی چاہئے۔ آپ جو بھی فیصلہ کرتے ہیں آپکو اُسکے نتائج کا سامنا کرنا پڑیگا۔ ”ہر شخص اپنا ہی بوجھ اُٹھائیگا۔“—گلتیوں ۶:۵۔

علیٰحدگی کیلئے بنیادیں

۱۷ کیا ایسی حالتیں ہیں جو شاید بیاہتا ساتھی سے علیٰحدگی اختیار کرنے یا ممکنہ طور پر طلاق لینے

* بائبل اصطلاح کے ترجمے ”حرامکاری“ میں زناکاری، ہم‌جنس‌پسندی، جانوروں کیساتھ بدفعلی، اور جنسی اعضاؤں کے استعمال پر مشتمل قصداً کئے گئے دیگر ناجائز کام شامل ہیں۔

۱۶. (ا) بعض کونسے عوامل ہیں جنہوں نے بعض اشخاص کو اپنے خطاکار بیاہتا ساتھیوں کو طلاق دینے کی تحریک دی ہے؟ (ب) جب ایک بےگناہ ساتھی طلاق دینے یا نہ دینے کا فیصلہ کرتا ہے تو کسی کو بھی اُسکے فیصلے پر تنقید کیوں نہیں کرنی چاہئے؟

۱۷. اگر کوئی حرامکاری واقع نہیں ہوئی تو علیٰحدگی یا طلاق کی بابت صحائف کیا حدبندیاں عائد کرتے ہیں؟

کا جواز پیش کریں خواہ وہ شخص حرامکاری کا مرتکب نہ بھی ہوا ہو؟ جی ہاں، لیکن ایسی صورتحال میں، ایک مسیحی دوبارہ شادی کے نظریے کیساتھ تیسرے شخص کی تلاش کرنے کیلئے آزاد نہیں ہے۔ (متی ۵:۳۲) ایسی علیٰحدگی کی گنجائش دیتے وقت، بائبل، شرط عائد کرتی ہے کہ علیٰحدگی اختیار کرنے والا "بے نکاح رہے یا... پھر ملاپ کر لے۔" (۱-کرنتھیوں ۷:۱۱) بعض سنگین حالتیں کونسی ہیں جو علیٰحدگی کو قرین مصلحت بناتی ہوئی دکھائی دے سکتی ہیں؟

۱۸ درست ہے کہ خاندان شوہر کی بُری عادات اور بے حدسستی کی وجہ سے مفلس ہو سکتا ہے۔* وہ شاید خاندان کی آمدنی کو جوئے میں اُڑا دیتا ہے یا اسے منشیات یا الکحل کی عادت کو پورا کرنے کیلئے استعمال کر ڈالتا ہے۔ بائبل بیان کرتی ہے: "اگر کوئی اپنوں اور خاص کر اپنے گھرانے کی خبرگیری نہ کرے تو ایمان کا منکر اور بے ایمان سے بدتر ہے۔" (۱-تیمتھیس ۵:۸) اگر ایسا شخص اپنی روشوں کو بدلنے سے انکار کرتا ہے، یہانتک کہ اپنی بُری عادات کو شاید اُس پیسے سے پورا کرتا ہے جو اُسکی بیوی کماتی ہے، تو بیوی اپنی اور اپنے بچوں کی فلاح کی خاطر قانونی علیٰحدگی حاصل کرنے کا انتخاب کر سکتی ہے۔

۱۹ ایسی قانونی کارروائی پر اُس صورت میں بھی غور کِیا جا سکتا ہے اگر ایک شریکِ حیات اپنے ساتھی کے سلسلے میں نہایت ہی متشدّد ہے، شاید اُسے اکثر اِس حد تک زدوکوب کرتا ہے کہ صحت اور زندگی بھی خطرے میں ہیں۔ علاوہ ازیں، اگر ایک شریکِ حیات ایک بیاہتا ساتھی کو کسی طریقے سے خدا کے احکام کو توڑنے کیلئے مجبور کرنے کی مسلسل کوشش کرتا ہے، تو وہ ساتھی جو خطرے میں ہے، علیٰحدگی کی بابت سوچ سکتا ہے، بالخصوص اگر حالات اِس حد تک پہنچ جاتے ہیں کہ روحانی زندگی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ وہ ساتھی جو خطرے میں ہے فیصلہ کر سکتا ہے کہ

---

* اِس میں ایسی حالتیں شامل نہیں جن میں شوہر، نیک نیت ہونے کے باوجود، بیماری یا ملازمت کے مواقع کے فقدان جیسے اسباب کی وجہ سے اپنے خاندان کی کفالت کرنے کے قابل نہیں ہے۔

۱۸، ۱۹. بعض سنگین حالتیں کیا ہیں جو ایک شریکِ حیات کے لئے دوبارہ شادی کے امکان کے بغیر بھی قانونی علیٰحدگی یا طلاق کی مصلحت پر غور کرنے کا سبب بن سکتی ہیں؟

"آدمیوں کے حکم کی نسبت خدا کا حکم ماننے" کا واحد طریقہ قانونی علیٰحدگی حاصل کرنا ہے۔ -اعمال ۵:۲۹۔

[20] شریکِ حیات کے ساتھ بدسلوکی کے تمام سنگین معاملات میں، کسی کو بھی بے گناہ ساتھی پر علیٰحدہ ہو جانے یا دوسرے کیساتھ رہنے کیلئے دباؤ نہیں ڈالنا چاہئے۔ اگرچہ پُختہ دوست اور بزرگ تعاون اور بائبل پر مبنی مشورت تو پیش کر سکتے ہیں، لیکن یہ تمام تفصیلات معلوم نہیں کر سکتے کہ شوہر اور بیوی کے مابین کیسے گزر رہی ہے۔ صرف یہوواہ اُسے دیکھ سکتا ہے۔ بِلاشُبہ، ایک مسیحی بیوی خدا کے ازدواجی بندوبست کا احترام نہیں کر رہی ہوگی اگر وہ شادی سے آزاد ہونے کیلئے بے بنیاد بہانے استعمال کرتی ہے۔ لیکن جب نہایت خطرناک حالت برقرار رہتی ہے تو اگر وہ علیٰحدہ ہونے کا انتخاب کرتی ہے تو کسی شخص کو بھی اُس پر تنقید نہیں کرنی چاہئے۔ بالکل یہی باتیں ایک مسیحی شوہر کی بابت بھی کہی جا سکتی ہیں جو علیٰحدگی اختیار کرنے کی کوشش میں ہے۔ "ہم... سب خدا کے تختِ عدالت کے آگے کھڑے ہونگے۔" -رومیوں ۱۴:۱۰۔

کیسے ایک شکستہ شادی کو بچایا گیا

[21] لوسیا کی، جس کا پہلے ذکر کیا گیا ہے، اپنے شوہر سے علیٰحدگی کے تین ماہ بعد، یہوواہ کے گواہوں سے ملاقات ہوئی اور اُنکے ساتھ بائبل کا مطالعہ شروع کر دیا۔ وہ وضاحت کرتی ہے کہ "مجھے بڑی حیرانی ہوئی کہ بائبل نے میرے مسئلے کیلئے عملی حل فراہم کئے۔ صرف ایک ہفتے کے مطالعے کے بعد، مَیں نے فوراً اپنے شوہر سے مصالحت کرنا چاہی۔ آج مَیں کہہ سکتی ہوں کہ یہوواہ جانتا ہے کہ بحران میں شادیوں کو کیسے بچایا جائے کیونکہ اُسکی تعلیمات بیاہتا ساتھیوں کو یہ سیکھنے کے لئے مدد فراہم کرتی ہیں کہ ایک دوسرے کے لئے کیسے پاس ولحاظ دکھائیں۔ جیسے کہ

---

۲۰. (ا) ایک خاندان کے ٹوٹنے کے سلسلے میں، پُختہ دوست اور بزرگ کیا پیش کر سکتے ہیں اور اُنہیں کیا پیش نہیں کرنا چاہئے؟ (ب) بیاہتا اشخاص کو علیٰحدگی اور طلاق کی بابت بائبل حوالوں کو کیا کرنے کیلئے ایک بہانے کے طور پر استعمال نہیں کرنا چاہئے؟

۲۱. کونسا تجربہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ شادی کے متعلق بائبل کی مشورت مفید ہے؟

بعض بیان کرتے ہیں، یہ سچ نہیں ہے کہ یہوواہ کے گواہ خاندانوں کو منقسم کرتے ہیں۔ میرے معاملے میں، بالکل اِس کے برعکس سچ تھا۔" لوسیا نے اپنی زندگی میں بائبل اصولوں کا اطلاق کرنا سیکھ لیا۔

۲۲ لوسیا کا معاملہ کوئی غیرمعمولی نہیں ہے۔ شادی کو ایک بوجھ نہیں بلکہ ایک برکت ہونا چاہئے۔ اِس سلسلے میں، یہوواہ نے شادی کے متعلق کبھی تحریر میں آنے والی مشورت کا نہایت عمدہ ماخذ – اپنا بیش قیمت کلام فراہم کیا ہے۔ بائبل "نادان کو دانش بخش" سکتی ہے۔ (زبور ۱۹:‏۷-۱۱) اِس نے بہت سی شادیوں کو بچایا ہے جو ٹوٹنے کے مرحلے میں تھیں اور بہتیری دیگر کو بہتر بنا دیا ہے جنہیں سنگین مسائل کا سامنا تھا۔ دُعا ہے کہ تمام شادی شُدہ جوڑے شادی کے متعلق اُس مشورت پر بھرپور اعتماد رکھیں جو یہوواہ خدا فراہم کرتا ہے۔ یہ واقعی مفید ہے!

---

۲۲. تمام بیاہتا جوڑوں کو کس چیز پر اعتماد رکھنا چاہئے؟

یہ بائبل اصول...
ایک شادی کو ٹوٹنے سے بچانے کیلئے
کیسے مدد کر سکتے ہیں؟

شادی خوشی اور مصیبت دونوں کا ذریعہ ہے۔ –امثال ۵:‏۱۸، ۱۹؛ ۱-کرنتھیوں ۷:‏۲۸۔

نااتفاقیوں کو فوری طور پر حل کِیا جانا چاہئے؟ –افسیوں ۴:‏۲۶۔

ایک مباحثے میں، سننا بھی اتنا ہی اہم ہے جتنا کہ بولنا۔ –یعقوب ۱:‏۱۹۔

ازدواجی حق کو بےغرضی اور پُرمحبت جذبے کے تحت ادا کِیا جانا چاہئے۔ –۱-کرنتھیوں ۷:‏۳-۵۔

باب چودہ

ایک ساتھ بوڑھے ہونا

جُوں جُوں ہم بوڑھے ہوتے ہیں تو بہت سی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ جسمانی کمزوری ہماری طاقت نچوڑ لیتی ہے۔ آئینے کی ایک جھلک نئی جھریوں اور بالوں کی رنگت میں بتدریج تبدیلی–حتیٰ کہ بالوں کے گرنے کو بھی آشکارا کرتی ہے۔ ہم یادداشت کی کمی کا شکار ہو سکتے ہیں۔ جب بچوں کی شادیاں ہو جاتی ہیں، اور پھر جب اسباط وارد ہو جاتے ہیں تو نئے رشتے جنم لیتے ہیں۔ بعض کیلئے، دُنیاوی ملازمت سے ریٹائرمنٹ زندگی کے مختلف معمول پر منتج ہوتی ہے۔

۲ درحقیقت، سِن رسیدگی کے سال صبر آزما ہو سکتے ہیں۔ (واعظ ۱۲:۱-۸) تاہم، بائبل وقتوں کے خدا کے خادموں پر غور کریں۔ آخرکار وہ اگرچہ موت کا شکار ہو گئے، تو بھی اُنہوں نے حکمت اور فہم حاصل کئے، جو اُن کے لئے بڑھاپے میں بڑی دلجمعی کا باعث بنے۔ (پیدایش ۲۵:۸؛ ۳۵:۲۹؛ ایوب ۱۲:۱۲؛ ۴۲:۱۷) وہ خوشی کیساتھ عمر رسیدہ ہونے میں کیسے کامیاب ہوئے؟ یقینی طور پر یہ بائبل میں قلمبند اصولوں کے مطابق زندگی بسر کرنے کی وجہ سے تھا۔—زبور ۱۱۹:۱۰۵؛ ۲-تیمتھیس ۳:۱۶، ۱۷۔

۳ ططسؔ کے نام اپنے خط میں، پولسؔ رسول نے اُن کیلئے قابلِ اعتماد راہنمائی پیش کی جو عمر رسیدہ ہو رہے ہیں۔ اُس نے لکھا: ”بوڑھے مرد پرہیزگار، سنجیدہ اور مُتقی ہوں اور اُنکا ایمان اور محبت اور صبر صحیح ہو۔ اِسی طرح بوڑھی عورتوں کی بھی وضع مُقدسوں کی سی ہو۔ تہمت لگانے والی اور زیادہ مے پینے میں مبتلا نہ ہوں بلکہ اچھی باتیں سکھانے والی ہوں۔“ (ططس ۲:۲، ۳) اِن الفاظ پر دھیان دینا عمر رسیدہ ہونے کے چیلنجوں کا سامنا کرنے کیلئے آپکی مدد کر سکتا ہے۔

۱، ۲. (ا) جب بڑھاپا آتا ہے تو کونسی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں؟ (ب) بائبل وقتوں کے خداپرست انسانوں نے بڑھاپے میں کیسے دلجمعی حاصل کی؟

۳. پولسؔ نے عمر رسیدہ مردوں اور عورتوں کیلئے کیا مشورت دی؟

اپنے بچوں کی خودمختاری سے مطابقت پیدا کریں

۴ تبدیل ہونے والے کردار تطابقت پذیری کا تقاضا کرتے ہیں۔ یہ بات اُس وقت کتنی سچ ثابت ہوتی ہے جب بالغ بچے گھر چھوڑ دیتے اور شادی کر لیتے ہیں! بہتیرے والدین کیلئے یہ پہلی یاددہانی ہوتی ہے کہ وہ بوڑھے ہو رہے ہیں۔ اگرچہ وہ خوش ہیں کہ اُنکے بچے بالغ ہو گئے ہیں، تو بھی والدین اکثر پریشان ہو جاتے ہیں کہ آیا بچوں کو خودمختاری کیلئے تیار کرنے کی خاطر جو کچھ وہ کر سکتے تھے کیا اُنہوں نے کیا ہے۔ اور وہ شاید گھر میں اُنکی عدم موجودگی کو بھی محسوس کریں۔

۵ قابلِ‌فہم طور پر، بچوں کے گھر چھوڑ دینے کے بعد بھی، والدین اپنے بچوں کی فلاح و بہبود میں دلچسپی دکھانا جاری رکھتے ہیں۔ ”اگر مَیں خود کو یہ یقین دلانے کیلئے کہ وہ خیروعافیت سے ہیں، اُنکی طرف سے اکثروبیشتر سنتی رہوں—تو اِس سے مجھے خوشی ہوتی ہے،“ ایک ماں نے کہا۔ ایک والد بیان کرتا ہے: ”جب ہماری بیٹی کی گھر سے رخصتی ہوگئی تو یہ بڑا کٹھن وقت تھا۔ اِس نے ہمارے خاندان میں وسیع خلا پیدا کر دیا کیونکہ ہم نے ہمیشہ ہر کام ملکر کیا تھا۔“ اِن والدین نے اپنے بچوں کی عدم موجودگی کا مقابلہ کیسے کِیا ہے؟ بیشتر معاملات میں، دوسرے لوگوں کیلئے فکرمندی دکھانے اور مدد کرنے سے۔

۶ جب بچوں کی شادی ہو جاتی ہے تو والدین کا کردار تبدیل ہو جاتا ہے۔ پیدایش ۲:۲۴ بیان کرتی ہے: ”مرد اپنے ماں باپ کو چھوڑیگا اور اپنی بیوی سے ملا رہیگا اور وہ ایک تن ہونگے۔“ سرداری اور اچھے نظم و ضبط کے خدائی اصولوں کو تسلیم کرنا والدین کی چیزوں کو اُنکے صحیح پس منظر میں رکھنے کیلئے مدد کریگا۔—۱-کرنتھیوں ۱۱:۳؛ ۱۴:۳۳، ۴۰۔

۷ ایک جوڑے کی دونوں بیٹیوں کی شادی اور رخصتی کے بعد، جوڑے نے اپنی زندگیوں میں ایک

۴، ۵. بہت سے والدین جب اُنکے بچے گھر سے رخصت ہو جاتے ہیں تو کیسا ردِعمل دکھاتے ہیں، اور بعض نئی صورتحال کے مطابق کیسے تبدیلی پیدا کرتے ہیں؟
۶. خاندانی رشتوں کو اُن کے صحیح پس منظر میں رکھنے کیلئے کیا چیز مدد کرتی ہے؟
۷. ایک والد نے کونسا عمدہ رویہ اپنایا جب اُسکی بیٹیاں شادی کر کے گھر سے رخصت ہو گئیں؟

خلامحسوس کِیا۔ شروع میں، شوہر اپنے دامادوں سے خفا ہوا۔ لیکن جب اُس نے سرداری کے اصول کی بابت سوچا تو اُس نے محسوس کِیا کہ اب اُسکی بیٹیوں کے شوہر اپنے اپنے گھرانوں کے ذمہ دار تھے۔ لہٰذا، جب اُسکی بیٹیوں نے مشورت کیلئے درخواست کی تو اُس نے اُن سے پوچھا کہ اُنکے شوہر کیا سوچتے ہیں، اور اِسکے بعد اُس نے اِس بات کو یقینی بنایا کہ وہ ممکنہ حد تک تائید کرنے والا ہو۔ اب اُسکے داماد اُسے ایک دوست کے طور پر خیال کرتے اور اُسکی مشورت کا خیرمقدم کرتے ہیں۔

۸ اُس وقت کیا ہو جب نوبیاہتا لوگ کوئی غیرصحیفائی کام نہ کرتے ہوئے، وہ کام کرنے سے قاصر رہتے ہیں جسے والدین مفید خیال کرتے ہیں؟ ”ہم اُنکی یہوواہ کے نقطۂنظر کو سمجھنے کیلئے ہمیشہ مدد کرتے ہیں،“ ایک جوڑا جنکے بچے شادی شُدہ ہیں وضاحت کرتا ہے، ”لیکن اگر ہم اُنکے فیصلے سے اتفاق نہیں کرتے، تو ہم اسے تسلیم کرتے ہیں اور اُنہیں ہماری حمایت اور حوصلہ‌افزائی حاصل ہوتی ہے۔“

۹ بعض ایشیائی ممالک میں، بعض مائیں اپنے بیٹوں کی خودمختاری کو تسلیم کرنا خاص طور پر مشکل پاتی ہیں۔ تاہم، اگر وہ مسیحی نظم‌وضبط اور سرداری کا احترام کرتی ہیں تو وہ محسوس کرتی ہیں کہ اپنی بہوؤں کیساتھ اختلاف کم سے کم ہو جاتا ہے۔ ایک مسیحی عورت اِس نتیجے پر پہنچی ہے کہ اُسکے بیٹوں کا خاندانی گھر سے چلے جانا ”ہمیشہ اضافی احسانمندی کا باعث“ رہا ہے۔ اپنے نئے گھرانوں کا بندوبست کرنے کی اُنکی صلاحیت کو دیکھنے سے اُس میں خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ اِسکے بعد، اِسکا مطلب اُس جسمانی اور ذہنی بوجھ کا ہلکا ہونا ہے جو اُسے اور اُسکے شوہر کو بوڑھے ہونے کیساتھ برداشت کرنا پڑتا تھا۔

اپنے ازدواجی بندھن کو تقویت بخشنا

۱۰ ادھیڑعمر کو پہنچنے پر لوگ مختلف طرح کے ردِعمل ظاہر کرتے ہیں۔ بعض مرد جوان نظر آنے کی کوشش میں مختلف طریقے سے ملبوس ہوتے ہیں۔ بہتیری عورتیں بندشِ‌حیض سے پیدا

۸، ۹. بعض والدین نے اپنے بالغ بچوں کی خودمختاری کیساتھ مطابقت کیسے پیدا کی ہے؟
۱۰، ۱۱. کونسی صحیفائی نصیحت لوگوں کی ادھیڑعمر کے بعض پھندوں سے بچنے کے لئے مدد کریگی؟

جب آپ بوڑھے ہوتے ہیں تو ایک دوسرے کیلئے
اپنی محبت کو پھر سے استوار کریں

ہونے والی تبدیلیوں کی بابت پریشان ہو جاتی ہیں۔ افسوس کی بات ہے کہ بعض ادھیڑ عمر اشخاص مخالف جنس کے جوان افراد کیساتھ دل لگی کرنے سے اپنے ساتھیوں کے اندر آزردگی اور بدگمانی پیدا کرتے ہیں۔ تاہم، خداپرست عمررسیدہ مرد، غلط خواہشات پر قابو پانے سے، ”ہوشیار“ رہتے ہیں۔ (۱-پطرس ۴:۷) اِسی طرح پُختہ عورتیں اپنے شوہروں کیلئے محبت اور یہوواہ کو خوش کرنے کی خواہش کی وجہ سے اپنی شادیوں کے استحکام کو قائم رکھنے کیلئے کام کرتی ہیں۔

" لموایل بادشاہ نے زیرِالہام ”نیکوکار بیوی [”لائق بیوی،“ این ڈبلیو]“ کی تعریف کو قلمبند کیا جو اپنے شوہر سے ”اپنی عمر کے تمام ایّام میں اُس سے نیکی ہی کریگی۔ بدی نہ کریگی۔“ ایک مسیحی شوہر یہ سمجھنے سے قاصر نہیں رہیگا کہ اُسکی بیوی ہر جذباتی پریشانی کا مقابلہ کرنے کیلئے کس طریقے سے کوشش کرتی ہے جسکا وہ اپنی ادھیڑ عمر کے دوران تجربہ کرتی ہے۔ اُسکی محبت اُسے ’اُسکی تعریف‘ کرنے کی تحریک دیگی۔—امثال ۳۱:۱۰، ۱۲، ۲۸۔

۱۲ بچوں کی پرورش کرنے کے مصروف سالوں کے دوران، شاید آپ دونوں نے اپنے بچوں کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے خوشی کیساتھ اپنی ذاتی خواہشات کو بالائے طاق رکھ دیا تھا۔ اُنکے رخصت ہو جانے کے بعد یہ وقت اپنی ازدواجی زندگی پر پھر سے توجہ دینے کا ہے۔ ”جب میری بیٹیاں گھر سے رخصت ہو گئیں،“ ایک شوہر بیان کرتا ہے، تو ”مَیں نے اپنی بیوی کیساتھ نئے سرے سے کورٹ شپ شروع کر دی۔“ ایک اَور شوہر بیان کرتا ہے: ”ہم دونوں ایک دوسرے کی صحت پر نظر رکھتے ہیں اور ایک دوسرے کو ورزش کرنے کی ضرورت کی یاد دلاتے ہیں۔“ اِس غرض سے کہ تنہائی محسوس نہ کریں، وہ اور اُس کی بیوی کلیسیا کے دیگر افراد کیلئے مہمانوازی دکھاتے ہیں۔ جی ہاں، دوسروں میں دلچسپی ظاہر کرنا برکات لاتا ہے۔ علاوہ ازیں، یہ یہوواہ کو خوش کرتا ہے۔—فلپیوں ۲:۴؛ عبرانیوں ۱۳:۲،۱۶۔

۱۳ اپنے اور اپنے شریکِ‌حیات کے درمیان رابطے کے خلا کو پیدا ہونے کی اجازت نہ دیں۔ ایک دوسرے سے آزادانہ بات چیت کریں۔ (امثال ۱۷:۲۷) ایک شوہر بیان کرتا ہے کہ ”ہم ایک دوسرے کی بہبود کیلئے کوشاں رہنے اور پاس و لحاظ رکھنے سے ایک دوسرے کیلئے اپنی سمجھ کو گہرا کرتے ہیں۔“ اُس کی بیوی یہ کہتے ہوئے اتفاق کرتی ہے: ”جب ہم بوڑھے ہو گئے ہیں تو ہم اکٹھے چائے پینے، گفتگو کرنے، اور ایک دوسرے کیساتھ تعاون کرنے سے خوشی حاصل کرنے لگے ہیں۔“ آپ کا صاف گو اور دیانتدار ہونا اسے ایسا استحکام بخشتے ہوئے آپ کی شادی کے بندھن کو مضبوط بنانے میں مدد دے سکتا ہے، جو شادی کو تباہ کرنے والے، شیطان کے حملوں کو ناکام بنا دے گا۔

اپنے اسباط سے خوشی حاصل کریں

۱۴ اسباط بوڑھوں کیلئے ”تاج“ ہیں۔ (امثال ۱۷:۶) اسباط کی صحبت واقعی ایک پُرلطف

۱۲. سالہاسال گزرنے کیساتھ جوڑے کیسے ایک دوسرے کے اَور زیادہ قریب ہو سکتے ہیں؟
۱۳. جب ایک جوڑا ایک ساتھ بوڑھا ہوتا ہے تو صاف گوئی اور دیانتداری کیا کردار ادا کرتی ہیں؟
۱۴. بدیہی طور پر تیمتھیس کی نانی نے اُسکے بطور مسیحی پرورش پانے میں کیا کردار ادا کیا؟

اور فرحت بخش خوشی ہو سکتی ہے۔ بائبل لوئسؔ کا اچھے الفاظ میں ذکر کرتی ہے، ایک نانی، جس نے اپنی بیٹی یوؔنیکے کیساتھ ملکر، اپنے اعتقادات میں اپنے نابالغ نواسے تیمتھیسؔ کو شامل کیا۔ اِس نوجوان نے یہ جانتے ہوئے پرورش پائی کہ اُسکی ماں اور اُسکی نانی دونوں بائبل سچائی کو عزیز رکھتی ہیں۔ —۲-تیمتھیس ۱:۵؛ ۳:۱۴، ۱۵۔

۱۵ لہٰذا، یہ خاص حلقہ ہے، جس میں بڑے بوڑھے گراں بہا اعانت کر سکتے ہیں۔ آپ جو بڑے بوڑھے ہیں، آپ پہلے ہی اپنے بچوں کو یہوؔواہ کے مقاصد کے علم میں شریک کر چکے ہیں۔ اب آپ ایک دوسری پُشت کیساتھ بھی ایسا ہی کر سکتے ہیں! بہت سے چھوٹے بچے اپنے بڑے بوڑھوں سے بائبل کہانیاں سنکر بہت خوش ہوتے ہیں۔ یقیناً، آپ والد سے بائبل سچائیوں کو اپنے بچوں کے ذہن نشین کرانے کی ذمہ داری پر قبضہ نہیں کرینگے۔ (استثنا ۶:۷) بلکہ آپ اِسے عملی جامہ پہنائینگے۔ خدا کرے کہ آپکی دُعا بھی زبورنویس کی طرح کی ہو: ”اَے خدا! جب مَیں بڈھا اور سر سفید ہو جاؤں تو مجھے ترک نہ کرنا جب تک مَیں تیری قدرت آیندہ پُشت پر اور تیرا زور ہر آنے والے پر ظاہر نہ کر دوں۔“ —زبور ۷۱:۱۸؛ ۷۸:۵، ۶۔

۱۶ افسوس کی بات ہے کہ بعض بڑے بوڑھے چھوٹے بچوں کو لاڈ پیار سے اتنا بگاڑ دیتے ہیں کہ بڑے بوڑھوں اور اُنکے اپنے بالغ بچوں کے درمیان تناؤ پیدا ہو جاتے ہیں۔ تاہم، آپکی مخلصانہ مہربانی آپکے اسباط کیلئے آپ کو ہمراز بنانا آسان بنا سکتی ہے جب وہ اپنے والدین پر معاملات کو آشکارا کرنے کی طرف مائل محسوس نہیں کرتے۔ بعض اوقات چھوٹے بچے توقع کرتے ہیں کہ اُنکے شفیق بڑے بوڑھے اُنکے والدین کے خلاف اُنکی طرفداری کرینگے۔ ایسی صورتحال میں کیا ہو؟ حکمت سے کام لیں اور اپنے اسباط کی حوصلہ‌افزائی کریں کہ اپنے والدین کیساتھ کھل کر بات چیت کریں۔ آپ وضاحت کر سکتے ہیں کہ اِس سے یہوؔواہ خوش ہوتا ہے۔

---

۱۵. اسباط کے سلسلے میں، بڑے بوڑھے کونسی قابلِ‌قدر اعانت کر سکتے ہیں، لیکن اُنہیں کس چیز سے گریز کرنا چاہئے؟

۱۶. بڑے بوڑھے اپنے خاندان میں پیدا ہونے والے تناؤ کا سبب بننے سے کیسے گریز کر سکتے ہیں؟

(افسیوں ۶:۱-۳) اگر ضروری ہو تو آپ والدین سے بات چیت کر کے چھوٹے بچوں کی اُن تک رسائی حاصل کرنے کیلئے راہ ہموار کرنے کی خاطر رضا کارانہ پیشکش کر سکتے ہیں۔ جو کچھ آپ نے سالوں کے دوران سیکھا ہے اُسکی بابت اپنے اسباط سے صاف گوئی سے بات چیت کریں۔ آپکی دیانتداری اور صاف گوئی اُنہیں فائدہ پہنچا سکتی ہے۔

جب آپ بوڑھے ہوتے ہیں تو مطابقت پیدا کریں

۱۷ جُوں جُوں آپ عمر رسیدہ ہوتے ہیں تو آپ دیکھینگے کہ وہ سب کچھ جو آپ کیا کرتے تھے یا وہ سب کچھ جو آپ کرنا چاہتے ہیں آپ نہیں کر سکتے۔ کوئی کیسے بڑھاپے کے عمل سے سمجھوتہ کر سکتا ہے؟ آپ شاید اپنے ذہن میں ۳۰ سال کے محسوس کریں، لیکن آئینے کی ایک جھلک ایک فرق حقیقت کو نمایاں کرتی ہے۔ بےحوصلہ نہ ہوں۔ زبورنویس نے یہوواہ سے التجا کی: ”بڑھاپے کے وقت مجھے ترک نہ کر۔ میری ضعیفی میں مجھے چھوڑ نہ دے۔“ زبورنویس کی ثابت قدمی کی تقلید کرنے کا عزمِ مُصمم کریں۔ اُس نے کہا: ”مَیں ہمیشہ اُمید رکھونگا اور تیری تعریف اَور بھی زیادہ کیا کرونگا۔“ —زبور ۷۱:۹، ۱۴۔

۱۸ بہتیروں نے پہلے ہی سے دُنیاوی ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد یہوواہ کیلئے اپنی حمدوتعریف میں اضافہ کرنے کی تیاری کر لی ہے۔ ”مَیں نے پہلے ہی سے منصوبہ سازی کر لی تھی کہ جب ہماری بیٹی فارغ‌التحصیل ہو جائیگی تو مَیں کیا کرونگا،“ ایک والد وضاحت کرتا ہے جو اب ریٹائر ہو چکا ہے۔ ”مَیں نے ارادہ کیا کہ مَیں کُل‌وقتی خدمتگزاری شروع کر دونگا، اور مَیں نے پوری طرح یہوواہ کی خدمت کرنے کیلئے آزاد ہونے کی خاطر اپنا بزنس فروخت کر دیا۔ مَیں نے یہوواہ کی راہنمائی کے لئے دُعا کی۔“ اگر آپ ریٹائرمنٹ کی عمر کو پہنچ رہے ہیں تو اپنے عظیم خالق کے بیان سے تسلی حاصل کریں: ”مَیں تمہارے بڑھاپے تک وہی ہوں اور سر سفید ہونے تک تم کو اُٹھائے پھرونگا۔“ —یسعیاہ ۴۶:۴۔

---

۱۷. عمر رسیدہ مسیحیوں کو زبورنویس کے کس عزمِ مُصمم کی تقلید کرنی چاہئے؟
۱۸. ایک پُختہ مسیحی ریٹائرمنٹ کا عمدہ استعمال کیسے کر سکتا ہے؟

۱۹ دُنیاوی ملازمت سے ریٹائرمنٹ کیساتھ مطابقت پذیر ہونا شاید آسان نہ ہو۔ پولسؔ رسول نے بوڑھے مردوں کو ”پرہیزگار“ ہونے کی مشورت دی۔ یہ پُرآسائش زندگی کے حصول کی رغبت سے مغلوب نہ ہوتے ہوئے، عام پرہیز کرنے کا تقاضا کرتا ہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد پہلے کی نسبت ایک معمول اور ذاتی تربیت کی اَور بھی زیادہ ضرورت ہو سکتی ہے۔ لہٰذا، مصروف رہیں ”خداوند کے کام میں ہمیشہ افزایش کرتے رہو کیونکہ یہ جانتے ہو کہ تمہاری محنت خداوند میں بیفائدہ نہیں ہے۔“ (۱-کرنتھیوں ۱۵:۵۸) دوسروں کی مدد کرنے کی خاطر اپنی سرگرمیوں کو وسیع کریں۔ (۲-کرنتھیوں ۶:۱۳) بہتیرے مسیحی اپنی عمر کے مطابق گرمجوشی کیساتھ خوشخبری کی منادی کرتے ہوئے ایسا کرتے ہیں۔ جب آپ بوڑھے ہوتے ہیں تو ”ایمان اور محبت اور صبر میں صحیح“ ہوں۔—ططس ۲:۲۔

اپنے شریکِ حیات کی کمی پر قابو پانا

۲۰ یہ افسوسناک مگر حقیقی امر ہے کہ اِس موجودہ نظام العمل میں، بیاہتا جوڑے انجام کار موت کے ذریعے بچھڑ جاتے ہیں۔ غمزدہ مسیحی شریکِ حیات جانتے ہیں کہ اُن کے عزیز اب سو رہے ہیں، اور اُنہیں اعتماد ہے کہ وہ اُن سے دوبارہ ملیں گے۔ (یوحنا ۱۱:۱۱، ۲۵) لیکن کمی بہرصورت المناک ہے۔ سوگوار اِس سے کیسے نپٹ سکتا ہے؟*

۲۱ اس بات کو ذہن میں رکھنا مدد کرے گا کہ کسی خاص بائبل شخصیت نے کیا کیا۔ حنّاہ اپنی شادی کے صرف سات سال بعد بیوہ ہو گئی تھی، اور جب ہم اُس کی بابت پڑھتے ہیں تو وہ ۸۴ برس کی تھی۔ ہم یقین رکھ سکتے ہیں کہ جب اُسکا شوہر فوت ہو گیا تو وہ غمزدہ ہوئی تھی۔

* اِس موضوع پر زیادہ مفصل بحث کیلئے، واچ ٹاور بائبل اینڈ ٹریکٹ سوسائٹی آف نیو یارک انکارپوریٹڈ کے شائع کردہ بروشر وِن سم وَن یُو لَو ڈائز کو دیکھیں۔

۱۹. جو بوڑھے ہو رہے ہیں اُنہیں کیا مشورت دی گئی ہے؟

۲۰، ۲۱. (ا) اِس موجودہ نظام العمل میں، کیا چیز ایک بیاہتا جوڑے کو انجام کار جدا کر دیگی؟ (ب) سوگوار رفقاءحیات کیلئے حنّاہ کیسے ایک عمدہ نمونہ فراہم کرتی ہے؟

اُس نے کیسے مقابلہ کِیا؟ اُس نے ہیکل میں رات دِن یہوواہ کی خدمت کی۔ (لوقا ۲:‏۳۶-۳۸) بِلاشُبہ حنّاہ کی دُعائیہ خدمت والی زندگی اُس غم اور تنہائی کیلئے بڑا تریاق تھی جو اُس نے بطور ایک بیوہ محسوس کی تھی۔

۲۲ ”میرے لئے بات چیت کرنے کیلئے کسی ساتھی کا نہ ہونا سب سے بڑا چیلنج رہا ہے،“ ایک ۷۲ سالہ خاتون وضاحت کرتی ہے جو دس سال سے بیوہ تھی۔ ”میرا شوہر ایک اچھا سامع تھا۔ ہم کلیسیا اور مسیحی خدمتگزاری میں اپنے حصے کے بارے میں بات چیت کرتے تھے۔“ ایک اَور بیوہ بیان کرتی ہے: ”اگرچہ وقت سب سے بڑا مرہم ہے، تو بھی مَیں یہ کہنا زیادہ معقول سمجھتی ہوں کہ جس طریقے سے کوئی اپنے وقت کو استعمال کرتا ہے وہ بحال ہونے میں اُسکی مدد کرتا ہے۔ آپ دوسروں کی مدد کرنے کیلئے بہتر حالت میں ہیں۔“ ایک ۶۷ سالہ رنڈوا یہ کہتے ہوئے اتفاق کرتا ہے: ”خود کو دوسروں کو تسلی دینے کیلئے وقف کر دینا سوگ سے مقابلہ کرنے کا ایک شاندار طریقہ ہے۔“

خدا بڑھاپے میں جن کی قدر کرتا ہے

۲۳ اگرچہ موت ایک عزیز ساتھی کو جدا کر دیتی ہے تو بھی یہوواہ ہمیشہ وفادار، قابلِ اعتماد رہتا ہے۔ ”مَیں نے خداوند سے ایک درخواست کی ہے،“ قدیم زمانے کے بادشاہ داؔؤد نے گیت گایا، ”مَیں اِسی کا طالب رہونگا کہ مَیں عمر بھر خداوند کے گھر میں رہوں تاکہ خداوند کے جمال کو دیکھوں اور اُسکی ہیکل میں استفسار کِیا کروں۔“—زبور ۲۷:‏۴۔

۲۴ ”اُن بیواؤں کی جو واقعی بیوہ ہیں عزت کر،“ پولسؔ رسول تاکید کرتا ہے۔ (۱-تیمتھیس ۵:‏۳) اِس ہدایت کے بعد کی مشورت ظاہر کرتی ہے کہ وہ مستحق بیوائیں جنکے قریبی رشتےدار نہ ہوں اُنہیں کلیسیا کی طرف سے مالی امداد کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ تاہم، ”عزت“ کرنے کی

۲۲. بعض بیواؤں اور رنڈوؤں نے تنہائی کا مقابلہ کیسے کِیا ہے؟
۲۳، ۲۴. بائبل عمررسیدہ اشخاص کے لئے کونسی بڑی تسلی فراہم کرتی ہے، بالخصوص اُنکے لئے جو بیوائیں رہی ہیں؟

ہدایت کے مفہوم میں اُنہیں قابلِ قدر خیال کرنے کا تصور پایا جاتا ہے۔ خداپرست بیوائیں اور رنڈوے اِس علم سے کتنی تسلی حاصل کر سکتے ہیں کہ یہوواہ اُن کی قدر کرتا ہے اور اُنہیں سنبھالیگا! —یعقوب ۱:۲۷۔

۲۵ "بوڑھوں کے سفید بال اُنکی زینت ہیں،" خدا کا الہامی کلام بیان کرتا ہے۔ یہ "شوکت کا تاج ہے جب یہ صداقت کی راہ پر پایا جاتا ہے۔" (امثال ۱۶:۳۱؛ ۲۰:۲۹، این ڈبلیو) پس، خواہ آپ شادی شُدہ ہیں یا ایک مرتبہ پھر کنوارے، یہوواہ کی خدمت کو اپنی زندگی میں مقدم رکھیں۔ یوں آپ اب خدا کے حضور نیکنامی اور ایک ایسی دُنیا میں ابدی زندگی کا امکان حاصل کرینگے جہاں بڑھاپے کے دُکھ باقی نہیں رہینگے۔ —زبور ۳۷:۳-۵؛ یسعیاہ ۶۵:۲۰۔

۲۵. پھر بھی عمررسیدہ اشخاص کیلئے کونسا نصب‌العین باقی ہے؟

یہ بائبل اصول...
جوڑوں کی اُنکے بوڑھے ہونے پر
کیسے مدد کر سکتے ہیں؟

اسباط بڑے بوڑھوں کیلئے "تاج" ہیں۔ —امثال ۱۷:۶۔

بڑھاپا یہوواہ کی خدمت کرنے کیلئے اضافی مواقع فراہم کر سکتا ہے۔
—زبور ۷۱:۹، ۱۴۔

عمررسیدہ اشخاص کی "پرہیزگار" ہونے کیلئے حوصلہ‌افزائی کی جاتی ہے۔
—ططس ۲:۲۔

سوگوار رفقاءِحیات، غمزدہ ہونے کے باوجود، بائبل سے تسلی حاصل کر سکتے ہیں۔
—یوحنا ۱۱:۱۱، ۲۵۔

یہوواہ وفادار عمررسیدہ لوگوں کی قدر کرتا ہے۔ —امثال ۱۶:۳۱۔

باب پندرہ

اپنے عمر رسیدہ والدین کی عزت کرنا

"اپنے باپ کا جس سے تُو پیدا ہوا شنوا ہو اور اپنی ماں کو اُسکے بڑھاپے میں حقیر نہ جان،" قدیم زمانے کے دانشمند شخص نے نصیحت کی۔ (امثال ۲۳:۲۲) 'مَیں کبھی اَیسا نہیں کرونگا!' شاید آپ کہیں۔ اپنی ماؤں- یا اپنے والدوں کی- تحقیر کرنے کی بجائے ہم میں سے بیشتر اُن کیلئے گہری محبت کا احساس رکھتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہم اُنکے بڑے مقروض ہیں۔ سب سے بڑھکر، ہمارے والدین نے ہمیں زندگی بخشی۔ اگرچہ یہوواہ زندگی کا سرچشمہ ہے تو بھی ہمارے والدین کے بغیر ہمارا وجود ہی نہ ہوتا۔ ہم اپنے والدین کو زندگی سے زیادہ قیمتی کوئی چیز نہیں دے سکتے۔ اسکے بعد، ایک بچے کی زندگی کی راہ میں طفولت سے بلوغت تک مدد کرنے میں شامل خودایثاری، فکرمندانہ نگہداشت، خرچ، اور محبت آمیز توجہ کی بابت سوچیں۔ پس، یہ کتنا معقول ہے کہ خدا کا کلام نصیحت کرتا ہے: "اپنے باپ اور ماں کی عزت کر ... تاکہ تیرا بھلا ہو اور تیری عمر زمین پر دراز ہو۔"- افسیوں ۶:۲، ۳۔

جذباتی ضروریات کو سمجھنا

۲ پولسؔ رسول نے مسیحیوں کو لکھا: "... بیٹے یا پوتے ... پہلے اپنے ہی گھرانے کیساتھ دینداری کا برتاؤ کرنا اور ماں باپ [اور بڑے بوڑھوں] کا حق ادا کرنا سیکھیں کیونکہ یہ خدا کے نزدیک پسندیدہ ہے۔" (۱-تیمتھیس ۵:۴) بالغ بچے یہ "حق" سالہاسال کی محبت، محنت، اور

---

۱. ہم اپنے والدین کے کن چیزوں کے لئے مقروض ہیں، اور اسلئے ہمیں اُن کے سلسلے میں کیسا محسوس کرنا اور عمل کرنا چاہئے؟

۲. بالغ بچے اپنے والدین کا "حق" کیسے ادا کر سکتے ہیں؟

نگہداشت کیلئے قدردانی دکھانے سے ادا کرتے ہیں جو اُنکے والدین اور بڑے بوڑھوں نے اُنکے سلسلے میں کی ہے۔ ایک طریقہ جس سے بچے ایسا کر سکتے ہیں وہ اِس بات کو سمجھنا ہے کہ ہر ایک کی طرح، عمررسیدہ اشخاص کو بھی محبت اور یقین دہانی کی ضرورت ہوتی ہے—اکثر نہایت شدت کیساتھ۔ ہم سب کی طرح اُنہیں بھی قدر کئے جانے کے احساس کی ضرورت ہے۔ اُنہیں یہ محسوس کرنے کی ضرورت ہے کہ اُنکی زندگیاں قابلِ احترام ہیں۔

۳ پس ہم اپنے والدین اور بڑے بوڑھوں کی اُنہیں یہ باور کرانے سے عزت کر سکتے ہیں کہ ہم اُن سے محبت کرتے ہیں۔ (۱-کرنتھیوں ۱۶:۱۴) اگر ہمارے والدین ہمارے ساتھ بودوباش نہیں کرتے تو ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہماری طرف سے خیرخبر سننا اُن کے لئے بہت پُرمطلب ہو سکتا ہے۔ ایک خوش‌آئند خط، ایک فون کال، یا ملاقات اُن کی خوشی میں بڑی حد تک اضافہ کر سکتی ہے۔ مائیو جو جاپان میں رہتی ہے اُس نے ۸۲ برس کی عمر میں لکھا: ”میری بیٹی [جس کا شوہر ایک سفری خادم ہے] مجھے کہتی ہے: ’ماں، مہربانی سے ہمارے ساتھ ساتھ ”سفر“ کِیا کریں۔‘ وہ مجھے اپنا سفری شیڈول اور ہر ہفتے کیلئے ٹیلیفون نمبر بھیجتی ہے۔ مَیں اپنا نقشہ کھولتی ہوں اور کہتی ہوں: ’او ہو۔ اب وہ یہاں ہیں!‘ مَیں ایسی بیٹی حاصل کرنے کی برکت کیلئے ہمیشہ یہوواہ کا شکر ادا کرتی ہوں۔“

مالی ضروریات کے سلسلے میں مدد کرنا

۴ کیا کسی شخص کے اپنے والدین کی عزت کرنے میں اُنکی مالی ضروریات کو پورا کرنا بھی شامل ہو سکتا ہے؟ جی ہاں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے۔ یسوؔع کے زمانے میں یہودی مذہبی پیشواؤں نے اِس روایت کی حمایت کی کہ اگر ایک شخص یہ اعلان کرتا ہے کہ اُس کا پیسہ یا جائداد ”خدا کی نذر ہو چکی،“ تو وہ اسے اپنے والدین کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے استعمال میں لانے کی ذمہ‌داری سے آزاد تھا۔ (متی ۱۵:۳-۶) کتنی بےحسی! عملاً، وہ مذہبی پیشوا، لوگوں کی اپنے والدین

۳. ہم والدین اور بڑے بوڑھوں کا ادب کیسے کر سکتے ہیں؟

۴. یہودی مذہبی روایت نے عمررسیدہ والدین کے سلسلے میں کیسے بےحسی کی حوصلہ‌افزائی کی؟

کی عزت نہ کرنے بلکہ خودغرضانہ طور پر اُن کی ضروریات سے مُنہ موڑنے سے اُن کے ساتھ توہین آمیز سلوک کرنے کی حوصلہافزائی کر رہے تھے۔ ہم کبھی بھی نہیں چاہینگے کہ ایسا کریں! -استثنا ۲۷:۱۶۔

۵ آجکل بہتیرے ممالک میں، حکومت کی طرف سے امدادی پروگرام عمررسیدہ کی کچھ مالی ضروریات پوری کرتے ہیں، جیسے کہ خوراک، لباس، اور رہائش۔ علاوہ‌ازیں، شاید عمررسیدہ خود بھی اپنے بڑھاپے کیلئے کچھ پس‌انداز کرنے کے قابل ہوئے ہوں۔ لیکن اگر یہ فراہمیاں ختم ہو جاتی ہیں یا ناکافی ثابت ہوتی ہیں تو بچے اپنی بساط کے مطابق اپنے والدین کی ضروریات کو پورا کرنے سے اپنے والدین کی عزت کرتے ہیں۔ درحقیقت، عمررسیدہ والدین کی نگہداشت کرنا خدائی عقیدت، یعنی خاندانی بندوبست کے بانی، یہوواہ خدا کیلئے ایک شخص کی عقیدت کا ثبوت ہے۔

محبت اور خودایثاری

۶ بہتیرے بالغ بچوں نے اپنے ضعیف والدین کی ضروریات کو محبت اور خودایثاری کیساتھ پورا کیا ہے۔ بعض اپنے والدین کو اپنے گھروں میں لے آئے ہیں یا اُنکے نزدیک منتقل ہو گئے ہیں۔ دیگر اپنے والدین کیساتھ رہنے کیلئے منتقل ہو گئے ہیں۔ اکثروبیشتر، ایسے بندوبست والدین اور بچوں دونوں کیلئے ایک برکت ثابت ہوئے ہیں۔

۷ تاہم، بعض اوقات، ایسی نقل‌مکانیاں زیادہ مفید ثابت نہیں ہوتیں۔ کیوں؟ شاید اِس وجہ سے کہ فیصلے زیادہ عجلت میں کئے گئے ہیں یا صرف جذبات پر مبنی ہوتے ہیں۔ ”ہوشیار آدمی اپنی روش کو دیکھتا بھالتا ہے،“ بائبل دانشمندی کیساتھ خبردار کرتی ہے۔ (امثال ۱۴:۱۵) مثال کے طور پر، فرض کریں کہ آپ کی عمررسیدہ والدہ کو تنہا رہنے میں مشکل پیش آ رہی ہے

---

۵. بعض ممالک میں حکومتوں کی طرف سے فراہمیوں کے باوجود، اپنے والدین کی عزت کرنے میں بعض اوقات مالی مدد دینا کیوں شامل ہوتا ہے؟

۶. بعض نے اپنے والدین کی ضروریات کو پورا کرنے کی خاطر بودوباش کے کونسے انتظامات کئے ہیں؟

۷. عمررسیدہ والدین کے سلسلے میں فیصلے کرنے میں عجلت سے کام لینا کیوں اچھا نہیں ہے؟

اور آپ سوچتے ہیں کہ شاید آپ کے پاس آجانے سے اُسے فائدہ ہو۔ سمجھداری کے ساتھ اپنی روش پر غوروفکر کرتے ہوئے، شاید آپ درج ذیل باتوں پر سوچیں: اُس کی حقیقی ضروریات کیا ہیں؟ کیا ایسے غیرسرکاری یا حکومت کے انتظامات ہیں جو تسلی بخش متبادل حل پیش کرتے ہیں؟ کیا وہ منتقل ہونا چاہتی ہے؟ اگر وہ چاہتی ہے تو اُس کی زندگی کن طریقوں سے متاثر ہوگی؟ کیا اُسے پیچھے دوستوں کو چھوڑنا پڑیگا؟ اِسکا جذباتی طور پر اُس پر کیسا اثر ہو سکتا ہے؟ کیا آپ نے اِن چیزوں پر اُس کے ساتھ بات چیت کر لی ہے؟ ایسی منتقلی آپ پر، آپ کے بیاہتا ساتھی پر، آپکے اپنے بچوں پر کیسا اثر ڈال سکتی ہے؟ اگر آپ کی ماں کو دیکھ بھال کی ضرورت ہے تو کون فراہم کریگا؟ کیا ذمہ داری کو بانٹا جا سکتا ہے؟ کیا آپ نے اُن سب کے ساتھ بات چیت کر لی ہے جو براہِ راست شامل ہیں؟

۸ چونکہ دیکھ بھال کی ذمہ داری خاندان کے اندر تمام بچوں پر آتی ہے اِسلئے یہ دانشمندی کی بات ہو سکتی ہے کہ ایک خاندانی کانفرنس طلب کریں تاکہ فیصلے کرنے میں سب حصہ لے سکیں۔ مسیحی کلیسیا میں بزرگوں سے یا ایسے دوستوں کیساتھ بات چیت کرنا بھی مفید ہو سکتا ہے جو اِسی طرح کی صورتحال کا سامنا کر چکے ہیں۔ ”صلاح کے بغیر اِرادے پورے نہیں ہوتے،“ بائبل آگاہ کرتی ہے، ”پر صلاحکاروں کی کثرت سے قیام پاتے ہیں۔“—امثال ۱۵:۲۲۔

ہمدرد اور فہیم بنیں

۹ اپنے عمررسیدہ والدین کی عزت کرنا ہمدردی اور سمجھداری کا تقاضا کرتا ہے۔ جب سال اپنا اثر دکھاتے ہیں تو عمررسیدہ لوگ چلنا پھرنا، کھانا، اور یاد رکھنا ازحد مشکل پا سکتے ہیں۔ اُنہیں مدد کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ بچے اکثر سرپرست بن جاتے ہیں اور راہنمائی فراہم کرنے کی

---

۸. یہ فیصلہ کرتے وقت کہ اپنے عمررسیدہ والدین کی مدد کیسے کریں آپ کس سے مشورہ کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں؟

۹، ۱۰. (ا) اُن کی سن رسیدگی کے باوجود، عمررسیدہ اشخاص کے سلسلے میں کیا پاس و لحاظ دکھانا چاہئے؟ (ب) اپنے والدین کی خاطر ایک بالغ بچہ جو بھی اقدام کرتا ہے اس سے قطع نظر، اُسے اُنہیں ہمیشہ کیا دینا چاہئے؟

کوشش کرتے ہیں۔ لیکن عمر رسیدہ عمر بھر کی حکمت اور تجربہ رکھنے والے بالغ ہیں، اپنی ذاتی دیکھ بھال کرنے اور اپنے ذاتی فیصلے کرنے والی ایک عمر۔ اُن کی شناخت اور عزتِ نفس اُن کے بطور والدین اور بالغوں کے کردار پر مُرتکز ہو سکتی ہے۔ جو والدین یہ محسوس کرتے ہیں کہ اُنہیں اپنی زندگیوں کا اختیار اپنے بچوں کو سونپنا ہوگا وہ افسردہ یا رنجیدہ ہو سکتے ہیں۔ بعض آزردہ ہوتے اور اُن کوششوں کی مزاحمت کرتے ہیں جو اُنہیں اُن کی آزادی سے محروم کرنے والی دکھائی دے سکتی ہیں۔

۱۰ ایسے مسائل کے آسان حل نہیں ہیں، لیکن ممکنہ حد تک عمر رسیدہ والدین کو اپنی دیکھ بھال خود کرنے اور اپنے ذاتی فیصلے کرنے کی اجازت دینا ایک مہربانی ہے۔ آپ کے والدین کے لئے کیا بہتر ہے اُس کی بابت پہلے اُن سے بات چیت کئے بغیر فیصلے نہ کرنا دانشمندی کی بات ہے۔ وہ شاید بہت کچھ کھو چکے ہیں۔ جو کچھ باقی ہے اُسے اُن کے پاس رہنے دیں۔ آپ محسوس کرینگے کہ آپ اپنے والدین کی زندگیوں پر جتنا کم اختیار جتانے کی کوشش کرتے ہیں، اُن کے ساتھ آپ کا رشتہ اتنا ہی بہتر ہوگا۔ وہ زیادہ خوش ہونگے اور اِسی طرح آپ بھی ہونگے۔ حتیٰ کہ اگر اُن کی بہتری کی خاطر بعض باتوں کے لئے اُن پر زور دینا ضروری بھی ہو تو بھی اپنے والدین کی عزت کرنا تقاضا کرتا ہے کہ آپ اُنہیں وہ عزت اور احترام دیں جسکے وہ مستحق ہیں۔ خدا کا کلام مشورت دیتا ہے: ”جنکے سر کے بال سفید ہیں تُو اُن کے سامنے اُٹھ کھڑے ہونا اور بڑے بوڑھے کا ادب کرنا۔“ —احبار ۱۹:۳۲۔

درست رویہ قائم رکھنا

۱۱ بعض اوقات بالغ بچوں کو اپنے عمر رسیدہ والدین کی عزت کرنے کے سلسلے میں جو مسئلہ درپیش ہوتا ہے اُس میں اُس تعلق کا عمل دخل ہوتا ہے جو وہ شروع کے سالوں میں اپنے والدین کے ساتھ رکھتے تھے۔ شاید آپکا والد سردمہر اور نامہربان، اور آپکی ماں حکم چلانے والی اور سخت

۱۱-۱۳. اگر ایک بالغ بچے کا ماضی میں اپنے والدین کے ساتھ تعلق اچھا نہیں تھا، تو بھی وہ اُن کے بڑھاپے میں اُن کی دیکھ بھال کرنے کے چیلنج سے کیسے نپٹ سکتا ہے؟

تھی۔ آپ شاید ابھی تک شکست خوردہ، رنجیدہ، یا زخم خوردہ محسوس کرتے ہیں کیونکہ وہ ایسے والدین نہیں تھے جیسے آپ چاہتے تھے کہ وہ ہوں۔ کیا آپ ایسے احساسات پر قابو پا سکتے ہیں؟*

۱۲ فن لینڈ میں پرورش پانے والا بیٹے بیان کرتا ہے: ”میرا سوتیلا باپ نازی جرمنی میں ایک ایس ایس آفیسر رہ چکا تھا۔ وہ جلدی سے غصے میں آجاتا اور اسکے بعد وہ خطرناک ہو جاتا تھا۔ اُس نے میری آنکھوں کے سامنے کئی مرتبہ میری ماں کی پٹائی کی۔ ایک مرتبہ جب وہ میرے ساتھ ناراض تھا تو اُس نے اپنی بلٹ گھمائی اور بکل میرے مُنہ پر دے مارا۔ وہ مجھے اتنے زور سے لگا کہ مَیں بڑے زور کیساتھ پلنگ کی دوسری طرف جا گرا۔“

۱۳ تاہم، تصویر کا دوسرا رُخ بھی تھا۔ بیٹے اضافہ کرتا ہے: ”دوسری جانب اُس نے سخت محنت کی اور خاندان کی مالی طور پر دیکھ بھال کرنے کیلئے اُس نے کوئی کسر نہ اُٹھا رکھی۔ اُس نے میرے لئے کبھی پدرانہ شفقت نہ دکھائی، لیکن مَیں جانتا ہوں کہ وہ جذباتی طور پر زخم خوردہ تھا۔ جب وہ چھوٹا لڑکا ہی تھا تو اُسکی ماں نے اُسے گھر سے نکال دیا تھا۔ وہ لڑائی جھگڑوں کیساتھ پروان چڑھا اور ایک جوان مرد کے طور پر جنگ کیلئے بھرتی ہو گیا۔ کسی حد تک مَیں سمجھ سکتا تھا اور اُسے موردِالزام نہیں ٹھہرایا۔ جب مَیں بڑا ہوا تو اُسکی وفات تک جس حد تک مَیں کر سکتا تھا مَیں اُسکی مدد کرنے کا خواہاں رہا۔ یہ آسان نہیں تھا لیکن جو کچھ مَیں کر سکتا تھا مَیں نے وہ کیا۔ مَیں نے آخر تک سعادتمند بیٹا بننے کی کوشش کی، اور میرا خیال ہے کہ اُس نے مجھے اِسی طرح قبول کیا۔“

۱۴ دیگر معاملات کی طرح، خاندانی معاملات میں بھی بائبل مشورت قابلِ عمل ہے: ”دردمندی اور مہربانی اور فروتنی اور حلم اور تحمل کا لباس پہنو۔ اگر کسی کو دوسرے کی شکایت ہو تو ایک دوسرے کی

* یہاں پر ہم ایسی حالتوں پر بحث نہیں کر رہے جہاں والدین اپنے اختیار اور فرض کا نہایت غلط استعمال کرنے کے مجرم تھے، جسے کسی حد تک مجرمانہ خیال کیا جا سکتا ہے۔

۱۴. تمام حالتوں میں بشمول اُن کے جو عمررسیدہ والدین کی دیکھ بھال کرنے کے سلسلے میں پیدا ہوتی ہیں، کونسا صحیفہ عائد ہوتا ہے؟

ماں یا باپ کے سلسلے میں اُس سے بات چیت کئے بغیر پہلے فیصلے کرنا
غیردانشمندانہ بات ہے

برداشت کرے اور ایک دوسرے کے قصور معاف کرے۔ جیسے خداوند نے تمہارے قصور معاف کئے ویسے ہی تم بھی کرو۔“—کلسیوں ۳:‏۱۲،‏۱۳۔

نگہداشت کرنے والوں کو بھی نگہداشت کی ضرورت ہے

۱۵ ضعیف ماں یا باپ کی دیکھ بھال کرنا محنت طلب کام ہے، جس میں بہت سے کام، بڑی ذمہ‌داری، اور طویل گھنٹے شامل ہیں۔ لیکن نہایت مشکل حصہ اکثر جذباتی ہوتا ہے۔ اپنے

۱۵. بعض‌اوقات والدین کی نگہداشت کرنا تکلیف‌دہ کیوں ہے؟

والدین کو اپنی صحت، یادداشت، اور خودمختاری سے محروم ہوتے ہوئے دیکھنا تکلیف دہ بات ہے۔ پورٹو ریکو سے تعلق رکھنے والی سینڈی بیان کرتی ہے: ”میری والدہ ہمارے خاندان کا مرکز تھی۔ اُسکی دیکھ بھال کرنا بڑا تکلیف دہ تھا۔ شروع میں اُس نے لنگڑانا شروع کیا؛ اسکے بعد اُسے چھڑی کی، اِسکے بعد والکر، اور پھر ویل چیئر کی ضرورت تھی۔ اِسکے بعد اُسکی صحت بتدریج گرتی گئی تاوقتیکہ وہ انتقال نہ کر گئی۔ اُسے ہڈی کا کینسر ہو گیا تھا اور اُسے دن اور رات—مستقل نگہداشت کی ضرورت تھی۔ ہم اُسے غسل دیتے اور کھانا کھلاتے اور اُس کیلئے پڑھتے تھے۔ یہ بہت مشکل کام تھا—بالخصوص جذباتی طور پر۔ جب مجھے احساس ہو گیا کہ میری والدہ مر رہی تھی تو مَیں بہت روئی کیونکہ مَیں اُس سے بہت محبت رکھتی تھی۔“

[16] اگر آپ خود کو ایسی ہی حالت میں پاتے ہیں تو اس سے نپٹنے کیلئے آپ کیا کر سکتے ہیں؟ بائبل پڑھائی کرنے کے ذریعے یہوواہ کی سننا اور دُعا کے ذریعے اُس سے کلام کرنا آپکی بڑی مدد کریگا۔ (فلپیوں ۴:۶، ۷) عملی طور پر، اس بات کا یقین کر لیں کہ آپ متوازن خوراک کھائیں اور خوب نیند بھر کر سونے کی کوشش کریں۔ ایسا کرنے سے آپ جذباتی اور جسمانی طور پر، دونوں طرح سے اپنے عزیز کی دیکھ بھال کرنے کیلئے بہتر حالت میں ہونگے۔ شاید آپ روزانہ کے معمول سے کبھی کبھار آرام حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر چھٹی ممکن نہ بھی ہو تو بھی سستانے کیلئے کچھ وقت نکالنا دانشمندی کی بات ہے۔ کچھ وقت الگ رہنے کیلئے، آپ اپنے بیمار باپ یا ماں کے پاس ٹھہرنے کیلئے کسی دوسرے کا بندوبست کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔

[17] بالغ نگہداشت کرنے والوں کا اپنے آپ سے غیرمعقول توقعات رکھنا غیرمعمولی بات نہیں ہے۔ لیکن جو کچھ آپ نہیں کر سکتے اُس کیلئے مجرم خیال نہ کریں۔ بعض حالتوں میں آپکو اپنے عزیز کو نگہداشت کیلئے کسی نرسنگ ہوم کے سپرد کرنے کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ اگر آپ نگہداشت کرنے والے ہیں تو اپنے لئے معقول توقعات رکھیں۔ آپکو نہ صرف اپنے والدین کی، بلکہ اپنے بچوں، اپنے شریکِ حیات، اور اپنی ضروریات کو بھی متوازن رکھنا چاہئے۔

۱۶، ۱۷۔ کونسی نصیحت نگہداشت کرنے والے کو چیزوں کی بابت ایک متوازن نظریہ رکھنے کیلئے مدد دے سکتی ہے؟

حد سے زیادہ طاقت

۱۸ اپنے کلام، بائبل کے ذریعے، یہوواہ پُرمحبت طریقے سے راہنمائی فراہم کرتا ہے جو اپنے بوڑھے ہونے والے والدین کی دیکھ بھال کرنے کیلئے کسی شخص کی مدد کر سکتی ہے۔ "خداوند اُن سب کے قریب ہے جو اُس سے دُعا کرتے ہیں،" زبورنویس نے زیرِالہام لکھا۔ "وہ اُنکی فریاد سنیگا اور اُنکو بچا لیگا۔" یہوواہ اپنے وفادار لوگوں کو نہایت مشکل حالتوں سے بھی بچائیگا، یا محفوظ رکھیگا۔—زبور ۱۴۵:‏۱۸، ۱۹۔

۱۹ فلپائن میں مائرؔنا نے اپنی ماں کی نگہداشت کرتے وقت جسے فالج کے ایک دَورے نے بےبس کر دیا تھا یہ سیکھ لیا۔ "اپنے عزیز کو تکلیف میں مبتلا دیکھنے سے زیادہ بےدل کرنے والی کوئی چیز نہیں، کہ آپکو یہ بھی نہ بتا سکے کہ تکلیف کہاں ہے،" مائرؔنا لکھتی ہے۔ "یہ اُسے آہستہ آہستہ ڈوبتے ہوئے دیکھنے کی طرح تھا، اور مَیں کچھ بھی نہیں کر سکتی تھی۔ کئی بار مَیں گھٹنے ٹیک کر یہوواہ سے کہتی کہ مَیں کسقدر تھک چکی تھی۔ مَیں داؔؤد کی طرح پکار اُٹھی جس نے یہوواہ سے التجا کی کہ اُسکے آنسوؤں کو مشکیزے میں رکھ لے اور اُسے یاد رکھے۔ [زبور ۵۶:‏۸] اور جیسے یہوواہ نے وعدہ کیا ہے، اُس نے مجھے ضروری قوت بخشی۔ 'یہوواہ میرا سہارا تھا۔'"—زبور ۱۸:‏۱۸۔

۲۰ یہ کہا جاتا ہے کہ سنِ رسیدہ والدین کی دیکھ بھال کرنا "خوش‌آئند انجام کے بغیر کہانی" ہے۔ نگہداشت کے سلسلے میں بہترین کوششوں کے باوجود بھی، عمررسیدہ اشخاص فوت ہو سکتے ہیں، جیسے مائرؔنا کی ماں ہو گئی تھی۔ لیکن یہوواہ پر توکل کرنے والے جانتے ہیں کہ موت کہانی کا انجام نہیں ہے۔ پولسؔ رسول نے کہا: "خدا سے ... اُمید رکھتا ہوں ... کہ راستبازوں اور ناراستوں دونوں کی قیامت ہوگی۔" (اعمال ۲۴:‏۱۵) وہ جو موت کی وجہ سے عمررسیدہ والدین کھو چکے ہیں اُمیدِقیامت کے ساتھ ساتھ خدا کی تیارکردہ ایک مسرت‌بخش نئی دُنیا کے وعدے سے بھی تسلی پاتے ہیں جس میں "موت [نہیں] رہیگی۔"—مکاشفہ ۲۱:‏۴۔

۱۸، ۱۹. یہوواہ نے مدد کا کیا وعدہ کیا ہے، اور کونسا تجربہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ اِس وعدے کی پابندی کرتا ہے؟
۲۰. بائبل کے کونسے وعدے نگہداشت کرنے والوں کی پُراُمید رہنے کیلئے مدد کرتے ہیں، خواہ وہ شخص جسکی وہ دیکھ بھال کرتے ہیں فوت ہو جاتا ہے؟

[21] خدا کے خادم اپنے والدین کے لئے بڑا پاس ولحاظ رکھتے ہیں، اگرچہ وہ شاید عمررسیدہ ہو گئے ہیں۔ (امثال ۲۳:۲۲-۲۴) وہ اُن کی عزت کرتے ہیں۔ ایسا کرنے سے، وہ اُس چیز کا تجربہ کرتے ہیں جو الہامی مثل بیان کرتی ہے: "تیرے ماں باپ خوشی کریں گے، اور جس نے تجھے پیدا کیا شادمان ہوگی۔" (امثال ۲۳:۲۵، این ڈبلیو) اور سب سے بڑھکر جو اپنے عمررسیدہ والدین کی عزت کرتے ہیں وہ یہوواہ خدا کو بھی خوش کرتے اور اُسکا احترام کرتے ہیں۔

---

۲۱. عمررسیدہ والدین کی عزت کرنے کے کونسے اچھے نتائج حاصل ہوتے ہیں؟

یہ بائبل اصول...
اپنے عمررسیدہ والدین کی عزت کرنے کیلئے
کیسے ہماری مدد کرسکتے ہیں؟

ہمیں والدین اور بڑے بوڑھوں کا حق ادا کرنا چاہئے۔
—۱-تیمتھیس ۵:۴۔

ہمارے تمام معاملات کو محبت سے انجام پانا چاہئے۔
—۱-کرنتھیوں ۱۶:۱۴۔

اہم فیصلے کبھی بھی عجلت میں نہیں کئے جانے چاہئیں۔
—امثال ۱۴:۱۵۔

عمررسیدہ والدین کا، خواہ وہ بیمار یا ضعیف ہو رہے ہیں، احترام کِیا جانا چاہئے۔
—احبار ۱۹:۳۲۔

ہمیں بوڑھے ہونے اور مرنے کے امکان کا ہمیشہ سامنا نہیں کرنا ہوگا۔
—مکاشفہ ۲۱:۴۔

باب سولہ

اپنے خاندان کیلئے ایک پائدار مستقبل محفوظ کر لیں

جب یہوواہ نے آدم اور حوا کو ازدواجی رشتے میں جوڑا تو آدم نے سب سے پہلے قلمبند کی جانے والی عبرانی شاعری کرتے ہوئے اپنی خوشی کا اظہار کیا۔ (پیدایش ۲:‏۲۲، ۲۳) تاہم، خالق کے ذہن میں اپنے انسانی بچوں کو محض خوشی دینے سے زیادہ کچھ تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ شادی شُدہ جوڑے اور خاندان اُسکی مرضی بجا لائیں۔ اُس نے پہلے جوڑے کو حکم دیا: ”پھلو اور بڑھو اور زمین کو معمورومحکوم کرو اور سمندر کی مچھلیوں اور ہوا کے پرندوں اور کل جانوروں پر جو زمین پر چلتے ہیں اختیار رکھو۔“ (پیدایش ۱:‏۲۸) وہ کیا ہی شاندار، بااجر تفویض تھی! اگر آدم اور حوا نے مکمل فرمانبرداری کیساتھ یہوواہ کی مرضی پوری کی ہوتی تو وہ اور اُنکے ہونے والے بچے کسقدر خوش ہوتے!

۲ آجکل بھی، جب خاندان خدا کی مرضی بجا لانے کیلئے ملکر کام کرتے ہیں تو وہ بڑی خوشی حاصل کرتے ہیں۔ پولس رسول نے لکھا: ”دینداری [”خدائی عقیدت،“ این‌ڈبلیو] سب باتوں کیلئے فائدہ مند ہے اِسلئے کہ اب کی اور آیندہ کی زندگی کا وعدہ بھی اِسی کیلئے ہے۔“ (۱-تیمتھیس ۴:‏۸) ایک خاندان جو خدائی عقیدت کیساتھ زندگی گزارتا اور بائبل میں پائی جانے والی یہوواہ کی راہنمائی پر چلتا ہے ”اب کی . . . زندگی“ سے خوشی حاصل کریگا۔ (زبور ۱:‏۱-۳؛ ۱۱۹:‏۱۰۵؛ ۲-تیمتھیس ۳:‏۱۶) اگر خاندان کا کوئی بھی فرد بائبل اصولوں کا اطلاق کرتا ہے تو حالتیں بہتر ہوتی ہیں بہ‌نسبت اُسکے جب کوئی بھی نہیں کرتا۔

---

۱. خاندانی بندوبست کیلئے یہوواہ کا مقصد کیا تھا؟

۲، ۳. آجکل خاندان زیادہ خوشی کیسے حاصل کر سکتے ہیں؟

۳ اِس کتاب نے متعدد بائبل اصولوں پر بحث کی ہے جو خاندانی خوشی کا سبب بنتے ہیں۔ غالباً آپ نے دیکھا ہوگا کہ اُن میں سے بعض پوری کتاب میں بارہا دیکھنے میں آئے ہیں۔ کیوں؟ اِسلئے کہ وہ اثرآفرین سچائیوں کی نمائندگی کرتے ہیں جو خاندانی زندگی کے مختلف پہلوؤں میں سب کی بہتری کیلئے مؤثر ہیں۔ بائبل اصولوں کا اطلاق کرنے کی کوشش کرنے والا خاندان سمجھ لیتا ہے کہ درحقیقت خدائی عقیدت کیساتھ ’اب کی زندگی کا وعدہ‘ بھی شامل ہے۔ آیئے اُن اہم اصولوں میں سے چار کا پھر سے جائزہ لیں۔

ضبطِ نفس کی قدروقیمت

۴ سلیمان بادشاہ نے کہا: ”جو اپنے نفس پر ضابط نہیں وہ بےفصیل اور مسمارشُدہ شہر کی مانند ہے۔“ (امثال ۲۵:۲۸؛ ۲۹:۱۱) ’اپنے نفس پر ضبط کرنا،‘ ضبطِ نفس سے کام لینا اُن کیلئے نہایت ضروری ہے جو خوشآئند شادی کے خواہاں ہیں۔ قہر یا بداخلاق جنسی خواہش جیسے تباہکُن جذبات سے مغلوب ہو جانا ایسے نقصان کا سبب بنیگا جسکی تلافی میں سالہاسال لگ جائیں گے ۔اگر کبھی اِسکی تلافی ہو سکتی ہے۔

۵ بِلاشُبہ، آدم کی نسل میں سے کوئی بھی مکمل طور پر اپنے ناکامل بدن پر قابو نہیں رکھ سکتا۔ (رومیوں ۷:۲۱، ۲۲) تاہم، ضبطِ نفس روح کا پھل ہے۔ (گلتیوں ۵:۲۲، ۲۳) لہٰذا، اگر ہم اِس خوبی کے لئے دُعا کرتے ہیں، اگر ہم صحائف میں پائی جانے والی برمحل مشورت کا اطلاق کرتے ہیں، اور اگر ہم اِسے ظاہر کرنے والوں سے میل جول رکھتے اور نہ کرنے والوں سے دُور رہتے ہیں تو خدا کی روح ہمارے اندر ضبطِ نفس کو پیدا کریگی۔ (زبور ۱۱۹:۱۰۰، ۱۰۱، ۱۳۰؛ امثال ۱۳:۲۰؛ ۱-پطرس ۴:۷) ایسا طرزِ عمل ”حرامکاری سے بھاگنے“ کے لئے ہماری مدد کریگا اُس وقت بھی جب ہم آزمائے جاتے ہیں۔ (۱-کرنتھیوں ۶:۱۸) ہم تشدد کو مسترد کرینگے اور شراب خواری سے بچینگے یا اِس پر قابو پائینگے۔ اور ہم اشتعال انگیزیوں اور مشکل حالتوں کا زیادہ ٹھنڈے دل

۴. شادی میں ضبطِ نفس کیوں لازمی ہے؟
۵. ایک ناکامل انسان کیسے ضبطِ نفس پیدا کر سکتا ہے، اور کن فوائد کیساتھ؟

کے ساتھ مقابلہ کرینگے۔ دُعا ہے کہ سب—بچوں سمیت—روح کے اِس نہایت ضروری پھل کو پیدا کرنا سیکھیں۔—زبور ۱۱۹:۱، ۲۔

سرداری کی بابت صحیح نظریہ

۶ دوسرا اہم اصول سرداری کو تسلیم کرنا ہے۔ پولسؔ نے چیزوں کے صحیح بندوبست کا بیان کِیا جب اُس نے کہا: ”مَیں تمہیں آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہر مرد کا سر مسیح اور عورت کا سر مرد اور مسیح کا سر خدا ہے۔“ (۱-کرنتھیوں ۱۱:۳) اِسکا مطلب ہے کہ مرد خاندان کے اندر پیشوائی کرتا ہے، اُسکی بیوی وفاداری کیساتھ تعاون کرتی ہے، اور بچے اپنے والدین کے فرمانبردار رہتے ہیں۔ (افسیوں ۵:۲۲-۲۵، ۲۸-۳۳؛ ۶:۱-۴) تاہم، غور کریں کہ سرداری خوشی کا موجب صرف اُس وقت بنتی ہے جب اِسے صحیح طریقے سے عمل میں لایا جاتا ہے۔ خدائی عقیدت کے ساتھ زندگی بسر کرنے والے شوہر جانتے ہیں کہ سرداری آمریت نہیں ہے۔ وہ اپنے سردار یسوؔع کی نقل کرتے ہیں۔ اگرچہ یسوؔع کو ”سب چیزوں کا سردار بنا“ دیا گیا تھا توبھی وہ ”اِسلئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ اِسلئے کہ خدمت کرے۔“ (افسیوں ۱:۲۲؛ متی ۲۰:۲۸) اِسی طریقے سے، ایک مسیحی مرد سرداری کو اپنے ذاتی فائدے کیلئے نہیں، بلکہ اپنی بیوی اور بچوں کے مفادات کا خیال رکھنے کے لئے استعمال میں لاتا ہے۔—۱-کرنتھیوں ۱۳:۴، ۵۔

۷ جہاں تک بیوی کے کردار کا تعلق ہے، جو بیوی خدائی عقیدت کے ساتھ زندگی بسر کرتی ہے وہ اپنے شوہر کے ساتھ مقابلہ بازی نہیں کرتی یا حکم چلانے کی کوشش نہیں کرتی۔ وہ اُس کی حمایت کرنے اور اُس کے ساتھ تعاون کرنے سے خوش ہوتی ہے۔ بائبل بعض اوقات بیوی کا ”شوہر والی“ کے طور پر ذکر کرتی ہے جو اِس چیز کو عیاں کرتا ہے کہ وہ اُس

---

۶. (ا) الٰہی طور پر قائم کردہ سرداری کا بندوبست کیا ہے؟ (ب) ایک مرد کو کیا یاد رکھنا چاہئے اگر اُس کی سرداری کو اُسکے خاندان کیلئے خوشی کا باعث ہونا ہے؟

۷. کونسے صحیفائی اصول ایک بیوی کی خاندان کے اندر اپنے خدا کی طرف سے مُعیّنہ کردار کو سرانجام دینے کیلئے مدد کرینگے؟

کا سردار ہے۔ (پیدایش ۳:۲۰) شادی کے ذریعے وہ "شوہر کی شریعت" کے تحت آ جاتی ہے۔ (رومیوں ۲:۷) تاہم، بائبل اُسے ایک "مددگار" اور ایک "تکملہ" کہتی ہے۔ (پیدایش ۲:۲۰، این ڈبلیو) وہ ایسی خوبیاں اور صلاحتیں مہیا کرتی ہے جنکی اُس کے شوہر میں کمی ہے اور وہ اُسے ضروری مدد دیتی ہے۔ (امثال ۳۱:۱۰-۳۱) بائبل یہ بھی بیان کرتی ہے کہ بیوی ایک "رفیق" ہے، وہ جو اپنے بیاہتا ساتھی کے ساتھ شانہ بشانہ کام کرتی ہے۔ (ملاکی ۲:۱۴) یہ صحیفائی اصول شوہر اور بیوی کی ایک دوسرے کی حیثیت کو سمجھنے اور ایک دوسرے کے ساتھ واجب عزت واحترام کے ساتھ پیش آنے کے لئے مدد کرتے ہیں۔

"سننے میں تیز ہوں"

[۸] اِس کتاب میں رابطے کی ضرورت کو بار بار نمایاں کیا گیا ہے۔ کیوں؟ اِسلئے کہ جب لوگ بات چیت کرتے اور ایک دوسرے کی سنتے ہیں تو مسائل آسانی سے حل ہو جاتے ہیں۔ اِس بات پر بار بار زور دیا گیا تھا کہ رابطہ دو طرفہ راستہ ہے۔ یعقوب شاگرد نے اِسکا اظہار اِس طرح کیا: "ہر آدمی سننے میں تیز اور بولنے میں دھیرا... ہو۔"–یعقوب ۱:۱۹۔

[۹] جس طرح ہم بات چیت کرتے ہیں اُس کی بابت محتاط رہنا بھی ضروری ہے۔ ناعاقبت اندیش، کٹ حُجتی، یا سخت تنقیدی الفاظ کامیاب رابطے کو تشکیل نہیں دیتے۔ (امثال ۱۵:۱؛ ۲۱:۹؛ ۲۹:۱۱، ۲۰) جو کچھ ہم کہتے ہیں خواہ درست بھی ہو، اگر اُسکا اظہار سخت، متکبرانہ، یا بےحس لہجے میں کیا گیا ہے تو غالباً یہ فائدہ کم اور نقصان زیادہ کریگا۔ ہمارا کلام باذوق، "نمکین" ہونا چاہئے۔ (کلسیوں ۴:۶) ہمارے الفاظ کو "روپہلی ٹوکریوں میں سونے کے سیب" کی طرح کا ہونا چاہئے۔ (امثال ۲۵:۱۱) جن خاندانوں نے اچھا رابطہ رکھنا سیکھ لیا ہے اُنہوں نے خوشی حاصل کرنے کی جانب بڑی پیش رفت کی ہے۔

۸، ۹. بعض اصولوں کی وضاحت کریں جو خاندان میں رابطے کی اپنی مہارتوں کو بہتر بنانے کے لئے سب کی مدد کرینگے۔

محبت کا اہم کردار

۱۰ لفظ "محبت" اِس کتاب میں بار بار آیا ہے۔ کیا آپکو یاد ہے کہ بنیادی طور پر کس قسم کی محبت کی طرف اشارہ کِیا گیا ہے؟ یہ سچ ہے کہ رومانوی محبت (یونانی، ایروس) شادی میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے، اور کامیاب شادیوں میں، ایک شوہر اور بیوی کے درمیان گہری الفت اور دوستی (یونانی، فیلیا) بڑھتی ہے۔ لیکن یونانی لفظ اگاپے کے ذریعے ظاہر کردہ محبت اس سے بھی زیادہ اہم ہے۔ یہ وہ محبت ہے جو ہم یہوواہ کیلئے، یسوع کیلئے، اور اپنے ہمسائے کیلئے پیدا کرتے ہیں۔ (متی ۲۲:۳۷-۳۹) یہ وہ محبت ہے جو یہوواہ نوعِ انسان کیلئے ظاہر کرتا ہے۔ (یوحنا ۳:۱۶) کتنی اچھی بات ہے کہ ہم اپنے بیاہتا ساتھی اور بچوں کیلئے اِسی قسم کی محبت ظاہر کر سکتے ہیں۔—۱-یوحنا ۴:۱۹۔

۱۱ شادی میں یہ فائق محبت "اتحاد کا کامل بندھن ہے۔" (کلسیوں ۳:۱۴، این‌ڈبلیو) یہ ایک جوڑے کو باہم باندھ دیتا ہے اور اُنہیں ایک دوسرے اور اپنے بچوں کے لئے وہی کچھ کرنے کا خواہاں ہونے کی تحریک دیتا ہے جو اچھا ہے۔ جب خاندان مشکل حالتوں کا سامنا کرتے ہیں تو محبت اُنہیں معاملات کو اکٹھے ملکر نپٹانے کیلئے مدد فراہم کرتی ہے۔ جب ایک جوڑا بوڑھا ہوتا ہے تو محبت اُنہیں ایک دوسرے کی مدد کرنے اور ہمیشہ قدر کرتے رہنے کیلئے مدد دیتی ہے۔ "محبت ... اپنی بہتری نہیں چاہتی۔ ... سب کچھ سہہ لیتی ہے۔ سب کچھ یقین کرتی ہے سب باتوں کی اُمید رکھتی ہے۔ سب باتوں کی برداشت کرتی ہے۔ محبت کو زوال نہیں۔"—۱-کرنتھیوں ۱۳:۴-۸۔

۱۲ ازدواجی بندھن بالخصوص اُس وقت مضبوط ہوتا ہے جب اس پر نہ صرف بیاہتا ساتھیوں کے مابین محبت کی بلکہ اوّلین طور پر یہوواہ کے لئے محبت کی مہر لگی ہوتی ہے۔ (واعظ ۴:۹-۱۲) کیوں؟ یوحنا رسول نے بجا طور پر لکھا: "خدا کی محبت یہ ہے کہ ہم اُس کے حکموں

---

۱۰. شادی میں کس قسم کی محبت لازمی ہے؟
۱۱. محبت ایک شادی کے مفاد کیلئے کیسے کام کرتی ہے؟
۱۲. بیاہتا جوڑے کی طرف سے خدا کیلئے محبت اُنکی شادی کو کیسے مضبوط بناتی ہے؟

کنوارپن کی بخشش

ہر ایک کی شادی نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی تمام شادی شُدہ جوڑے بچے پیدا کرنے کا انتخاب کرتے ہیں۔ یسوؔع کنوارا تھا اور اُس نے کنوارپن کا ایک بخشش کے طور پر ذکر کیا جب یہ "آسمان کی بادشاہی کیلئے" کیا جاتا ہے۔ (متی ۱۹:۱۱، ۱۲) پولسؔ رسول نے بھی شادی نہ کرنے کا انتخاب کیا۔ اُس نے کنوارپن اور بیاہتا حالت دونوں کا 'توفیق' کے طور پر ذکر کیا۔ (۱-کرنتھیوں ۷:۷، ۸، ۲۵-۲۸) لہٰذا، اگرچہ اِس کتاب نے زیادہ تر ایسے معاملات پر بحث کی ہے جنکا تعلق شادی یا بچوں کی پرورش کرنے سے ہے، تو بھی ہمیں کنوارے رہنے یا شادی شُدہ ہونے، مگر بچے پیدا نہ کرنے کی امکانی برکات اور انعامات کو فراموش نہیں کرنا چاہئے۔

پر عمل کریں۔" (۱-یوحنا ۵:۳) پس، ایک جوڑے کو چاہئے کہ اپنے بچوں کی خدائی عقیدت کے لئے تربیت کریں محض اِسلئے نہیں کہ وہ اپنے بچوں سے گہری محبت رکھتے ہیں بلکہ اِسلئے کہ یہ یہوؔواہ کا حکم ہے۔ (استثنا ۶:۶، ۷) اُنہیں بداخلاقی کو صرف اِسلئے ترک نہیں کرنا چاہئے کہ وہ ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں بلکہ بنیادی طور پر اِس وجہ سے کہ وہ یہوؔواہ سے محبت رکھتے ہیں جو "حرامکاروں اور زانیوں کی عدالت کریگا۔" (عبرانیوں ۱۳:۴) اگر ایک ساتھی شادی میں سنگین مسائل پیدا کرتا بھی ہے تو یہوؔواہ کے لئے محبت دوسرے کو بائبل اصولوں کی پابندی کرتے رہنے کی تحریک دیگی۔ واقعی، وہ خاندان خوش ہیں، جہاں ایک دوسرے کے لئے محبت کو یہوؔواہ کے لئے محبت سے مضبوط کیا جاتا ہے!

خاندان جو خدا کی مرضی بجا لاتا ہے

۱۳ ایک مسیحی کی پوری زندگی خدا کی مرضی پوری کرنے پر مُرتکز ہے۔ (زبور ۱۴۳:۱۰) درحقیقت خدائی عقیدت کا یہی مطلب ہے۔ خدا کی مرضی پوری کرنا خاندانوں کی مدد کرتا ہے کہ

۱۳. خدا کی مرضی بجا لانے کیلئے عزمِ مُصمم لوگوں کی واقعی اہم چیزوں پر اپنی نظر جمائے رکھنے کیلئے کیسے مدد کریگا؟

حقیقت میں اپنی نظریں اہم چیزوں پر مُرتکز رکھیں۔ (فلپیوں ۱:۹،۱۰) مثال کے طور پر، یسوؔع نے آگاہ کِیا: ”مَیں اِسلئے آیا ہوں کہ آدمی کو اُسکے باپ سے اور بیٹی کو اُسکی ماں سے اور بہو کو اُسکی ساس سے جدا کر دوں۔ اور آدمی کے دشمن اُسکے گھر ہی کے لوگ ہونگے۔“ (متی ۱۰:۳۵،۳۶) یسوؔع کی آگاہی کی مطابقت میں، اُسکے بہت سے پیروکاروں نے خاندانی افراد کے ہاتھوں اذیت اُٹھائی ہے۔ کیا ہی افسوسناک، تکلیف دہ حالت! تاہم، خاندانی رشتوں کو یہوؔواہ خدا کیلئے اور یسوؔع مسیح کیلئے ہماری محبت پر حاوی نہیں ہونا چاہئے۔ (متی ۱۰:۳۷-۳۹) اگر کوئی شخص خاندانی مخالفت کے باوجود برداشت کرتا ہے تو مخالفین جب خدائی عقیدت کے اچھے اثرات دیکھتے ہیں تو وہ تبدیل ہو سکتے ہیں۔ (۱-کرنتھیوں ۷:۱۲-۱۶؛ ۱-پطرس ۳:۱، ۲) اگر ایسے واقع نہ بھی ہو تو بھی مخالفت کی وجہ سے خدا کی خدمت کرنا بند کر دینے سے کوئی دائمی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔

۱۴ خدا کی مرضی بجا لانا درست فیصلے کرنے کے لئے والدین کی مدد کرتا ہے۔ مثال کے طور پر، بعض خطوں میں والدین اپنے بچوں کو سرمایہ خیال کرتے ہیں، اور وہ اپنے بڑھاپے میں اپنی دیکھ بھال کے لئے اپنے بچوں پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اگرچہ بالغ بچوں کے لئے یہ درست اور واجب ہے کہ اپنے عمررسیدہ والدین کی دیکھ بھال کریں، تاہم ایسے پاس و لحاظ کو والدین کو یہ اُکساہٹ نہیں دینی چاہئے کہ اپنے بچوں پر ایک مادہ پرستانہ طرزِزندگی اختیار کرنے کے لئے اثرانداز ہوں۔ والدین اپنے بچوں پر کوئی کرم فرمائی نہیں کرتے اگر وہ اُنکی پرورش اِس طریقے سے کرتے ہیں کہ وہ روحانی چیزوں کی نسبت مادی اثاثوں کی زیادہ قدر کرتے ہیں۔ —۱-تیمتھیس ۶:۹۔

۱۵ اس سلسلے میں ایک عمدہ مثال پولسؔ کے جوان دوست تیمتھیسؔ کی ماں یوؔنیکے کی ہے۔ (۲-تیمتھیس ۱:۵) اگرچہ اُسکی شادی ایک بے ایمان شخص سے ہوئی تھی تو بھی یوؔنیکے نے،

۱۴. خدا کی مرضی بجالانے کی خواہش والدین کی اپنے بچوں کے بہترین مفاد کی خاطر کام کرنے کے لئے کیسے مدد کریگی؟

۱۵. تیمتھیسؔ کی ماں، یوؔنیکے، خدا کی مرضی بجالانے والی ایک ماں کا شاندار نمونہ کیسے تھی؟

تیمتھیسؔ کی نانی لوئسؔ کیساتھ ملکر، تیمتھیسؔ کی پرورش کامیابی کیساتھ کی کہ خدائی عقیدت کے حصول میں رہے۔ (۲-تیمتھیس ۳:۱۴، ۱۵) جب تیمتھیسؔ کافی بڑا ہو گیا تو یونیکےؔ نے اُسے گھر چھوڑنے اور پولسؔ کے مشنری ساتھی کے طور پر بادشاہتی منادی کا کام شروع کرنے کی اجازت دے دی۔ (اعمال ۱۶:۱-۵) جب اُسکا بیٹا ایک ممتاز مشنری بن گیا تو وہ کتنی خوش ہوئی ہوگی! ایک بالغ کے طور پر اُسکی خدائی عقیدت نے اُسکی بچپن کی تربیت کی اچھی عکاسی کی۔ یقینی طور پر، یونیکےؔ نے تیمتھیسؔ کی وفادارانہ خدمتگزاری کی رپورٹیں سننے سے اطمینان اور خوشی حاصل کی، اگرچہ اُس نے غالباً اُسکی اپنے پاس نہ ہونے کی کمی کو محسوس کیا ہوگا۔—فلپیوں ۲:۱۹، ۲۰۔

خاندان اور آپکا مستقبل

۱۶ یسوؔع نے ایک خداپرست خاندان کے اندر پرورش پائی تھی اور ایک بالغ کے طور پر، اپنی ماں کیلئے مناسب فکرمندی دکھائی۔ (لوقا ۲:۵۱، ۵۲؛ یوحنا ۱۹:۲۶) تاہم، یسوؔع کا بنیادی مقصد خدا کی مرضی پوری کرنا تھا، اور اُس کیلئے اِس میں انسانوں کیلئے ہمیشہ کی زندگی سے لطف اُٹھانے کیلئے راہ کھولنا بھی شامل تھا۔ اُس نے یہ اُس وقت کیا جب اُس نے گنہگار نوعِ انسان کیلئے اپنی کامل زندگی فدیے کے طور پر پیش کی۔—مرقس ۱۰:۴۵؛ یوحنا ۵:۲۸، ۲۹۔

۱۷ یسوؔع کی موت کے بعد، یہوؔواہ نے اُسے آسمانی زندگی کیلئے زندہ کیا اور انجام کار، آسمانی بادشاہت میں اُسے بادشاہ کے طور پر مسندنشین کرتے ہوئے، اُسے عظیم اختیار بخشا۔ (متی ۲۸:۱۸؛ رومیوں ۱۴:۹؛ مکاشفہ ۱۱:۱۵) یسوؔع کی قربانی نے بعض انسانوں کے اُس بادشاہت میں اُس کیساتھ حکمرانی کرنے کیلئے منتخب کئے جانے کو ممکن بنایا۔ اِس نے باقیماندہ راستدل نوعِ انسانی کیلئے بھی زمین پر بحال شُدہ فردوسی حالتوں میں کامل زندگی سے لطف اُٹھانے کیلئے راہ کھول دی۔ (مکاشفہ ۵:۹، ۱۰؛ ۱۴:۱، ۴؛ ۲۱:۳-۵؛ ۲۲:۱-۴) عظیم ترین استحقاقات میں سے ایک جو ہمیں آجکل حاصل ہے وہ اپنے پڑوسیوں کو اِس شاندار خوشخبری کی بابت بتانا ہے۔—متی ۲۴:۱۴۔

---

۱۶. ایک بیٹے کے طور پر، یسوؔع نے کونسی واجب فکرمندی دکھائی، لیکن اُسکا اوّلین مقصد کیا تھا؟
۱۷. یسوؔع کی وفادارانہ روش نے خدا کی مرضی بجالانے والوں کیلئے کونسے شاندار امکانات کی راہ کھول دی؟

۱۸ جیسے کہ پولسؔ رسول نے ظاہر کیا، خدائی عقیدت والی زندگی گزارنے کے ساتھ وعدہ شامل ہے کہ لوگ "آیندہ کی" زندگی میں ان برکات کے وارث ہو سکتے ہیں۔ یقیناً، خوشی حاصل کرنے کا یہ نہایت بہترین طریقہ ہے! یاد رکھیں کہ "دُنیا اور اُسکی خواہش دونوں مٹتی جاتی ہیں لیکن جو خدا کی مرضی پر چلتا ہے وہ ابد تک قائم رہیگا۔" (۱-یوحنا ۲:۱۷) پس، خواہ آپ بچے ہیں یا ایک ماں یا باپ، ایک شوہر یا ایک بیوی، یا بچوں کیساتھ یا بغیر ایک تنہا بالغ ہیں، خدا کی مرضی بجا لانے کی کوشش کریں۔ اُس وقت بھی جب آپ دباؤ کے تحت ہیں یا شدید مشکلات کا سامنا کرتے ہیں، کبھی نہ بھولیں کہ آپ زندہ خدا کے خادم ہیں۔ پس، دُعا ہے کہ آپکے افعال یہوؔواہ کیلئے خوشی کا باعث بنیں۔ (امثال ۲۷:۱۱) اور خدا کرے کہ آپکا چال چلن اب آپ کیلئے خوشی اور آنے والی نئی دُنیا میں ہمیشہ کی زندگی پر منتج ہو!

---

۱۸. خاندانوں اور اشخاص دونوں کو کیا یاددہانی اور حوصلہ‌افزائی کرائی گئی ہے؟

یہ بائبل اصول آپکے خاندان کی...
خوش ہونے کیلئے کیسے مدد کر سکتے ہیں؟

ضبطِ‌نفس پیدا کیا جا سکتا ہے۔ —گلتیوں ۵:۲۲، ۲۳۔

سرداری کیلئے مناسب نقطۂ‌نظر کے ساتھ، شوہر اور بیوی دونوں خاندان کے بہترین مفادات کی جستجو میں رہتے ہیں۔
—افسیوں ۵:۲۲-۲۵، ۲۸-۳۳؛ ۶:۴۔

رابطے میں سننا شامل ہے۔ —یعقوب ۱:۱۹۔

یہوؔواہ کیلئے محبت شادی کو مستحکم بنائیگی۔ —۱-یوحنا ۵:۳۔

خدا کی مرضی بجالانا خاندان کیلئے نہایت ہی اہم نصب‌العین ہے۔
—زبور ۱۴۳:۱۰؛ ۱-تیمتھیس ۴:۸۔

کیا آپ مزید معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں؟

آپ یہوواہ کے گواہوں سے اِس ویب سائٹ کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں: **www.jw.org**